دو بھائی

ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی

سنسنی خیز انکشافات

جدید ایڈیشن معہ اضافات

عالمی مجلس تحفظ اسلام

کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَل عم

فون

اجمالی فہرست

فہرست

باب اوّل

باب سوم

باب چہارم

باب پنجم

باب ششم

باب ہفتم

باب ہشتم

باب نہم

باب دہم

عرض ناشر

مودودی صاحب نے اپنی مستعار زندگی میں جس کام کو مقصود بنایا۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سلف صالحینؒ اور اکابرین امتؒ پر تنقید اور ان کی تنقیص ہی نہیں 'بلکہ ان پر سے امت کے اعتماد کو ہٹانا ہے۔ بالخصوص جماعت رسولؐ مقبول ﷺ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا تختہ مشق بنی رہی۔ جماعت اسلامی والے اور مودودیت کے علمبردار اس کو "تاریخی حقائق" کا نام دیکر اپنے آپ کو بری الذمہ کرنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں۔ انہی نام نہاد تاریخی حقائق کی روشنی میں مودودی صاحب نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو نہایت نازیبا القاب سے نوازا۔ کسی کو ڈکٹیٹر کہا' کسی کو قاتل تو کسی کو جلد باز اور بشری کمزوریوں کا حامل اور اسرائیلی چرواہا قرار دیا۔ اسی پر اکتفانہ کیا۔ بلکہ رسول مقبول ﷺ اور ازواج مطہراتؓ بھی ان کی تنقیص سے نہ بچ سکیں۔ خلفائے راشدینؓ خاصکر سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ (کاتب وحی) رضی اللہ عنہ 'ودیگر صحابہ کرامؓ اور اکابرین امتؒ ان کی تنقیص اور تنقیدوں کا نشانہ بنے' مجددین اور مجتہدین امت میں سے کوئی بھی ان کے معیار پر پورا نہ اتر سکا۔ اس لئے ان کی اصطلاح میں کامیابی کی سند کوئی بھی حاصل نہ کر سکا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "تجدید واحیائے دین" کے ص ۴۹ پر لکھتے ہیں:

> "تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے قریب تھا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اس منصب پر فائز ہو جاتے' مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبے یا چند شعبوں ہی میں کام کیا۔ چنانچہ مجدد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے............"

تاریخی حقائق' تواریخ اور مورخ کیا ہیں اور کس قدر اعتبار کے قابل ہیں۔ آنے والے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان پر سیر حاصل گفتگو کی جائے۔ البتہ اتنا ہم ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس دل آزار کام کا بیڑا مودودی صاحب نے اٹھایا ہے۔ وہی کام انگریز مستشرقین اور مورخین اور یہودیت اور سبائیت کے علمبرداروں نے سرانجام دیا ہے اور دے رہے ہیں' گویا کہ مودودی صاحب نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اکابرین امت پر تنقید اور تنقیص کر کے اہل کفر ہی کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں۔

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ مودودی صاحب کسی اسلامی مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم دین نہیں تھے 'بلکہ آج کل کی معروف اصطلاح میں صرف "ترقی پسند دانشور" ہی تھے جیسا کہ ان کی اپنی تحریر سے واضح ہے (جو کہ آئندہ صفحات میں آرہی ہے) آپ خود غور فرمایئے جب مودودی صاحب کو کسی ثقہ عالم

دین کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا گوارانہ ہوا تو ان کی کسی اللہ والے کی خدمت میں حاضری و اصلاح باطن و تربیت کا ذکر ہی لغو ہے جیسا کہ ان کے نزدیک اصلاح باطن کا لغو ہونا بھی ان کی اپنی تحریر سے ثابت ہے۔ چنانچہ ان کو کبھی روحانی تربیت کی خاطر اولیاء اللہ کی مجالس میں بیٹھنے کا شرف حاصل نہیں ہوا کیونکہ یہ ان کی افتاد طبع کے خلاف تھا۔ اوائل زندگی سے ہی ان کا تعلق مشہور ملحدین جوش ملیح آبادی اور نیاز فتح پوری جیسے لوگوں سے رہا۔ غالباً اسی صحبت کا اثر تھا کہ مودودی صاحب کی سوچ دنیاوی سیاست اور مادیت کے گرد گھومتی ہے۔

انہوں نے "خلافت و ملوکیت" لکھ کر جہاں ایک طرف مسلمانان عالم کے احساسات کو "صحابہ" دشمنی کی وجہ سے "مجروح کیا۔ وہاں دوسری جانب دشمنان صحابہ" کو خوش کر کے ان سے داد و تحسین حاصل کی یہ بات اب راز نہیں کہ شیعوں کے کفریہ عقائد کیا ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ مودودی صاحب کے پیروکار

"رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی"

کے مصداق باایں ہمہ اسلام کے دعویدار' بلکہ ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اور بے خبر اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں:

؎ بادہ عصیاں سے دامن تربہ تر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہمی سے ہے

زیر نظر کتاب میں مودودی صاحب کی شیعہ مذہب کے لئے خدمات اور شیعوں کی طرف سے ان کے احسانات کا شکریہ اور باہمی رابطوں کو مستند حوالوں سے پیش کیا گیا ہے' جو عصر حاضر کے فی الواقع تاریخی حقائق ہیں مسلمان آج جس امتحان سے دوچار ہیں۔ شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھے۔ اس لئے ہم انگریزی دان طبقہ سے بالعموم اور سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء سے بالخصوص گزارش کرتے ہیں کہ وہ مودودی صاحب کے پیش کردہ "تاریخی حقائق" اور ان حقائق کا جو اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں' موازنہ کریں اور خود انصاف سے فیصلہ کریں۔ ہماری دعوت ان لوگوں کے لئے ہے' جو نادانستہ طور پر مودودیت کے دام میں اسیر ہو جاتے ہیں۔

خدارا...... ! ہماری معروضات کو تعصب کی آنکھ سے نہ دیکھیں' بلکہ ٹھنڈے دل سے ان پر غور کریں اور اس فتنہ سے دامن بچانے کی کوشش کریں کہ اسی میں فلاح دارین اور نجات ہے۔

گریہ شام سے تو کچھ نہ ہوا　　　ان تک اب نالہ سحر جائے
دل مجروح کی صدا ہے یہ　　　کاش دل میں تیرے اتر جائے

آخر میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عین ممکن ہے کہ ہمارے ان تاریخی حقائق کے پیش کرنے سے بعض جبینوں پر شکن پڑ جائے لیکن ہم ان کی خدمت میں مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کا اپنا اصول (جو ان کے " دستور" ص ۲۴ پر مذکور ہے کہ

"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔ کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو")

پیش کرتے ہیں۔

تو جب بقول مودودی صاحب سوائے رسول اکرم ﷺ کے سب پر تنقید ہو سکتی ہے تو مودودی صاحب پر بھی تنقید کا ہر کسی کو حق ہے۔ جبکہ مودودی صاحب کے ظالم قلم نے مودودی صاحب کے اپنے اصول تنقید کے برعکس تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رحمۃ للعالمین ﷺ کو بھی تنقید ہی نہیں بلکہ تنقیص کا بھی نشانہ بنایا ہے۔ جیسا کہ آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ بار شکر بجالاتے ہیں کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن بہت جلد مقبول ہو کر ختم ہو گیا۔ دوسرے ایڈیشن میں مودودی عقائد اور بعض دیگر ضروری باتوں کا اضافہ کیا گیا تھا اور پھر اب اس کے بعد الحمد للہ قلیل عرصہ میں کتاب کا یہ گیارہواں ایڈیشن ہے' جو جدید کتابت 'عمدہ ترتیب' بہترین ڈیزائننگ اور مزید اضافوں کے ساتھ طبع ہو رہا ہے' نیز یہ کتاب اس عرصہ میں ہندوستان اور لندن وغیرہ سے بھی متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ فللہ الحمد اللہ جل شانہ اس حقیری کوشش کو اپنی رضا کا سبب اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور صراط مستقیم سے ہٹ جانے والوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم
صلی اللہ علیٰ النبی الکریم و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین

باب اول

مودودی صاحب
اپنی شخصیت و صفات
کے آئینے میں

مودودی صاحب اپنی شخصیت و صفات کے آئینے میں

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا تعارف

مودودی صاحب کی ولادت ۱۹۰۳ء میں ہوئی ' مودودی اخبار روزنامہ " جسارت " کراچی کے مطابق ان کی زیر نظر تصویر ۱۹۲۳ء کی ہے اور روزنامہ " جسارت " ہی کی ایک اور تصویر کے مطابق مودودی صاحب کی ڈاڑھی کی ابتداء ۱۹۳۸ء میں ہوئی ' گویا ۳۵ سال کی عمر تک مودودی صاحب نہ صرف کلین شیو رہے۔ بلکہ انگریزی لباس یعنی ٹائی 'کوٹ ' پتلون کا استعمال بھی کرتے رہے۔

سیارہ ڈائجسٹ

جسارت



ابتدائی زندگی ، علمی قابلیت ' صحبت اور تحریک سے غرض و غایت

(مودودی صاحب کی اپنی زبانی)

قارئین محترم! سب سے پہلے مودودی صاحب کا تعارف 'انکی اپنی زبان' قلم اور تصویر کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔ اس تعارف کی ضرورت ہمیں اس لئے پیش آئی ہے کہ جس مودودی صاحب نے انبیاء علیہم السلام اور امام الانبیاء حضور اکرم ﷺ اور انکی مبارک جماعت صحابہ کرامؓ نیز پہلی صدی سے چودھویں صدی تک کے تمام محدثین حضرات ' ائمہ مجتہدین ' فقہاء کرامؓ ' علماء و مشائخ ' قرآن و

حدیث اور اسلامی فقہ پر ظالمانہ تنقید کی ہے' (جس کا ٹھوس ثبوت انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے) ذرا نقاب اٹھا کر دیکھیں کہ وہ خود کیا تھے؟

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء میں مودودی صاحب کی خود نوشت سوانح حیات شائع ہوئی تھی۔ اس میں مودودی صاحب کی زبانی' ان کی علمی قابلیت کے علاوہ انکی صحبت کا ذکر ہے اور قلم کو وسیلہ معاش بنانے کا عزم ہے' ملاحظہ فرمائیں:



"۱۹۱۴ء میں میں نے مولوی کا امتحان دیا اور ریاضی میں کمزور ہونے کی وجہ سے درجہ دوم میں کامیاب ہوا اس کے نصاب میں میٹرک کے پورے نصاب کے علاوہ عربی ادب 'منطق میں مرقاۃ' فقہ میں قدوری اور حدیث میں شمائل ترمذی پڑھائی جاتی تھی' اس زمانے میں والد مرحوم کی مالی مشکلات بہت زیادہ بڑھ گئی تھیں اور ان کی صحت بھی جواب دیتی جا رہی تھی تاہم وہ اورنگ آباد چھوڑ کر حیدر آباد تشریف لائے اور مجھے دارالعلوم کی جماعت مولوی عالم میں شریک کرا دیا اس زمانے میں مولانا حمید الدین فراہی مرحوم دارالعلوم کے صدر (پرنسپل) تھے۔ والد مرحوم مجھے حیدر آباد میں چھوڑ کر بھوپال تشریف لے گئے اور میں یہاں پڑھتا رہا مگر یہ تعلیم کا سلسلہ چھ مہینے سے زیادہ جاری نہ رہ سکا ایک روز بھوپال سے دفعتاً اطلاع ملی کہ والد پر فالج کا سخت حملہ ہوا ہے یہ اطلاع پاتے ہی بے سروسامانی کی حالت میں والدہ ماجدہ کو ساتھ لیکر حیدر آباد سے روانہ ہوا اور بھوپال جا کر والد مرحوم کی خدمت میں منہمک ہو گیا۔ رفتہ رفتہ ان کے صحت یاب ہونے کی تمام امیدیں منقطع ہو گئیں اور اب زندگی کے تلخ حقائق نے بزور اپنے آپ کو محسوس کرانا شروع کیا۔ ڈیڑھ دو سال کے تجربات نے یہ سبق سکھایا کہ دنیا میں عزت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہونا ضروری ہے اور معاشی استقلال کے لئے جدوجہد کیے بغیر چارہ نہیں فطرت نے تحریر و انشاء کا ملکہ ودیعت فرمایا تھا۔ عام مطالعے سے اس کو اور تحریک ہوئی اسی زمانے میں جناب نیاز فتح پوری سے دوستانہ تعلقات ہوئے اور انکی صحبت بھی وجہ تحریک بنی اس کے علاوہ دفتری ملازمت کی طرف کوئی میلان نہ تھا اور اس قسم کی زندگی اختیار کرنے کو دل نہ چاہتا تھا غرض ان تمام وجوہ سے یہی فیصلہ کیا کہ قلم ہی کو وسیلہ معاش قرار دینا چاہئے"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء)

نیز روزنامہ جنگ کے علاوہ یہی مضمون "میری آپ بیتی" کے نام سے ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" مودودی نمبر دسمبر ۱۹۷۹ء میں بھی شائع ہوا ہے اور ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور جنوری ۱۹۸۰ء میں "حیات جاوداں" کے نام سے مضمون میں تفصیل یوں لکھی گئی ہے۔



"مولانا کے والد محترم سید احمد حسن لاء گریجویٹ تھے اور چونکہ سر سید احمد خان مرحوم سے خاندانی قرابت رکھتے تھے اس لئے سر سید نے خود انہیں علی گڑھ کالج میں داخل کرایا تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر وہ اورنگ آباد چلے گئے اور وکالت کا پیشہ اختیار کر لیا گھریلو تعلیم کی مناسب تکمیل کے بعد سید مودودی کو

گیارہ برس کی عمر میں مدرسہ فوقانیہ (اورنگ آباد) کی جماعت رشیدیہ (آٹھویں جماعت) میں داخل کرایا گیا.......... آٹھویں جماعت کا امتحان ہوا تو وہ ریاضی میں ناکام رہے' تاہم چونکہ اساتذہ ان کی غیر معمولی تعلیمی قابلیت سے بہت مطمئن تھے اس لئے انہیں نویں جماعت (مولوی) میں ترقی دے دی گئی "مولوی" کی کلاس میں سید صاحب (مودودی صاحب) کو جدید علوم یعنی کیمیا طبعیات' ریاضی وغیرہ سے واقفیت اور دلچسپی پیدا ہوئی...... بڑے بھائی مولانا سید ابو الخیر ان سے ایک سال آگے یعنی مولوی کے دوسرے سال (میٹرک) میں تھے......ابو الاعلیٰ نے صرف تیرہ برس کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کرکے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اس زمانے میں سید احمد حسن کے مالی حالات ہموار نہیں تھے اور صحت بھی خراب رہنے لگی تھی تاہم وہ محض اپنے بیٹوں کی تعلیم کی خاطر حیدر آباد منتقل ہو گئے اور ابو الاعلیٰ کو وہاں کے دار العلوم (کالج) کی جماعت مولوی عالم (انٹرمیڈیٹ سال اول) میں داخل کرا دیا...... ابو الاعلیٰ کو دار العلوم میں پڑھتے ہوئے چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ سید احمد حسن پر فالج کا سخت حملہ ہوا وہ والدہ محترمہ کو ساتھ لیکر بھوپال پہنچے۔ اور والد کی خدمت میں منہمک ہو گئے مگر وہ چار برس تک اس بیماری کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے بعد ۱۹۲۰ء میں وفات پا گئے۔ اس وقت ابو الاعلیٰ کی عمر سترہ برس تھی۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ جنوری ۱۹۸۰ء)

قارئین محترم! آپ مودودی صاحب کی دینی علمی قابلیت ملاحظہ کر چکے کہ وہ (بقول خود ان کے) باقاعدہ کسی دینی درسگاہ اور مستند اساتذہ کرام سے پڑھے ہوئے نہیں تھے' بلکہ جو کچھ انہوں نے دینیات میں پڑھا ہے (یعنی مولوی' مولوی عالم اور وہ بھی نامکمل) تو یہ وہی کورس ہے جو کہ انگریز نے "درس نظامی" کے مقابلے میں اس لئے بنوالیا تھا تاکہ اپنے ہمنوا اور خیر خواہ "نیم ملا خطرہ ایمان" پیدا کر سکے' اس کے ساتھ مودودی صاحب کی انگریزی تعلیم کا مزید حال بھی ان کی زبانی حوالہ سیارہ ڈائجسٹ ملاحظہ فرمائیں۔

مودودی صاحب کی انگریزی تعلیم کی کہانی خود انکی زبانی

مودودی صاحب خود فرماتے ہیں۔

سیارہ ڈائجسٹ
دسمبر ۱۹۷۹ء

"اخبار نویسی کی ضروریات نے مجھے انگریزی پڑھنے پر مجبور کیا' خوش قسمتی سے ایک شفیق استاد مولوی محمد فاضل صاحب مجھے مل گئے' جنہوں نے میری طبیعت کا اندازہ کرکے یہ سمجھ لیا کہ اگر اس شاگرد کو پرائمر اور کنگ ریڈر پڑھائی گئی تو اس کا دل اکھڑ جائیگا اس لئے انہوں نے ابتدا ہی ایک ایسی کتاب سے کرائی جو ایک زمانے میں میٹرک کے نصاب میں شریک تھی۔ یہ تعلیم چار پانچ مہینے سے زیادہ نہ رہی اور اس مدت میں بھی کبھی ایک گھنٹے سے زیادہ استاد کی توجہ مجھے حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن اس مدت میں میں نے جو کچھ پڑھ لیا اس کے بعد میں نے خود انگریزی اخبارات' رسائل اور کتابوں کا مطالعہ شروع کیا اور دو سال تک صرف اسی کام میں منہمک رہا۔ اول اول میری سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا' مگر اس کے باوجود میں ہر قسم اور ہر موضوع کی سہل اور مشکل عبارتیں پڑھے جاتا تھا اور لغت کی مدد سے انہیں سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ الفاظ اور ان کے معانی اور ان کے محل استعمال اور مختلف اسالیب بیان میرے ذہن نشین ہوتے گئے اور میں نے اتنی استعداد بہم پہنچالی کہ انگریزی زبان' تاریخ' فلسفہ' سیاسیات' معاشیات' مذہب اور عمرانیات کا مطالعہ کر سکا اور کبھی مجھے علمی مضامین کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوئی"

(سیارہ ڈائجسٹ "مودودی نمبر ص ۱۱۸" ۱۹۷۹ء زیر عنوان میری آپ بیتی)

یہ ہے جناب مودودی صاحب کی انگریزی قابلیت کہ میٹرک سیکنڈ ڈویژن کے بعد استاد سے اسطرح پڑھتے رہے کہ ایک گھنٹہ سے زائد ان کی توجہ بھی حاصل نہ کر سکے' پھر بغیر استاد ذاتی مطالعہ سے اتنا کمال حاصل کر گئے کہ صرف انگریزی نہیں بلکہ فلسفہ' سیاسیات' معاشیات' مذہب اور عمرانیات پر بھی کامل عبور حاصل کر لیا۔

مودودی صاحب کا انگریزی اور دینی علوم میں ناقص ہونے کا بزبان خود اقرار

مندرجہ بالا حوالوں کے ساتھ مودودی صاحب کی ناقص دینی و دنیاوی تعلیم کا مزید اقرار انہی کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں

> "مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے میں ایک بیچ کی راہ کا آدمی ہوں۔ جس نے جدید وقدیم دونوں طریقہ ہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے اور دونوں کوچوں کو چل پھر کر دیکھا ہے اپنی بصیرت کی بنا پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو" (ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مودودی صاحب نے اس حقیقت کا خود ہی اعتراف کر لیا کہ وہ علماء کے گروہ میں شامل نہیں ہیں' اور دینی علوم اور انگریزی دونوں میں نامکمل ہیں۔ تو بات صاف ہو گئی کہ وہ "نیم ملا خطرہ ایمان" ہیں۔ اور جہالت کی بنا پر (جس کو وہ بصیرت کہتے ہیں) قدیم گروہ کو بھی سراپا خیر نہیں سمجھتے' حالانکہ قدیم گروہ صحابہ کرامؓ' سلف صالحینؒ' مفسرینؒ' محدثینؒ' فقہاءؒ' اور صوفیاء کرامؒ کا ہی کہلاتا ہے اگر وہ سراپا خیر نہ تھے تو پھر سراپا خیر کون ہو گا؟

؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد ۔۔۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مودودی صاحب کی گذشتہ تحریرات کے مطابق' انکی باقاعدہ تعلیم دونوں کوچوں کی صرف اسی قدر تھی جس کا تذکرہ ہو چکا' کیونکہ نہ تو ان کا متکبرانہ مزاج اس کا متحمل تھا کہ وہ باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرتے' اور نہ ہی ان کو فرصت تھی۔ کیونکہ نیاز فتح پوری اور جوش ملیح آبادی جیسے ملحدوں کی صحبت نے بچپن ہی سے ان کو عیش و عشرت اور دنیاوی محبت کا اسیر کر دیا تھا' کیونکہ بقول ان کے "ڈیڑھ دو سال کے تجربات نے یہ سبق سکھایا کہ دنیا میں عزت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہونا ضروری ہے اور معاشی استقلال کے لئے جدوجہد کئے بغیر چارہ نہیں" گویا بالفاظ دیگر مودودی صاحب کے نزدیک عزت کا معیار ہی معاشی استقلال تھا جو کہ ایک مادہ پرست سوچ ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے نو عمری میں معاشی استقلال کے لئے قلم کا سہارا لیا تھا۔

مودودی صاحب کے پیروکاروں کے لئے نسخہ کیمیا

یہاں ہم مودودی صاحب کے پیروکاروں سے یہ ضرور عرض کریںگے کہ دینی تعلیم اوراس کے کمال کا توآپ کوادراک یقیناً نہیں ہے۔ مگرانگریزی تعلیم اوراسمیں کمال سے آپ کچھ نہ کچھ ضرورواقف ہونگے۔ برائے مہربانی! کالجوں' یونیورسٹیوں میں ایک طویل مدت اور سفر کی صعوبتوں اور لاکھوں روپے خرچ کرنے کی بجائے مودودی صاحب ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے' میٹرک (چاہے سیکنڈ ڈویژن ہو) کے بعد ۴۔۵ مہینے کسی مشفق استاد سے انگریزی اس طرح پڑھ لیں کہ استاد کی توجہ ایک گھنٹہ سے زائد حاصل نہ ہو' پھر ذاتی مطالعہ اور لغت کی مدد سے نہ صرف انگریزی زبان' بلکہ تاریخ' فلسفہ' سیاسیات' معاشیات اور مذہب و عمرانیات میں گھر بیٹھے کامل مہارت حاصل کرلیں' یہ "مودودی فاضل کورس" کرنے کے بعد پلک جھپکتے اور بغیر اخراجات کے جہاں آپ علامہ اور مفکر سمٰوات ہو جائینگے' تو وہاں اسی معیار اور قابلیت کو لیکر جس سرکاری اور غیر سرکاری ادارے میں یا ملک و بیرون ملک جائیں گے' تو آپ کیلئے ملازمتوں اور نوکریوں کے نہ صرف دروازے کھلے ہونگے بلکہ استقبال بھی خوب ہوگا۔ اور اگر مودودی صاحب کی طرح دفتری ملازمت کی طرف میلان نہ ہو تو قلم کو "وسیلہ معاش" بنا کر اتنے آزاد ہو جائیں کہ جو جی میں آئے لکھتے رہیں اور جو خود نہ لکھ سکیں تو "زر خریدوں" سے لکھوا کر اپنے نام سے چھپوائیں اور صحبت کے لئے اولیاء اللہ کی بجائے' نیاز اور جوش جیسے ملحد لوگوں کا انتخاب کرلیں پھر مودودی صاحب کی طرح سب کچھ بن جائیں گے۔

مودودی صاحب ابتدا ہی سے مال و زر کے طالب تھے

قارئین محترم! مودودی صاحب پر حب دنیا کا کس قدر اور کتنا شدید غلبہ تھا' اس کا ایک نمونہ مودودی صاحب کی اپنی غزل ۱۸ جولائی ۱۹۳۲ء کے مندرجہ ذیل شعر بحوالہ پندرہ روزہ "آتش فشاں" لاہور سے ملاحظہ فرمائیں۔

ہم نقد کے طالب ہیں تیسے کے نہیں قائل   کیوں ہم کو سناتا ہے جنت کا یہ افسانہ

(آتش فشاں' لاہور ص ۸ انومبر ۱۹۷۹ء)

دنیاوی محبت کے اس غلبے کے ساتھ مودودی صاحب پر ملحدوں کی صحبت کا اثر بھی دیکھیں کہ جنت جیسی حقیقت' جس کی صداقت پر سینکڑوں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی گواہی ہے' کو بھی نعوذباللہ افسانہ کہدیا۔ کیا یہ قرآن و سنت اور تمام انبیاء علیھم السلام اور ایک اسلامی عقیدے کی تکذیب نہیں ہے؟

صحابہ کرامؓ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب تھے

ایک مسلمان' جب بھی کوئی کام کرتا ہے' یا کوئی تحریک چلاتا ہے' تو اس کا مقصد صحابہ کرامؓ کی طرح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہونا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے "یریدون وجهه" (سورة کهف آیت ۸) کہ یہ صحابہ کرامؓ ہر کام میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی صفات ذکر فرما کر یہاں تک ارشاد فرمایا ہے

" یبتغون فضلا من الله ورضوانا " (سورة فتح آیت ۲۹) کہ صحابہ کرامؓ تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکے فضل کے طالب ہیں۔

مگر اس کے برعکس ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تحریک جیسا کہ آپ ان کی زبانی پڑھ چکے ہیں' حصول زر کے لئے تھی' چنانچہ انہوں نے اپنے نظریہ "معاشی استقلال" کے تحت خوب دولت کمائی اور ان کے انتقال کے بعد لاکھوں روپے نقد تو صرف بینک میں جمع تھے۔ جس پر انکی بیگم اور اولاد میں لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی بھی ہوئی جس کی تفصیل صفحہ ۔۔۸۲۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں۔

جس شخص کی نیت ابتداء ہی سے حصول زر ہو اسکا نتیجہ ظاہر ہے' پھر مودودی صاحب کی طرح جماعت کا ہر چھوٹا بڑا بھی معاشی استقلال اور جاہ کے حصول کے لئے کوشاں ہے' اس راز کا انکشاف بھی گھر کے بھیدی' مودودی صاحب کے بیٹے حسین فاروق مودودی نے ایک انٹرویو میں کیا ہے جو صفحہ ۔۸۸۔ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اسی طرح مودودی صاحب کے ایک اور بیٹے حیدر فاروق مودودی کا اخباری بیان بھی صفحہ ۔۔۸۹۔ پر ملاحظہ کریں جو گھر کی مضبوط شہادت ہے۔ سچ ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

شادی کے وقت مودودی صاحب زیادہ مذہبی نہیں تھے اور کلین شیو بھی تھے

(شوہر کی کہانی بیگم کی زبانی)

ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بیگم مودودی صاحبہ ایک سوال کے جواب میں فرماتی ہیں:

سوال...... سنا ہے شادی کے وقت مولانا اتنے مذہبی نہیں تھے۔ ڈاڑھی بھی نہیں رکھی ہوئی تھی کلین شیو تھے؟

جواب...... یہ درست ہے کہ شادی کے وقت وہ بہت زیادہ مذہبی نہیں تھے اور کلین شیو بھی تھے۔ بطور عالم دین زندگی شروع کرنے سے پہلے ہی وہ کتابیں لکھنے کا آغاز کر چکے تھے اور ترجمان القرآن رسالہ بھی نکال رہے تھے۔ اس کے باوجود شادی کے وقت وہ مکمل طور پر اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے نہیں تھے لیکن شادی کے بعد وہ مکمل طور پر اسلام کی طرف راغب ہو گئے اور یکسوئی کے ساتھ اسلام کا کام کرنے لگے۔ لوگ ان سے کہا کرتے تھے کہ مولانا سنا تھا کہ شادی کے بعد انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے' آپ کو دیکھ کر یقین ہو گیا ہے۔ مولانا نے صرف ڈاڑھی ہی نہیں رکھی تھی بلکہ اپنی زندگی کا چلن ہی بدل ڈالا تھا اور اجتماعی سطح پر اسلام کا کام شروع کر دیا تھا۔

(ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء)

باپ کی کہانی بیٹے کی زبانی

روزنامہ خبریں اسلام آباد میں مودودی صاحب کے بیٹے حیدر فاروق مودودی کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ اپنے والد صاحب کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔



" مودودی صاحب نے اردو نثر نگاری کی تربیت علامہ نیاز فتح پوری سے پائی...... ان کی تحریر کو علامہ نیاز فتح پوری نے جلا بخشی...... جوش ملیح آبادی سے ان (یعنی مودودی صاحب) کی بچپن کی دوستی تھی۔ چچا مولانا ابوالخیر کے ساتھ جوش صاحب اکثر ہمارے گھر آتے تھے۔ ایک مرتبہ جوش صاحب نے ہمارے گھر آکر کہا ہم دنیادار لوگ ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ باہر سے سنگسار کرے گا۔ تم کو اللہ تعالیٰ اندر سے سنگسار کریگا اس طرح کی بے تکلفی صرف جوش صاحب سے ہوتی تھی۔ بعض اوقات خود آجایا کرتے تھے اور بعض اوقات والد صاحب جوش صاحب سے ملنے جایا کرتے تھے

(سنڈے میگزین روزنامہ خبریں ص ۱۳ اسلام آباد ۲۱ ستمبر ۷۹ء)

مودودی صاحب کی جوش ملیح آبادی کے ساتھ دوستی کی کہانی جوش کی زبانی

صاحبزادہ حیدر فاروق مودودی کے بیان کی مزید تفصیل مودودی صاحب کے جگری دوست "جوش ملیح آبادی" کی زبانی پندرہ روزہ "آتش فشاں لاہور" کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں!

"جوش صاحب کے پاس میں پہنچ تو گیا لیکن لفظ انٹرویو سے اکثر گھروالے خاصے الرجک تھے۔ ان کی پوتیاں ترنم اور تبسم تو کسی صورت سامنے کو تیار نہ تھیں۔ خاصے دلائل سننے کے بعد بالآخر وہ آمادہ ہو گئیں تو جوش صاحب سے یہ باتیں ہوئیں (ایڈیٹر)

آتش فشاں لاہور

س: جوش صاحب آپ نے "یادوں کی بارات میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے اپنے تعلقات کا ذکر کیا ہے بس ہم بھی آپ سے دوستی کے اس دور کی کچھ باتیں سننے آئے ہیں

ج: ابوالخیر سے میری دوستی تھی۔ ابوالخیر کے توسط سے ابوالاعلیٰ سے ملاقات ہوئی' جو بعد میں دوستی میں بدل گئی۔ ایک زمانے میں ہم کئی برس تک ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ اس زمانے میں ابوالاعلیٰ کلین شیو رہتے تھے۔ ہم چھ سات برس تک اکٹھا رہے۔

س: اس زمانے میں آپ لوگوں کے کیا معمولات ہوتے تھے؟

ج: ابوالخیر اور میں عثمانیہ یونیورسٹی کے سررشتہ تالیف و ترجمہ میں ملازم تھے ابوالاعلیٰ وہاں ملازم نہیں تھے۔ تلاش معاش میں بیچارے پریشان تھے۔ بھائی کے گھر پڑے ہوئے تھے۔ چاہتے تھے کہ کوئی روزگار ہوجائے ابھی ان پر اسلام کا دورہ نہیں پڑا تھا۔ صبح ہم لوگ دفتر جاتے تھے۔ شام کو اکٹھے رہتے تھے۔ کبھی شاعری ہوتی تھی' کبھی لطیفے ہوتے تھے' کبھی سیر سپاٹے پر نکل جاتے تھے۔ کھانا ہم سب کا الگ الگ پکتا تھا۔۔۔

س: وہ اندر سے سنگساری والا کیا قصہ ہے؟۔

ج: دس بارہ برس ہوگئے ہوں گے' لاہور میں میں ان سے ملنے گیا۔ اچھرہ میں گیا انہوں نے کہا میرے گردے میں پتھری پڑجاتی ہے نکلواتا ہوں پھر پتھری پڑجاتی ہے میں نے کہا مولانا عبرت حاصل کرو اس لئے کہ تمہیں اندر سے سنگسار کیا جا رہا ہے۔"

(بشکریہ آتش فشاں "لاہور نومبر ۱۹۷۹ء)

قارئین محترم! جوش ملیح آبادی کائنات کا وہ خبیث انسان تھا کہ جس کے کرتوتوں سے شیطان بھی شرماتا ہوگا' یہ بدبخت جہاں غالی شیعہ تھا' وہاں دھریہ اور ملحد بھی تھا" گویا کریلہ اور نیم چڑھا" کا مصداق تھا' وہ اس درجے کا بدکردار اور بے حیا تھا کہ اس نے اپنی ایک کتاب میں شراب و کباب کیساتھ ساتھ اپنی زناکاری اور بدکاری کے واقعات تک بڑے فخریہ انداز میں لکھے ہیں۔ جس کے کسی حصے کو نقل کرنے سے قلم عاجز ہے' ایسے سیاہ بخت انسان کے ساتھ مودودی صاحب کی دوستی تھی' اور چھ سات برس اس کے ساتھ ایک گھر میں اکٹھے رہے' اور اس کے ساتھ کبھی شاعری' کبھی لطیفے اور کبھی سیر سپاٹے بھی ہوتے تھے' سچ کہا ہے شاعر نے

کند ہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

یہ تقریباً اس وقت کی باتیں ہیں جبکہ مودودی صاحب کی عمر ۲۰ تا ۲۵ سال کے درمیان ہوگی' اس وقت مودودی صاحب کلین شیو بھی تھے اور انکی یہ عادت ۱۹۳۸ء تک برابر رہی۔

مودودی صاحب کے جگری دوست نیاز فتح پوری کے ملحدانہ عقائد

مودودی صاحب نے اپنی ایک تحریر میں نیاز فتح پوری کے ساتھ جن دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا ہے وہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ نیاز فتح پوری بھی ایک دھریہ' ملحد اور منکر حدیث تھا۔ اور وہ مذہب اسلام کو مٹانا چاہتا تھا۔ اس کے کفریہ عقائد کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں چنانچہ لکھتا ہے۔

☆"اب رہا یہ سوال کہ میں آخرت کو کیوں نہیں مانتا یعنی قیامت اور جزاو سزا کے نظریہ کو کیوں قابل قبول نہیں جانتا اس کے متعلق آپ مجھ سے کوئی استفسار نہ کیجئے۔ بلکہ خود مطالعہ کیجئے.............. کہ مرنے کے بعد سے لیکر دوزخ یا جنت میں پہنچنے تک کیا کیا مراحل و منازل سامنے آتے ہیں۔اور پھر خود ہی اپنی عقل سے کام لیکر فیصلہ کیجئے کہ باور کرنے کے لائق ہیں یا نہیں۔

(حوالہ انکار حدیث ایک فتنہ ایک سازش صفحہ نمبر ۲۲)

☆سب سے آخری قابل ذکر مذہب اسلام ہوا ہے.......... لیکن افسوس ہے کہ نہ اپنے معتقدات دینی کے لحاظ سے وہ سب کے لئے قابل قبول ہے اور نہ شریعت کے اعتبار سے اسے مکمل کہا جا سکتا ہے۔

(ایضاً صفحہ ۲۴)

☆حقیقت یہ ہے کہ خدا کو انسان ہی نے پیدا کیا ہے.......... انسان نے جو تصور خدا کا پیش کیا ہے اس میں بھی وہی وحشت اور درماندگی پائی جاتی تھی۔اس کے بعد جب انسان نے کچھ ترقی کی تو خدا بھی ایک حد تک ترقی یافتہ ہو گیا۔اس کی وحشت کم کر کے تھوڑا رحم بھی اس کے دل میں ڈال دیا گیا۔

(ایضاً صفحہ ۲۶)

استغفر اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

محترم قارئین! یہ تھا مودودی صاحب کے دوست اور مربی نیاز فتح پوری کے عقائد کا مختصر نمونہ جس کے زہریلے اثرات سے مودودی صاحب بھی نہ بچ سکے۔ اللہ والوں نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند

بے دین صحبت کے زہریلے اثرات اصلاح باطن سے شدید نفرت

مودودی خاندان کے بڑے حضرت خواجہ قطب الدینؒ مودود چشتیؒ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اکابرین میں سے تھے اور اپنے زمانہ میں تصوف کے امام تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے پر دادا پیر بھی تھے۔ مگر افسوس کہ مودودی صاحب اپنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی جائے 'مشہور غالی شیعہ اور ملحد جوش اور دھریہ نیاز فتح پوری کے دام میں اسیر ہو گئے اور اس شعر کے مصداق بن گئے۔

؎ پسر نوح بابداں بنشست — خاندان نبوتش گم شد

چنانچہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں اپنے خاندانی ورثے "تصوف" کے بارے میں یوں زہر افشانی کی ہے۔

"پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے شاہ (ولی اللہ) صاحب اور ان کے خلفاء تک تجدیدی کام میں کھٹکی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی ....اس طرح یہ قالب (تصوف) بھی مباح ہونے کے باوجود اس بناء پر قطعی چھوڑ دینے کے قابل ہو گیا ہے کہ اس کے لباس میں مسلمانوں کو افیون کا چسکہ لگایا گیا ہے اور اس کے قریب جاتے ہی ان مزمن مریضوں کو پھر وہی "چنیا بیگم" یاد آجاتی ہیں جو صدیوں سے ان کو تھپک تھپک کر سلاتی رہی ہیں"۔
("تجدید و احیائے دین" ص ۷۳۔ ۷۴ طبع چہارم)

قارئین محترم! بے دینوں کی صحبت کا رنگ دیکھئے کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جیسے عظیم المرتبت اور متبع سنت بزرگوں کے تصوف اور تزکیہ باطن کا کام بھی مودودی صاحب کو پسند نہ آیا بلکہ اپنے ہی آباء و اجداد کے مبارک کام سے اس قدر شدید نفرت ہو گئی کہ اس کو افیون کا چسکہ اور چنیا بیگم قرار دیدیا،

" استغفر الله ولاحول ولاقوة الا بالله " اس رنگت کی مزید رنگینی بھی ملاحظہ ہو!

مودودی صاحب کی آوارہ خوانی اور دین سے بیزاری خود انکی زبانی

ہفت روزہ "زندگی لاہور ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ میں مودودی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا اس کے صفحہ ۹ سے لئے گئے اقتباس کا عکس ملاحظہ فرمائیں!

۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء

مودودی صاحب پر ان ابتدائی بری صحبتوں اور آوارہ خوانی کے اثرات ایک ڈیڑھ سال تک نہیں

بلکہ موت تک رہے جس پر ان کی تصانیف گواہ ہیں' ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ صفحات میں اس کا ناقابل تردید ثبوت پیش کرینگے۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا "جب میں کالج کی تعلیم سے فارغ ہوا" بھی دھوکہ ہے' مودودی صاحب کی انگریزی تعلیم کا حال صفحہ ......۲۴...... پر دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔ تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

مودودی صاحب کا دماغ اور انکی تحقیق انکی اپنی زبانی

"میں پچھلے زمانے کے آئمہ 'حدیث وفقہ و تفسیر ہی سے استفادہ کرتا ہوں اور انکا پورا ادب ملحوظ رکھتا ہوں۔ مگر کسی کی بات بھی صرف اس بنا پر نہیں مان لیتا کہ یہ فلاں بڑے شخص نے کہی ہے۔ بلکہ خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور اپنے دماغ سے سوچتا ہوں اور جو بات تحقیق سے مجھے صحیح معلوم ہوتی ہے اسے مانتا ہوں اور جو غلط معلوم ہوتی ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں" ۔ (مکاتب زندان ۸۹ ---حوالہ جسارت ص ۸۸ کراچی)

قارئین محترم! آپ نے دیکھ لیا کہ مودودی صاحب 'سلف صالحین اور اکابرین امت کو نہ تو سراپا خیر سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں' مگر اپنی بصیرت 'دماغ اور تحقیق پر انکو کتنا اعتماد ہے وہ بھی آپ نے پڑھ لیا۔ اسی خود پسندی اور تکبر نے مودودی صاحب اور ان جیسے لوگوں کو گمراہی کے عمیق گڑھوں میں گرادیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

مودودی حکمت عملی' حق وناحق کا مودودی معیار

"میرا طریقہ یہ ہے کہ میں بزرگان سلف کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی و تنقیدی نگاہ ڈالتا ہوں' جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں۔ اسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب وسنت کے لحاظ سے یا حکمت عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا۔ اس کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں۔" (رسائل ومسائل ص ۴۱۵' حصہ اول تصنیف مولاالاعلیٰ مودودی)

اپنے ہی قائم کردہ معیار کے مطابق بزرگان سلف پر تنقید کر کے خود کو حق پر سمجھنا کیا کم حماقت تھی کہ اس پر مزید یہ کہا جائے کہ میں حکمت عملی کے لحاظ سے جس چیز کو درست نہیں پاتا' اس کو نادرست کہہ دیتا ہوں کیا اس قسم کی سوچ مذہبی طوائف الملوکی یا انارکی کو جنم نہیں دیں گی جس نے منشی فاضل یا مولوی

فاضل پڑھ لیا وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کا شارح بن بیٹھے اور سلف صالحین حتیٰ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو ظالمانہ تنقید کا نشانہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس تکبر سے سب کو بچائے ' ایسا تو وحی ہی سے ممکن ہو سکتا ہے جبکہ وحی کا دروازہ تو ختم نبوت کی برکت سے بند ہو چکا ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مودودی صاحب کی طرح ان کے بھائی خمینی نے بھی اس طرح کی حکمت عملیوں کے لئے "ولایت فقیہ" کا نظریہ ایجاد کیا ہے 'جس کے تحت وہ جب جیسے چاہے احکام میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

مودودی صاحب کے ذہن کا خاص سانچہ

بے دین صحبت اور کبر و جہالت کی بنا پر مودودی صاحب نے اپنے ذہن سے ایک خود ساختہ (مودودی) مذہب بنایا ' اسکی کہانی بھی انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

سیارہ ڈائجسٹ دسمبر ۱۹۷۹ء

"میں فطرۃً خود مختاری کو پسند کرتا ہوں اور کسی دوسرے شخص کے ماتحت کام نہیں کر سکتا خواہ میرے نزدیک کتنا ہی محترم ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے اپنی عمر کا تقریباً دو تہائی حصہ مطالعہ و تحقیق اور غور و فکر میں صرف کیا ہے اس مدت میں پڑھ کر 'سن کر' سوچ 'سمجھ اور مشاہدہ و تجربہ کر کے میرے ذہن کا ایک خاص سانچہ بن چکا ہے میری زندگی کا ایک نصب العین قرار پا چکا ہے میری فکر کا ایک خاص انداز اور سوچنے کا ایک خاص طرز قائم ہو چکا ہے میں کچھ رائیں رکھتا ہوں جن کی پشت پر برسوں کے مطالعہ سے فراہم کئے ہوئے دلائل ہیں۔ میں نے کچھ چیزوں کو حق پایا ہے اور ان پر میں پورے قلبی و دماغی اطمینان کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور کچھ چیزوں کو میں نے باطل پایا ہے اور ان کو قلب و دماغ کے متفقہ فیصلہ کے ساتھ رد کر چکا ہوں۔ میرے ذہن اور ضمیر کے فیصلے میری ذات کی حد تک ہی محدود نہیں رہے بلکہ میں برسوں (۱۹۶۷ء) سے ان کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ ہزاروں آدمیوں کو میں نے اس نصب العین کی طرف کھینچا ہے جسے میں نے اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تھا ہزاروں کو اس حق کا قائل کیا ہے ' جس حق کا میں خود قائل ہوا تھا"۔

(سیارہ ڈائجسٹ مودودی نمبر ص ۱۳۲ دسمبر ۱۹۷۹ء)

فہم قرآن کا مودودی نسخہ

مودودی صاحب "ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے" کے مصداق اپنے پیروکاروں کو بھی ایسا بنانا چاہتے تھے کہ باوجود جہالت کے مودودی صاحب کی طرح وہ بھی ہر طرح آزاد ہوں اور "ذہن کے ایک خاص سانچے" سے سوچنے کے خاص طرز کے ساتھ اپنی دماغی سوچوں پر ایمان لائیں (جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام نے باوجود علم کے بھی ایسا نہیں کیا بلکہ وہ وحی الٰہی پر ایمان رکھتے تھے)

خود ساختہ بے علم مجتہد و مفکر کا ایک اور نظریہ ملاحظہ فرمائیں۔

> "عربی زبان کی تعلیم کا پرانا ہولناک طریقہ اب غیر ضروری ہو گیا ہے۔ جدید طرز تعلیم سے آپ چھ مہینے میں اتنی عربی سیکھ سکتے ہیں کہ قرآن کی عبارت سمجھنے لگیں۔"
> (تفہیمات ج ۲ ص ۲۹۵ طبع چہارم تصنیف ابوالاعلیٰ مودودی)

سبحان اللہ قارئین محترم! یہ ہے مودودی صاحب کی قرآن فہمی کا معیار کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے صدیوں پرانا عربی نظام تعلیم، جس کو وہ مستشرقین کی طرح ہولناک اور غیر ضروری قرار دیکر ختم کرنا چاہتے ہیں، اور اس کے مقابلے میں شش ماہی "مودودی کورس" کا اعلان کر رہے ہیں، کیا کوئی عقلمند یا ذی شعور شخص سوچ سکتا ہے کہ قرآن جیسی عظیم کتاب کو اسطرح کوئی سمجھ سکے گا؟ اور کیا دنیا کا کوئی بھی کام اسطرح انجام پا سکتا ہے؟ اسی غلط معیار اور جہالت سے مودودی صاحب اور ان کے معاون زر خرید مولویوں نے ایسی تفسیر اور کتابیں لکھی ہیں جو انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور اسلاف کرامؒ کی توہین و تنقیص سے بھری پڑی ہیں۔ اس کا کچھ نمونہ بطور مشت از خروارے آپ مودودی عقائد میں ملاحظہ فرمائینگے۔

جاہلوں کے لئے روح اسلام اور بصیرت کے مودودی نسخے

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

> "جب تک مسلمانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ قرآن، سنت تک بلاواسطہ دسترس حاصل نہ کرے گا۔ اسلام کی روح کو نہ پا سکے گا نہ اسلام میں بصیرت حاصل کر سکے گا۔ وہ ہمیشہ ترجموں اور شرحوں کا محتاج رہے گا۔"
> (تنقیحات ص ۲۲۱ تصنیف ابوالاعلیٰ مودودی)

بے شک یہ دین ہم تک واسطوں سے پہنچا ہے، لہٰذا کوئی طبقہ بلاواسطہ، ترجموں اور شرحوں کے بغیر اسلام کی روح اور اسلام میں بصیرت کیونکر حاصل کر سکے گا؟ یہ ہے مودودی صاحب کی بصیرت، جس کو مزعومہ بصیرت نہیں جہالت ہی کہا جائے گا۔

مودودی صاحب کے نزدیک تقلید، گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے (رسائل ومسائل ۲۴۴ حصہ اول طبع دوم)

علم، روحانیت اور بصیرت سے بے بہرہ مودودی صاحب نے 'صاحب علم کے لئے تقلید کو ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے شدید تر چیز (یعنی کفر و شرک) قرار دے دیا گیا حضرت قاضی ابو یوسف، حضرت امام محمد، حضرت امام مسلم، حضرت امام ترمذی، حضرت ملا علی قاری، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی، حضرت سیداحمد بریلوی، حضرت سید علی ہجویری، حضرت پیربابا، حضرت معین الدین چشتی، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جیسے لاکھوں اصحاب علم اور موجودہ بے شمار علماء و مشائخ بھی تقلید کی وجہ سے گناہ سے شدید تر چیز کفر و شرک کے مرتکب ہوگئے۔؟ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

دراصل مودودی صاحب لوگوں کو ہر طرح دین سے آزاد کرنا چاہتے تھے۔

قرآن و سنت کی تعلیم سب پر مقدم مگر پرانے ذخیروں سے نہیں

مودودی صاحب نے اپنی کتاب تنقیحات میں یہاں تک جسارت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قرآن وسنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔"
(ایضا تنقیحات ص ۱۳۸)

قارئین کرام! یہ ہے فتنہ مودودیت کا اصل کرشمہ اور منشاء کہ قرآن وسنت کو سمجھنے کے لئے ششماہی منشی کورس کافی ہے، تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں کی ضرورت ہی نہیں۔ گویا مودودی مذہب والوں کو حدیث کے بھی نئے ذخیرے بنانے پڑینگے، مگر اس کے لئے تو معاذاللہ مرزائیوں کی طرح نئی نبوت ماننی پڑیگی، تب ہی حدیث کے نئے ذخیرے وجود میں آسکیں گے۔ استغفراللہ ولا حول ولاقوۃ الا باللہ

مودودی صاحب کسی مسلک اور مذہب کے پابند نہیں تھے

لاکھوں بڑے بڑے مستند اکابر علماء، فقہاء، محدثین تو باوجود علم وفضل کے اپنے اسلاف کرام کے مقلد اور پیروکار رہے، مگر مودودی صاحب تکبر اور جہالت کی وجہ سے مذہب سے نہ صرف خود آزاد ہوگئے

بلکہ اپنے پیروکاروں کو بھی آزاد کر گئے 'اور علماء حق کے ارشاد کے مطابق "فتنہ مودودیت" نے ایک نئے مذہب (مودودی مذہب) کا روپ دھار لیا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

> "میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں۔" (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۱۸۹ بحوالہ انکشافات ص ٦٥)

قارئین محترم! یہاں تک ہم نے آپ کو مودودی صاحب کا مختصر تعارف خود ان کی زبانی اور ان کی اولاد اور ان کے دوستوں کی زبانی کروایا ہے 'مزید تعارف مودودی اخبار روزنامہ "جسارت" کراچی کے مودودی نمبر میں شائع شدہ تصاویر سے کرواتے ہیں۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ جسارت اور دوسرے اخبارات میں مودودی صاحب اور ان کے خاندان کے مردوں' عورتوں' بچوں کی اسطرح کی درجنوں تصاویر چھپ چکی ہیں' ہم یہاں صرف نمونہ دکھانے پر اکتفا کرتے ہیں تاکہ خود ساختہ اور نام نہاد مفکر اسلام کا اصلی چہرہ سامنے آسکے اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بن سکے۔

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے کئی روپ

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قباء دیکھ



ماخوذ از روزنامہ جسارت کراچی
مودودی نمبر







مودودی صاحب ۱۹۲۳ء میں





قارئین محترم! یہ تھی مودودی صاحب کی زندگی تصاویر کی زبانی' مودودی صاحب کی ولادت ۱۹۰۳ء میں ہوئی اور ۱۹۳۸ء تک ۳۵ سال کا عرصہ انہوں نے مندرجہ بالا شکل وصورت اور کردار کے ساتھ گزارا۔

بادہ عصیاں سے دامن تربہ تر ہے شیخ کا پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہمی سے ہے

مودودی صاحب کی زندگی کا اجمالی خاکہ

قارئین محترم! آپ نے مودودی صاحب کی زندگی کا ۴۰ سالہ اہم عصہ تو ملاحظہ فرمالیا۔ اس کے علاوہ مودودی صاحب کی بقیہ زندگی بھی عجیب چیستان تھی' باقی ماندہ عرصے میں بھی مودودی صاحب کا مذہبی کردار کم وبیش سابقہ طرز پر ہی رہا' جس پر علماء حق نے ہمیشہ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے مودودی صاحب کے غلط اور فاسد عقائد وخیالات کا رد کیا' ان کی مذہبی زندگی کچھ تو ان کی ذات اور کردار سے عیاں ہے اور کچھ ان کی کتابوں اور اولاد کے حوالے سے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

مودودی صاحب کی سیاسی زندگی کا حال بھی عجیب رہا ہے جس سے خاص وعام سبھی واقف ہیں ان کی نام نہاد سیاسی جماعت "جماعت اسلامی" کا کردار ہی مودودی صاحب کی سیاست کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ عوام جس طرح ان سے بدظن ہیں اسکا نمونہ مودودی صاحب کے بھائی ابوالخیر صاحب اور مودودی صاحب کے بیٹے ڈاکٹر احمد فاروق کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

قوم نے تمہاری بے قدری کی تمہیں "ایک مودودی سو یہودی" لکھا

(مودودی صاحب کے بڑے بھائی ابوالخیر مودودی صاحب کا بیان)

صاحبزادہ حیدر فاروق مودودی اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

> "یہ قوم اس لائق نہیں' اس قوم نے تمہاری بے قدری کی کہ تمہیں "ایک مودودی سو یہودی" لکھا' یہ قوم اس قابل نہیں' تمہاری جیب میں ایک پیسہ نہیں' کہنے لگے محمد علی جناح کی سیاست اس لئے کامیاب ہوئی کہ وہ اپنی جیب سے پیسے خرچ کر کے فرسٹ کلاس میں سفر کرتے تھے' اور کسی کو منہ نہیں لگاتے تھے' کسی کو گھاس نہیں ڈالی تھی' کہنے لگے تم قوم سے مانگ کے چلوگے' اس میں بڑا فرق آجاتا ہے' چچا کو ابا سے سیاست پر اختلاف نہیں تھا' بلکہ اختلاف یہ تھا کہ یہ قوم اس لائق نہیں"
>
> (آتش فشاں لاہور ص ۳۰ نومبر ۱۹۷۹ء)

پاکستانی مردہ پرست اور محسن کش قوم ہے' ایرانی جاندار قوم ہے

(صاحبزادہ ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کا بیان)

> "میرا ہمیشہ سے اپنے والد کے بارے میں یہ تاثر رہا ہے اور اب بھی وہی ہے کہ ہماری قوم جو ہے وہ بنیادی طور پر مردہ پرست قوم ہے' محسن کش قوم ہے' اس قوم نے ان کی (مودودی کی) قدر نہیں کی' اس کے

مقابلے میں آپ ایران میں دیکھیں کہ علامہ خمینی نے چالیس سال کے اندر جو تحریک اٹھائی کمزوری کی اس نے کس قدر نامساعد حالات کے اندر حالات کا رخ موڑ کے رکھ دیا آپ کو یہ نظر آئیگا کہ وہاں ایک قوم تھی جس کے اندر جان تھی یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس تحریک نے جو ابھار شروع کی دوسرے ممالک میں اس کے اثرات بہت زیادہ ہیں پاکستان میں جہاں کہ اس تحریک کے اثرات زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں وہاں تحریک نے اپنا حق ادا نہیں کیا۔

(ایضاً آتش فشاں ص ۴۷)

مندرجہ بالا بیانات سے صاف واضح ہے کہ مودودی صاحب ایک کامیاب سیاست دان نہ تھے مگر الزام قوم پر ہے۔ ان کی اس عجیب و غریب سیاست کی تفصیل آئندہ صفحات میں مودودی صاحب کی اولاد کی زبانی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہاں ہمارے پیش نظر چونکہ اختصار ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے امریکہ میں مرنے سے بچالیا

ہر مسلمان کی فطری اور دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا خاتمہ اچھا اور انجام بخیر ہو اور کسی اچھی جگہ اور اچھی حالت میں موت آئے حدیث شریف میں بھی یہ دعا سکھائی گئی ہے!

" اللهم احسن عاقبتنا فى الامور كلها واجرنا من خزى الدنيا وعذاب الاخرة " (احمد و طبرانی)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

مودودی صاحب چونکہ امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے مشہور تھے۔ اسلئے بعض ذمہ دار مذہبی اور سیاسی حضرات مودودی صاحب کو "سی۔ آئی۔ اے" کا ایجنٹ کہتے تھے۔ لوگوں کے انہی جذبات کے پیش نظر مودودی صاحب کی خواہش تھی کہ ان کا خاتمہ امریکہ میں نہ ہو تاکہ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" چنانچہ ۱۹۷۴ء میں جب وہ امریکہ سے علاج کرا کر واپس لاہور پہنچے تو استقبالیہ کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"میں رخصت ہوتے وقت اس حالت میں یہاں سے گیا تھا کہ مجھے یقین تھا کہ میں زندہ واپس نہیں آؤں گا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کفرستان میں مرنے سے بچالیا"

(بشکریہ پندرہ روزہ "آتش فشاں لاہور ۱۹۷۹ء)

مودودی صاحب کی خواہش کے برعکس ان کا خاتمہ امریکہ میں

مگر آہ! مودودی صاحب کی یہ حسرت پوری نہ ہو سکی' زندگی بھر جن کی خدمت کی تھی' بالآخر ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو وہیں اور ان کے ہاتھوں میں 'امریکہ میں انتقال کر گئے' فاعتبروا یا اولی الابصار!

زندگی کے آخری ایام کی کہانی صاحبزادہ ڈاکٹر احمد فاروق کی زبانی

مودودی صاحب کی زندگی کے آخری ایام اور لمحات کی کہانی بھی بڑی عبرتناک ہے' وہ بھی ان کے بیٹے ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کی زبانی ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں!

قومی ڈائجسٹ

جلد ۔ صفر ربیع الاول ۔ شمارہ

۲۶ مئی کو ابا جان علاج کی غرض سے میرے ہمراہ امریکہ کے لئے روانہ ہوئے امی جان بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ ہم لندن اور نیو یارک سے ہوتے ہوئے بفیلو پہنچے۔ بفیلو میں میرا اپنا کلینک موجود تھا ابا جان کا طبی معائنہ اور تمام ٹیسٹ وہیں ہوئے...... ۲۰ اگست ۱۹۷۹ء کو ابا جان (قریبی ہسپتال) میں داخل کئے گئے ...(۲۰ ستمبر) میں شام تک انکے پاس ہی ٹھہرا رہا پھر گھر چلا گیا تاکہ امی جان کو لے آؤں اور وہ بھی ان کی حالت دیکھ کر اطمینان کرلیں۔

۲۲ ستمبر (ہفتہ کے دن) صبح سویرے ابھی سو رہا تھا کہ بفیلو کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے کے قریب اچانک میرے سرہانے رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا اور کان سے لگایا ہسپتال سے کوئی نرس کہہ رہی تھی۔ مریض کی حالت خراب ہے۔ فوراً پہنچئے پھر دل کا دورہ پڑا ہے۔ میں فوراً ہی بھاگم بھاگ ہسپتال پہنچا۔ ابا جان بے ہوش پڑے تھے...... میں نے فی الفور ابا جان کے معالجوں سے رابطہ قائم کیا ...... امریکہ میں ہفتہ اور اتوار ویک اینڈ کی دو چھٹیاں ہوتی ہیں۔ ان دنوں میں زندگی کے سارے کاروبار اور سرگرمیاں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔...... میرا پیغام ملنے کے بعد تینوں امریکی ڈاکٹر اپنی ہفتہ وار تعطیل کے باوجود دوڑے آگئے۔ ان کے آتے آتے صبح کے سات بج چکے تھے۔ چاروں ڈاکٹر سر جوڑے صلاح و مشورہ کر رہے تھے کہ اچانک ایک نرس نے سرجن کو بلایا۔ وہ اٹھ کر اس کے ساتھ ابا جان کے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر نکلا تو اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ میری نظر اس کے چہرے پر پڑی تو میرا دل اچانک بڑی زور سے دھڑکا...... چند لمحوں کے لئے ماحول پر ایک گمبھیر سناٹا چھا گیا۔ پھر اس سناٹے کو چیرتی ہوئی سرجن کی آواز جیسے دور کسی گہرے کنویں سے آتی ہوئی میرے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی۔ سرجن کہہ رہا تھا۔ دورہ پڑا تھا اور دل کی حرکت رک گئی تھی۔ اسے دوبارہ جاری کرنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی مگر بے سود...... مجھے افسوس ہے موت کا آخری وار کارگر ثابت ہوا تھا۔ ابا جان نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی تھی۔"

(قومی ڈائجسٹ مودودی نمبر جنوری ۱۹۸۰ء ص ۳۱۰)

ڈاکٹر فاروق مودودی کے اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ مرتے وقت مودودی صاحب کے پاس امریکی ہسپتال میں نہ تو وہ خود تھے اور نہ ہی انکی والدہ صاحبہ یا کوئی اور مسلمان بلکہ صرف ہسپتال کی ایک (یہودی

یا عیسائی) نرس تھی جس نے آکر امریکی ڈاکٹر کو اور اس نے احمد فاروق مودودی کو موت کی اطلاع دی۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کی موت سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

امریکہ سے پاکستان تک مودودی صاحب کی میت کی کہانی ان کے بیٹے کی زبانی

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کا تفصیلی بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں امریکہ سے لاہور تک مودودی صاحب کی میت کی کہانی بیان کرتے ہوئے انہوں نے بہت سے انکشافات بھی کیئے ہیں، جس میں خاص طور سے "دو بھائی" مودودی خمینی کے دیرینہ خصوصی تعلقات کا بھی ذکر ہے، ملاحظہ فرمائیں



ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کا کہنا ہے کہ ان کے والد ۲۲ ستمبر کو فوت ہوئے اور ہماری خواہش تھی۔ کہ انکو جلدی لاہور پہنچا کر دفنا دیا جائے مگر لاہور سے جماعت اسلامی کے حلقوں کی طرف سے ہمیں حکم ملا کہ ہم بدھ کو وہاں سے روانہ ہوں۔ مجھے اس حکم سے اتفاق نہیں تھا کہ بلا ضرورت میت کو پانچ روز وہاں روکے رکھنا غلط بات تھی...... یہ امر معجزے سے کم نہیں تھا کہ ہم اتوار کے دن ان کی میت وہاں (امریکہ) سے تیز روانہ ہونے میں کامیاب ہو گئے ہم نے ہیلو سے ایک چھوٹا طیارہ چارٹر کیا۔ تابوت جہاز میں رکھ دیا...... پھر ہم نے پین ایم میں لندن تک سیٹ لے جانے کا انتظام کیا...... پروفیسر خورشید احمد نے ہمیں لندن ائیر پورٹ پر اطلاع دی کہ میاں طفیل اور جنرل ضیاء الحق نے استدعا کی ہے کہ لندن میں ایک دن قیام کریں اور ۲۵ ستمبر کو پاکستان نہ پہنچیں کیونکہ اس دن وہاں بلدیاتی انتخابات ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میں اپنے فرض کی ادائیگی کر رہا ہوں۔ جبکہ آپ لوگ اپنی مصلحتوں میں الجھے ہوئے ہیں...... اس کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ پی آئی اے میں فنی خرابی ہے اور پرواز ۵ گھنٹے لیٹ ہو گئی...... لندن سے اگلا سٹاپ ایمسٹرڈیم تھا۔ وہاں ہمارے کچھ ساتھی جہاز سے اترے اور واپس آکر بتایا کہ انہوں نے سامان رکھنے کی جگہ دیکھی ہے۔ پی آئی اے والوں نے تابوت کے اوپر سامان رکھ دیا ہے اور تابوت کا چوبی بکس ٹوٹ گیا ہے پھولوں کا بھی کہیں نشان نہیں انہوں نے یہ بات بلند آواز میں کی جو والدہ کے کان میں پڑ گئی اور انہیں از حد تکلیف ہوئی یہاں بھی جہاز میں بلاوجہ تاخیر کی گئی یہاں میرے ذہن میں یہ بات لائی گئی کہ لندن ائیر پورٹ پر جہاز میں فنی خرابی ایک بہانہ تھی...... ڈاکٹر احمد فاروق نے شکایت کی کہ مولانا کی میت جلوس کی شکل میں ائیر پورٹ سے باہر نہیں جانی چاہئے تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہوائی اڈے پر ہی یہ کہا تھا کہ مسلمانوں میں میت کا جلوس نکالنے کی کوئی روایت نہیں۔ میں نے ہر قسم کے نعرے لگانے سے بھی منع کیا تھا۔ امریکہ میں مقیم پاکستانی سفارتی نمائندوں نے کچھ جون سے ۲۲ ستمبر تک ایک بار بھی مولانا مرحوم کی خیریت دریافت نہیں کی۔ ہمارے پاس واحد

پیش کش ایرانی حکومت کی تھی۔ مولانا کی وفات کے بعد میرے مکان پر ایرانی سفیر کا فون آیا کہ کیا وہ ہماری کچھ مدد کر سکتے ہیں ...... انہوں نے کہا کہ ایرانی سفارت خانے کے ایک نمائندے جنازہ کی نماز شروع ہونے سے قبل ہی واشنگٹن سے بفیلو پہنچ گئے تھے اور انہوں نے ایرانی سفیر اور آیت اللہ خمینی کا پیغام تعزیت ہم تک پہنچایا ......

ڈاکٹر احمد فاروق نے کہا کہ علامہ خمینی کے ساتھ ابا جان کے تعلقات بہت پرانے تھے۔ آیت اللہ خمینی نے ان کی چند کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے قم کی درسگاہ کے نصاب میں شامل کر لیا تھا۔ علامہ خمینی کی جلاوطنی کے دوران حرم کعبہ میں ۱۹۶۳ء میں علامہ خمینی کی ابا جان سے ملاقات ہوئی۔ ابا جان کی خواہش تھی کہ ایران کی طرح پاکستان میں بھی اسلامی انقلاب برپا ہو ...... وہ آخری لمحوں میں بھی ایران کے حالات کے متعلق متفکر تھے۔ ڈاکٹر احمد فاروق نے مولانا مرحوم کی حالت فوتگی کے بعد کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہسپتال سے جس وقت ہم ان کی میت کو گھر لائے تو والدہ صاحبہ نے انتہا صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ (بشکریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

قارئین محترم! مودودی صاحب کی حسرت تو پوری نہ ہو سکی، مگر الحمد للہ "وکیل صحابہؓ" مجاہد ملت بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ کی مودودی صاحب کے متعلق پیشینگوئی پوری ہو گئی۔ جو وہ نجی محفلوں کے علاوہ عام جلسوں میں بھی کیا کرتے تھے۔ کہ

"انشاء اللہ تعالیٰ مودودی مجھ سے پہلے مرے گا اور امریکہ میں مرے گا"

مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی پیشینگوئی کا پس منظر

۷۰ء کے عام انتخابات سے قبل متحدہ پاکستان میں مودودی جماعت دینی سیاسی قوت سمجھی جاتی تھی۔ مگر الحمد للہ علماء حق کی جماعت "جمعیت علماء اسلام" قلیل وقت میں مودودی قوت کو کمزور کر کے مسلمہ دینی اور سیاسی قوت بن گئی۔ اس میں دوسرے اکابرین کے علاوہ، زیادہ حصہ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ کا تھا۔ کہ ان کی انتھک شبانہ روز محنت اور مجاہدانہ تقاریر نے مودودیت کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ "عیاں را چہ بیاں" اس کے جواب میں مودودی صاحب اور ان کے گماشتوں نے حضرت ہزارویؒ کو راستے سے ہٹانے کے لئے ایک خطرناک سازش بنائی۔

حضرت ہزارویؒ پر قاتلانہ حملہ اور ان کی پیشینگوئی

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۰ء کو حضرت ہزارویؒ جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی میں جمعہ پڑھا کر حضرت

مولانا مسعود الرحمٰن صاحب کے ساتھ بالاکوٹ ہزارہ میں جماعتی جلسے سے خطاب کرنے تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں حویلیاں کے مقام پر ان پر مودودی غنڈوں نے چھری، چاقو اور آتشیں اسلحہ سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں مولانا ہزارویؒ اور ان کے خادم مولانا مسعود الرحمٰن صاحب شدید زخمی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو بچالیا۔ حملہ آور غنڈے کچھ فرار اور کچھ زخمی حالت میں گرفتار ہوئے۔ حضرت ہزارویؒ اسی حالت میں بالاکوٹ پہنچے اور جلسہ عام میں زخمی ہاتھ کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

" مودودی! تم مجھے مارنا چاہتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ تم مجھ سے پہلے مرو گے اور امریکہ میں مرو گے "

الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ مودودی صاحب حضرت ہزارویؒ سے پہلے اور امریکہ کے ایک ہسپتال میں صرف ایک (یہودی یا عیسائی) نرس کے ہاتھوں میں فوت ہو گئے اور ۵۔۶ دن بعد لاہور میں قطر یونیورسٹی کے کلین شیو پروفیسر ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور اچھرہ کے بند مکان میں دفنا دیئے گئے اور حضرت ہزارویؒ اس کے بعد بمقام بفہ مانسرہ ہزارہ مورخہ ۴ فروری ۱۹۸۲ء کو فجر کی اذان کے وقت کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے مسلمان اعزہ کی موجودگی میں مسکراتے چہرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، ان کے بھائی بزرگ عالم دین حضرت مولانا فقیر محمد صاحب فاضل دیوبند نے نماز جنازہ پڑھائی اور مسلمانوں کے عام قبرستان میں ایسی جگہ مدفون ہوئے کہ جہاں ان کے لئے الحمد للہ ایصال ثواب کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ اور آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرتا ہے۔

حضرت ہزارویؒ کی اس پیشنگوئی کے چشم دید درجنوں گواہ اب بھی موجود ہیں۔ حضرت ہزارویؒ کی اس طرح کی چند اور پیشنگوئیاں بھی مشہور ہیں۔

☆ "وصال سے چند دن قبل جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر میں نماز جمعہ سے قبل جو تقریر فرمائی وہ کیسٹ آج بھی موجود ہے۔ اسمیں فرمایا تھا کہ "یہ میری زندگی کی آخری تقریر ہے"

☆ سن ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں ڈیرہ اسماعیل خان کی قومی سیٹ پر جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور پیپلز پارٹی کی طرف سے مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کا مقابلہ تھا۔ حضرت ہزارویؒ نے فرمایا تھا کہ اگر ہمارے مفتی صاحبؒ ہار گئے تو میں سیاست چھوڑ دوں گا۔ الحمد للہ حضرت مفتی صاحبؒ بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے تھے۔ حالانکہ بھٹو صاحب کو کامیاب کروانے کے لئے بیرونی قوتیں بھی متحرک تھیں اور ملک کے باقی حلقوں سے جہاں سے بھی وہ کھڑے تھے اکثریت سے جیت گئے تھے۔ علاوہ ازیں ۱۹۷۰ء کے اسی الیکشن سے قبل حضرت ہزارویؒ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ " مودودی جماعت کو کل پاکستان میں صرف چار سیٹیں ملیں گی۔ اگر زیادہ ملیں تو سیاست چھوڑ دونگا" جبکہ عام چرچا اور اندازہ اس کے برعکس تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے بندے کی

(حدیث قدسی کے مصداق) لاج رکھ لی اور مودودیوں کو صرف چار ہی سیٹیں ملیں۔

ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے۔" ان من عباد الله تعالىٰ لو اقسم على الله عزوجل لابره "

(السراج المنیر شرح "الجامع الصغیر ص ۱۴۳ جلد دوم)

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادیں گے۔

حضرت ہزارویؒ کے اسطرح کے اور بھی کئی واقعات ہیں لیکن یہاں یہ موضوع زیر بحث نہیں ہے۔

باب دوم

مودودی صاحب
عقائد اسلام
کے آئینے میں

مودودی صاحب عقائد اسلام کے آئینے میں

مودودی صاحب کے باطل عقائد

یوں تو مودودی صاحب کے غلط اور فاسد عقائد سے ان کا لٹریچر بھرا پڑا ہے' جس کے خلاف الحمد للہ علماء حق نے سینکڑوں کتابیں اور رسالے لکھ کر امت کو اس فتنہ سے بچایا ہے۔ تفصیل تو وہاں دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم اختصار کے ساتھ یہاں ہم اپنے محترم قارئین کو مودودی صاحب کی زبانی ان کے باطل عقائد کے کچھ نمونے دکھاتے ہیں۔ جن میں مودودی صاحب پر ان کے شیعہ اور ملحد دوستوں کا رنگ واضح ہے۔

توہین رسالت اور مودودی

اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام' نہ صرف نبوت کے بعد بلکہ نبوت سے پہلے بھی معصوم ہوتے ہیں ـــــ مگر اس کے برعکس مودودی صاحب کا عصمت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

اہل یورپ کیلئے مودودی صاحب کے ظالم قلم سے رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کا تعارف

مودودی صاحب یورپ والوں کو "رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام" کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں۔

> "اسلام میں رسول کی حیثیت اس طرح واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ ہم ٹھیک ٹھیک یہ بھی جان سکتے ہیں۔ کہ رسول کیا ہے؟ اور یہ بھی کہ وہ کیا نہیں ہے.......... وہ نہ فوق البشر ہے نہ بشری کمزوریوں سے بالا تر ہے" (ماخوذ از مقالہ "اسلام کس چیز کا علمبردار ہے" از ابوالاعلیٰ مودودی برائے اسلامک کونسل آف یورپ لندن منعقدہ اپریل ۱۹۷۶ء (حوالہ مودودی) ماہنامہ ترجمان القرآن" (۲) خطبات یورپ صفحہ ۷۸ از ابوالاعلیٰ مودودی)

(نعوذ باللہ) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر فریضہ رسالت میں کوتاہیوں کا الزام

مودودی صاحب نے سورۃ نصر کی تشریح میں لکھا ہے :

> "اس طرح جب وہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔ جس پر محمد ﷺ کو مامور کیا گیا تھا تو آپؐ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کارنامے کو اپنا کارنامہ سمجھ کر کہیں فخر نہ کرنے لگنا۔ نقص سے پاک بے عیب ذات اور کامل ذات صرف

تمھارے رب ہی کی ہے۔ لہٰذا اس کار عظیم کی انجام دہی پر اس کی تسبیح اور حمد و ثنا کرو اور اس ذات سے درخواست کرو کہ مالک اس ۲۳ سال کے زمانہ خدمت میں اپنے فرائض ادا کرنے میں جو خامیاں اور کوتاہیاں مجھ سے سرزد ہو گئی ہوں۔ انہیں معاف فرما دے"

(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں۔ ص ۱۵۲' چودہواں ایڈیشن تصنیف ابوالاعلیٰ مودودی)

محترم قارئین! ہم یہاں تبصرہ نہیں کرتے بلکہ صرف اس غیرتمند شخص سے جس نے رسول اللہ ﷺ کو سچا اور برحق نبی مان کر ان کا کلمہ سچے دل سے پڑھا ہے یہ سوال ضرور کریں گے کہ کیا وہ اپنے پاک رسول 'پاک نبی' خاتم النبیین 'امام المعصومین حضرت محمد ﷺ کے بارے میں مودودی کے ان گستاخانہ کلمات کو برداشت کر سکتا ہے؟ جب کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب معصوم ہیں۔ تو کیا کوئی گنہگار سے گنہگار مسلمان بھی یہ تصور کر سکتا ہے کہ سید الانبیاء ﷺ سے نعوذ باللہ ۲۳ سال کے زمانہ نبوت میں یا اس سے پہلے خامیاں یا کوتاہیاں سرزد ہوئی تھیں؟ یہاں ہمارے مخاطب وہ لوگ ہرگز نہیں ہیں جو مودودی کی طرح اپنی معیشت کی فکر میں سب کچھ کرنے کو تیار ہیں اور اس شعر کے مصداق ہیں۔

خرس باش و خوک باش و یا سگے مردار باش
ہرچہ باشی باش عرفی اند کے زردار باش

(نعوذ باللہ) وعظ و تلقین میں آنحضرت ﷺ کی ناکامی

مودودی صاحب نے اپنی کتاب "الجہاد فی الاسلام" میں لکھا ہے:

"لیکن وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی (الجہاد فی الاسلام ص ۱۷۴)

محترم قارئین! اس عبارت میں مودودی صاحب نے نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ پر دو الزام لگائے ہیں۔

(۱) "وعظ و تلقین میں ناکامی" سو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی وعظ و تلقین کی کامیابی ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ کی ایسی پاکباز جماعت تیار ہوئی جس کا انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بلند مقام ہے۔ انہوں نے نہ صرف حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں بلکہ بعد میں بھی وہ مثالی کارنامے سرانجام دیئے کہ دنیا ہمیشہ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر رہے گی۔ یہ ناکامی تھی یا حضور ﷺ کے وعظ و تلقین کی کامیابی؟ ہر ذی شعور باایمان پر واضح ہے۔ اگر یہ ناکامی ہے تو کامیابی کا معیار آخر کیا ہے؟

(۲) "صحابہ کرامؓ نے بزور شمشیر اسلام پھیلایا" مودودی صاحب کی اس ظالمانہ گستاخی پر بھی کسی لمبے چوڑے تبصرے کی ضرورت نہیں ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہودیوں نے ہمیشہ رسول ﷺ اور ان کی مبارک جماعت صحابہ کرامؓ پر زور و شور سے یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے بزور شمشیر اسلام پھیلایا ہے' مودودی صاحب نے بھی یہودیوں کے اس الزام کی تائید کی ہے۔ چونکہ صحابہ کرامؓ کے خلاف سب سے پہلے یہودیوں نے اپنے خاص آدمی "عبداللہ بن سبا" یہودی کے ذریعے مہم چلائی تھی'

تواب بھی قیامت تک صحابہ کرامؓ کے دشمن اپنے بڑے ابن سبا ملعون کی پیروی میں اسی بدبختی اور شقاوت میں مبتلا ہو رہے ہیں' اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین!

ارکان اسلام و شعائر اسلام کے متعلق مودودی صاحب کا باطل نظریہ

(نعوذ باللہ) مودودی کے نزدیک مسنون ڈاڑھی بدعت اور تحریف دین ہے

مودودی صاحب نے "رسائل و مسائل" میں لکھا ہے:

> "میں اسوہ اور سنت و بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط بلکہ دین میں تحریف کا موجب سمجھتا ہوں جو بالعموم آپ حضرات کے یہاں رائج ہیں۔...... آپ کا خیال ہے کہ نبی ﷺ جتنی بڑی ڈاڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی ڈاڑھی رکھنا سنت یا اسوہ رسول ہے...... مگر میرے نزدیک صرف یہی نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر ان کی اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے"
>
> (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۴۷ ۲۴۸' انکشافات ص ۴۷)

یہ ہے مودودی صاحب کی "میں میں" کہ پوری امت مسلمہ کے جمہور علماء فضلاء اور محققین کی مستند اور متفقہ رائے کے مقابلہ میں اپنی ایسی خطرناک رائے بنا ڈالی کہ نعوذ باللہ سنت اور اسوہ حسنہ کو سخت قسم کی بدعت اور خطرناک تحریف دین قرار دے دیا۔ یہ سنت اور اسوہ حسنہ کی صریح توہین نہیں تو اور کیا ہے...... ؟ یہ عجیب لطیفہ ہے کہ مودودی صاحب کو اپنے عقیدے کے برعکس آخر کار لمبی ڈاڑھی ہی رکھنی پڑی۔

اسلام کے ارکان خمسہ کے متعلق مودودی صاحب کا باطل نظریہ

کتب احادیث بخاری شریف وغیرہ میں پانچ ارکان اسلام کلمہ طیبہ 'نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج مذکور ہیں۔ اور ہر مسلمان کو اسی طرح یاد ہیں' مگر ان ارکان کے بارے میں مودودی صاحب کا اپنا باطل نظریہ کیا ہے ؟ وہ بھی

ملاحظہ فرمائیں!

> "عام طور پر لوگ کہتے رہے ہیں کہ اسلام کے پانچ ارکان' کلمہ توحید و رسالت' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ۔ لوگ یہ سمجھتے رہے ہیں اور ایک مدت سے یہ غلط فہمی رہی ہے کہ ان چیزوں کا نام اسلام ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے۔ اس سے مسلمانوں کا طریقہ اور طرز عمل پوری طرح سے بگڑ تا گیا ہے"
> (کوثر ۹ فروری ۱۹۵۱ء بیان مودودی بحوالہ "تنقید المسائل" ص ۱۶۷)

مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ لوگ یہ سمجھتے رہے ہیں اور ایک مدت سے یہ غلط فہمی رہی ہے' کہ ان چیزوں کا نام اسلام ہے تو یہ بات یا تو مودودی صاحب کی انتہائی بے علمی اور خطرناک جہالت پر مبنی ہے' یا پھر جیسے اہل حق کہتے ہیں کہ مودودی صاحب میں "انکار حدیث" کے جراثیم بھی تھے' جو مشہور منکر حدیث "نیاز فتح پوری" کی بری صحبت سے ان میں پیدا ہوئے تھے۔

مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ ان پانچ چیزوں کو ارکان اسلام سمجھنا لوگوں کی غلط فہمی ہے یہ توہین رسالت بھی ہے کیونکہ یہ تو جناب رسول ﷺ کا ارشاد ہے جیسا کہ بخاری شریف "کتاب الایمان" کی ایک حدیث (جو حدیث جبرئیل کہلاتی ہے) میں ہے کہ حضور انور ﷺ سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے سوال کیا "اخبرنی عن الإسلام" مجھے اسلام کے بارے میں بتلادیجئے اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور ﷺ نے شہادتین (یعنی توحید و رسالت) نماز' زکوٰۃ' روزہ اور حج کا ذکر فرمایا۔

لیکن مودودی صاحب (جس پر ان کا اپنا لٹریچر گواہ ہے) کے خیال میں پوجا پاٹ (یعنی عبادت) کے جن طریقوں کو مذہب کہا جاتا ہے' اسلام اس معنی میں مذہب نہیں بلکہ یہ ایک انقلابی نظریہ ہے اور معاشی اور سیاسی لائحہ عمل ہے گویا کہ مودودی صاحب ان ارکان اسلام کو فقط ایک انقلابی قدم سمجھتے ہیں اسی بنا پر وہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' ذکر و تسبیح کو اس بڑی عبادت (دنیوی اقتدار) کے لئے بھی ٹریننگ کورس سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں!

نماز' روزہ بھی ٹریننگ کورس ہیں

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

> "حالانکہ دراصل صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ اور ذکر و تسبیح انسان کو بڑی عبادت کے لئے مستعد کرنے والے تمرینات (ٹریننگ کورس) ہیں" (تفہیمات حصہ اول ص ۵۶ طبع پنجم)

قارئین محترم! صحابہ کرامؓ کے قلوب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور فکر آخرت سے مزین تھے' اس لئے انکے دنیاوی کاموں میں بھی دین ورضائے الٰہی کا رنگ نکھر تا تھا' جبکہ مودودی صاحب چونکہ بچپن ہی سے معاشی فکر کے مرض میں مبتلا تھے' اس لئے وہ خالص عبادت کو بھی دنیا کے "زنگ" سے آلودہ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں' چنانچہ ان کے نزدیک نماز' روزہ' حج اور زکوۃ جیسی عبادات بھی نعوذ باللہ بڑی عبادت دنیاوی اقتدار اور سیاسی غلبہ کے لئے ٹریننگ کورس ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"

الذين ان مكنا هم فى الارض اقاموا الصلوة و اتواالزكوة و امروابالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور " (آیت نمبر ۴۱ سورۃ الحج پارہ نمبر ۱۷)

ترجمہ: "یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے"

اس فرمان الٰہی سے تو صاف واضح ہے کہ مسلمان کا اقتدار عبادات کے قیام کے لئے ہے نہ کہ عبادات قیام اقتدار کے لئے۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

(نعوذ باللہ) کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں

بے لگام مودودی صاحب نے حضور انور ﷺ کے ارشادات پروار کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے:

> "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں۔ عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہیں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے اور ان میں سے کوئی چیز اگر غلط ثابت ہو جائے تو اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔"
>
> (ترجمان القرآن رمضان و شوال ۱۳۶۴ھ)

قارئین محترم! بخاری و مسلم شریف وغیرہ کتب حدیث کی دو درجن سے زائد احادیث مبارکہ میں "دجال" کا ذکر ہے' اور حضور انور ﷺ اپنی مبارک دعاؤں میں دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور امت کو بھی تعلیم فرمائی ہے' مگر اس کے برعکس مودودی صاحب اس حقیقت کو افسانہ قرار دے رہے ہیں اور یہ تو ہر ذی ہوش جانتا ہے کہ افسانہ غیر معتبر' بے سند اور خیالی چیز کو کہتے ہیں جس کو لوگ محض تفریحاً بیان کرتے ہیں' مودودی صاحب نے اس پر بھی بس نہیں کیا بلکہ بعد میں تکبر اور جہالت کی بناء پر اپنے باطل نظریئے کی مزید وضاحت

کرتے ہوئے یہاں تک جسارت کی۔

> "لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کردیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہیں تھا"
> (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء بحوالہ مودودی مذہب ص۳۳)

کیا مودودی صاحب کی اس ظالمانہ تحریر سے دو درجن سے زائد احادیث مبارکہ کی تکذیب اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات اقدس کی توہین نہیں ہوئی ؟ مودودی صاحب کے پیروکارو! کیا اب بھی مودودیت کے ساتھ چمٹے رہو گے ؟

عصمت انبیاء سے متعلق مودودی صاحب کے باطل نظریات والزامات

(نعوذ باللہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا

مودودی صاحب نے "رسائل و مسائل" میں لکھا ہے:

> "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔
> (رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۳۱ طبع دوم)

قارئین محترم! مودودی صاحب کی اس گستاخی پر بھی تبصرہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ سب کچھ واضح ہے کہ مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی علیہ السلام پر بہت بڑے گناہ کا الزام لگا دیا اور اس کو مزید خطرناک اور موثر بنانے کے لئے ایک فرعونی کو قتل کر دیا کی جائے ایک انسان کو قتل کر دیا لکھ دیا (جیسے کوئی شخص بجائے اس کے کہ ایک فلسطینی نے ایک یہودی کو قتل کیا) کو یوں کہہ دے کہ ایک فلسطینی نے "ایک انسان کو قتل کر دیا"۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ وہ فرعونی حربی کافر تھا' اس کا قتل ہر لحاظ سے جائز تھا۔ مودودی صاحب کی مزید گستاخیاں ملاحظہ ہوں۔

(نعوذ باللہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اسرائیلی چرواہا

مودودی صاحب نے اپنی کتاب "تفہیمات" میں لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں

> "پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے۔ جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا"
> (تفہیمات ص ۲۹۴ حصہ اول طبع ہشتم)

(نعوذ باللہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جلد باز فاتح

"(حضرت) موسیٰ علیہ السلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے۔ جو اپنے اقتدار کا استحکام کئے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے۔"

(ماہنامہ ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۳۶ء)

(نعوذ باللہ) حضرت یونس علیہ السلام پر فریضہ رسالت میں کوتاہی کا الزام

مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں...... پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا"

(تفہیم القرآن، حصہ دوم طبع اول حاشیہ ص ۳۱۲)

مودودی نے کس بے شرمی اور ڈھٹائی سے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی پر منصب رسالت میں کوتاہیوں کا الزام لگا دیا۔ یہ عام شریف انسانوں سے بھی بعید ہے کہ فرض منصبی میں کوتاہی کریں۔ چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی ایسا کریں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ پر بھی الزام آتا ہے کہ اس عالم الغیب ذات نے نعوذ باللہ، ایسے حضرات کو یہ اہم منصب عطا کیا جو اس منصب کے اہل ہی نہ تھے۔

استغفرا للہ و لا حول ولا قوۃ الاباللہ

مودودی صاحب کا دجل اور مفتی یوسف صاحب کی بے جا وکالت

سچا کون اور جھوٹا کون؟

قارئین محترم! علماء حق نے جب مودودی صاحب کی اس گستاخی پر گرفت فرمائی تو دوسرے ایڈیشن میں مذکورہ الفاظ حذف کر دیئے گئے۔ (اگرچہ موجودہ عبارت کا مطلب بھی وہی نکلتا ہے) تاہم یہ بات واضح ہو گئی کہ مودودی صاحب نے یہ بدترین گستاخی کی تھی، اس لئے وہ الفاظ انہوں نے حذف کر دیئے، مگر سوال یہ ہے کہ اگر مودودی صاحب نے غلطی کی تھی تو دوسرے ایڈیشن میں ان کو واضح طور پر لکھنا چاہیئے تھا کہ مجھ سے بڑی گستاخی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی پر جھوٹا الزام لگا دیا لہٰذا میں توبہ کرتا ہوں اور جن کے پاس پہلا ایڈیشن ہے وہ توبہ کریں اور تصحیح بھی کر لیں مگر ایسا کرنا شاید مودودی صاحب کی افتاد طبع اور

متکبرانہ مزاج کے خلاف تھا اس لئے ایسا نہ کیا البتہ مودودی صاحب کے اس الزام پر "علمی جائزہ" نامی کتاب میں ان کے وکیل صفائی مفتی محمد یوسف صاحب نے پونے دو سو صفحات سیاہ کئے اور مودودی صاحب کو حق پر ثابت کرنے کی ناکام کوشش بھی کی، لیکن مودودی صاحب نے تو وہ عبارت ہی حذف کر دی اب ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟ فاعتبروا یااولی الابصار. مفتی صاحب کے لئے یہ علمی رسوائی بھی ہے اگرچہ زر تو ہاتھ آگیا ہوگا مگر شنید ہے کہ ان کے بیٹے دہریت کا شکار ہو گئے ہیں اللھم احفظنا من غضبك وغضب اولیاءك، آمین 'افسوس کہ مفتی یوسف صاحب آخری عمر میں صحابہ کرامؓ جیسے محسنوں سے بے وفائی کرنیوالے مودودیوں کی بے وفائی کا شکار ہو کر کسمپرسی کے عالم میں اپنے کئے کی سزا کے لئے قبر پہنچ گئے اللہ تعالیٰ عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مودودیت زدہ علماء کیلئے عبرت آموز سبق

وہ علماء جو مال وجاہ کی خاطر دانستہ یا نادانستہ "فتنہ مودودیت" کو پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں ان کو مفتی یوسف جیسے علماء کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہئے 'مفتی یوسف صاحب حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحبؒ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مدرسہ میں مدرس بھی رہے اور انکی علمی استعداد بھی خوب تھی، مگر "حب مال" نے ان کو اندھا کر کے مودودی صاحب کا ہمنوا بنادیا تھا 'حضرت ہزارویؒ جیسے مجاہدین کی تحریک پر انکو دارالعلوم حقانیہ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ درویشی میں دینی خدمات سرانجام دیکر عزت کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو گئے۔ایک عظیم دینی درس گاہ آج انکا عظیم خزانہ "دارالعلوم حقانیہ" کی صورت میں موجود ہے اور افغانستان میں ان کے تلامذہ نے "خلافت راشدہ" کی طرز پر اسلامی نظام قائم کر کے ان کے مبارک نام کو اور بھی روشن کر دیا ہے جب کہ مفتی یوسف صاحب وغیرہ جو دنیوی مال وجاہ کے لئے مودودیت کی چوکھٹ پر باوجود علم کے گر پڑے تھے' ایسے ذلیل وخوار ہوئے کہ آج ان کا نام ونشان بھی نہیں رہا'

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'" ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا (سورۃ نساء آیت ۱۳۹ پارہ نمبر ۵)

لہٰذا اہل علم کو ان واقعات سے سبق حاصل کر کے " خسر الدنیا والاخرہ " کے عذاب سے بچنا چاہئے.

(نعوذ باللہ) حضرت یوسف علیہ السلام پر ڈکٹیٹر شپ کا الزام

مودودی نے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں یہاں تک لکھا ہے:

"یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا۔ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا۔ اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے" (تفہیمات ص ۱۲۲ طبع چہارم)

قارئین محترم! اللہ تعالیٰ کے پاک اور معصوم نبی کی طرف "ڈکٹیٹر" جیسے رسوائے زمانہ اور قابل نفرت لفظ کی نسبت کرنا اور پھر ان کو کافروں میں سے بھی اٹلی کے بدترین ظالم "مسولینی" کے ساتھ تشبیہ دینا اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی علیہ السلام کی توہین اور تنقیص نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا مودودی کا کوئی پیروکار اپنے مقتداء مودودی کے لئے لفظ ڈکٹیٹر اور مسولینی کے ساتھ تشبیہ کو قابل تحسین سمجھے گا۔ اگر نہیں تو پھر ایک معصوم نبی علیہ السلام کے لئے ایسے نازیبا الفاظ اور تشبیہ قابل برداشت ہوگی؟

(نعوذ باللہ) حضرت داؤد علیہ السلام کی توہین

مودودی صاحب نے "تفہیمات" میں لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی۔ (تفہیمات حصہ دوم ص ۴۲ طبع دوم)

مودودی صاحب کی مزید دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیں

☆ "حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔ اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا"۔ (تفہیم القرآن ج ۴ ص ۳۲۷ طبع اول)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح معاشرے کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا تھا اور بلکہ بقول مودودی وہ خود اس قدر رواج سے متاثر ہو گئے کہ العیاذ باللہ خواہش نفس کا شکار ہو گئے اور حاکمانہ اقتدار کا انہوں نے نامناسب اور بے جا استعمال کیا۔ دراصل مودودی صاحب یہودیت کے اثرات سے مغلوب ہو کر اس کھلی بے ادبی کے مرتکب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور مودودیوں کو بھی ہدایت عطا فرمائے آمین۔

(نعوذ باللہ) حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

مودودی صاحب نے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں یہاں تک لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں:

> حضرت نوح علیہ السلام اپنی بشری کمزوریوں سے مغلوب اور جاہلیت کے جذبہ کا شکار ہو گئے تھے۔
> (تفہیم القرآن ص ۳۴۴ ج دوم)

نعوذ باللہ بقول مودودی' اللہ تعالیٰ کے ایک معصوم نبی اور اولوالعزم پیغمبر بشری کمزوریوں سے مغلوب اور جاہلیت کے جذبہ کا شکار ہو گئے تھے کیا اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی علیہ السلام کی یہ صریح توہین نہیں ہے ؟ اگر یہی الفاظ مودودی صاحب کے بارے میں کہہ دیئے جائیں تو کیا ان کے ماننے والوں کے لئے اس قسم کے غیر شائستہ الفاظ قابل برداشت ہونگے ؟

(نعوذ باللہ) انبیاء علیہم السلام کے لئے "نفس شریر" کے الفاظ کا استعمال

مودودی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور معصوم انبیاء علیہم السلام کے بارے میں جو گستاخی کی ہے وہ بھی کلیجہ تھام کر ملاحظہ فرمائیں:

> "اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں"
> (تفہیمات ج۔۱ ص ۱۶۱ طبع پنجم)

قارئین کرام! انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ گستاخی اور بے ادبی کتنی بڑی جسارت ہے کیا کوئی "مودودیہ" یہ پسند کرے گا کہ ان کے مقتداء مودودی کے بارے میں کہا جائے کہ اس کا نفس شریر تھا اور وہ رہزن تھا؟ کچھ تو حیا اور خوف خدا چاہیئے۔

(نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت کو اٹھا کر انبیاء سے لغزشیں کرواتے رہے

بے لگام مودودی کی مزید زہر افشانی بھی ملاحظہ فرمائیں :

☆"عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے۔۔۔۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں"۔ (تفہیمات ج ۲ ص ۴۳ طبع دوم)

سبحان اللہ! مودودی صاحب کیا دور کی کوڑی لائے ہیں۔ کیا جاہلانہ اور عجیب و غریب توجیہہ ہے بشریت انبیاء ثابت کرنے کے لئے یہ کیا ضروری ہے کہ پہلے ان سے بالارادہ لغزشیں کروائی جائیں کیا بشر ہونے کے لئے غلطی کا صدور ہی ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جن حضرات کو خود معصوم بنایا، پھر خود ہی نعوذباللہ ان سے بالارادہ لغزشیں کروائیں کیا بشریت کے ثبوت کے لئے بیوی، بچے، کھانا پینا وغیرہ کافی نہیں ؟ دراصل مودودی صاحب کسی نہ کسی بہانے اپنی سیاہ بختی کے تحت اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی توہین اور تنقیص چاہتے ہیں، کسی نے کیا خوب کہا ہے

؎ گر خدا خواہد کہ پردۂ کس درد   میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

(نعوذباللہ) انبیاء کرامؑ سے بھی قصور ہو جاتے تھے اور انہیں سزا بھی دی جاتی تھی

آوارہ خواں مودودی صاحب کی مزید گستاخی ملاحظہ فرمائیں!

☆ انبیاء کرام سے قصور بھی ہو جاتے تھے اور انہیں سزا تک دیجاتی تھی' (ترجمان القرآن ص ۱۵۸، مئی ۱۹۵۵ء)

اصحاب رسول ﷺ اور مودودی

قارئین محترم! آپ پہلے باب میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ مودودی صاحب کے تعلقات ثمین سے غالی شیعہ شاعر "جوش ملیح آبادی" کے ساتھ بہت گہرے تھے، پھر " دو بھائیوں " (یعنی ابو الاعلیٰ مودودی اور آیت اللہ خمینی) کے باہمی روابط سے ان میں مزید اضافہ ہوا، ان تعلقات اور رابطوں کا تفصیلی ذکر آپ مودودی صاحب کے بیٹے ڈاکٹر احمد فاروق کی زبانی کتاب ہذا کے صفحہ ......۴۱ پر ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جسمیں انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ

"ابا جان کے علامہ خمینی کے ساتھ تعلقات بہت پرانے تھے، اور علامہ خمینی نے ابا جان کی چند کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے "قم" کی درسگاہ کے نصاب میں شامل کر لیا تھا، ابا جان کی خواہش تھی کہ ایران کی طرح پاکستان میں بھی انقلاب برپا ہو" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء)

انہی روابط کی بنا پر 'تقیہ باز مودودی صاحب نے شیعہ برادری کی طرح سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ' رحمتہ للعالمین ﷺ کی محبوب ترین جماعت 'صحابہ کرامؓ کو بنایا۔ اس نے جگہ جگہ اپنی کتابوں' رسالوں اور تحریروں میں ان مبارک ہستیوں پر نہ صرف ظالمانہ تنقید کی بلکہ انکی برملا تنقیص بھی کی' حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے' مودودی صاحب نے شیعہ برادری کی مزید خدمت کے لئے ایک مستقل کتاب "خلافت وملوکیت" لکھی' جس میں ان نفوس قدسیہ پر افترا اور بہتان تراشی کی انتہاء کردی' بلکہ بعض جگہ وہ غلط الزامات لگائے جو شیعہ بھی نہ لگا سکے' انہوں نے شیعہ راویوں کا سہارا لیا اور عبارتوں میں خیانت اور بددیانتی کے علاوہ وہ صریح جھوٹ بھی بولے' اور گمراہ کن مغالطوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو راہ حق سے بھٹکانے کی کوشش بھی کی۔ مودودی صاحب کی اس سیاہ بختی سے انکی شیعہ برادری کے گھروں میں خوشی کے چراغ جلے اور انہوں نے اس کتاب کو اپنے حق میں خوب استعمال کیا' اللہ تعالیٰ علماء حق کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس "کالی کتاب" کے رد میں ضخیم کتابیں لکھیں اور مضامین اور تقاریر کے ذریعے رفض وسبائیت کے اس نئے فتنے کا پوسٹ مارٹم کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو بچا لیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ اس تمہید کے بعد آپ کو مودودی کے 'صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغض وعداوت کے چند نمونے دکھائے جاتے ہیں۔

مودودی صاحب کی اصحاب رسول ﷺ کی شان میں گستاخیاں

(نعوذ باللہ) صحابہ کرامؓ پر یہودی اخلاق اپنانے کا الزام

"چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دیکر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے" (تفہیمات حصہ دوم حاشیہ ص ۳۵ طبع دوم)

دنیا بھر کے مسلمان صحابہ کرامؓ کی اس قربانی کو رحمتہ للعالمین ﷺ کے ساتھ ان کی اعلےٰ درجہ کی محبت اور عشق وفدائیت کا ثمرہ قرار دیتے ہیں۔ جب کہ مودودی نے اس کو یہودی اخلاق کا اثر بتایا ہے:

سہ خرد کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد — جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مودودی صاحب کی صحابہ کرامؓ کے بارے میں مزید دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیں

☆صحابہ کرامؓ جہاد فی سبیل اللہ کی اصل اسپرٹ سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے
(ترجمان القرآن ص ۲۹۲'۱۹۵۷ء)

☆ایک مرتبہ صدیق اکبرؓ جیسا بے نفس متورع اور سراپا للٰہیت بھی اسلام کے نازک ترین مطالبہ کو پورا کرنے سے چوک گیا۔ (ترجمان القرآن ص ۳۰'۱۹۵۷ء)

☆...... خلفاء راشدین کے فیصلے بھی اسلام میں قانون نہیں قرار پاتے' جو انہوں نے قاضی کی حیثیت سے کیے تھے۔ (ترجمان القرآن' جنوری ۵۷ء)

محترم قارئین! حضور انور ﷺ کا مشہور فرمان ہے " علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین" کہ میرے اور میرے خلفاء راشدینؓ کے طریقوں کی پیروی کریں' مگر فرمان نبوی ﷺ کے برعکس مودودی کے نزدیک خلفاء راشدینؓ کے فیصلے بحیثیت قاضی بھی "مودودی اسلام" میں قانون قرار نہیں پاتے' جبکہ انہی مودودیوں کے نزدیک انکے بڑے بھائی خمینی کے فیصلے بسر و چشم قابل قبول ہیں' چنانچہ امیر جماعت اسلامی پنجاب مولوی فتح محمد نے اپنے ایک بیان میں جو کہ کتاب ہذا کے صفحہ ......۱۳۰ پر درج ہے میں کہا ہے کہ " فقہ حنفی اور فقہ جعفری کے تنازع کا حل جو آیت اللہ خمینی کریں گے ہمیں خوشی قبول ہے" نیز اسلم سلیمی جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی نے یہاں تک کہا ہے کہ
" ہم چاہتے ہیں عالم اسلام کی تقدیر کے فیصلے تہران میں ہوں" اس سے صاف معلوم ہوا کہ مودودیے بجائے صحابہ کرامؓ کے' شیعوں کو اپنا حکم' فیصل اور سب کچھ مانتے ہیں'

فاعتبرو ایا اولی الابصار!

(نعوذ باللہ) حضرت عائشہؓ ' حفصہؓ زبان دراز تھیں

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحب زادی حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ دونوں رحمتہ للعالمین ﷺ کی پاک بیویاں اور اہل ایمان کی مائیں ہیں لیکن مودودی صاحب نے ان کی شان میں جو گستاخی کی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"وہ دونوں نبی ﷺ کے مقابلہ میں کچھ زیادہ جری ہو گئیں تھیں اور حضور ﷺ سے زبان درازی کرنے لگی تھیں" (مودودی رسالہ ہفت روزہ "ایشیاء" لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء)

نعوذ باللہ! یہ بات نہ صرف یہ کہ خلاف حقیقت ہے بلکہ امہات المومنینؓ کی شان میں بہت بڑی بے ادبی اور

گستاخی بھی ہے کیونکہ "زبان دراز" اردو زبان میں گالی ہے' اگر یہی الفاظ یوں کہہ دیے جائیں کہ مودودی صاحب کی ماں زبان دراز تھی اور انکی بیوی زبان دراز ہے تو مودودیوں پر کیا گزرے گی؟

خلیفہ راشد سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ پر الزامات

رحمۃ للعالمین ﷺ کے دوہرے داماد' خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ پر تنقید کرتے ہوئے مودودی نے لکھا ہے:

☆ حضرت عثمانؓ جن پر اس کار عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا' ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیشروؤں کو عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا۔ (تجدید و احیائے دین ص ۲۳)

☆ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے خواہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل و انصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ (مودودی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب خلافت ملوکیت ص ۱۱۶)

☆ لیکن ان کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے' انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں' مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (پانچ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۰۶ طبع دوم)

مودودی صاحب کا صریح جھوٹ اور بددیانتی کی انتہا

مودودی صاحب نے مندرجہ بالا الزام پر تاریخ ابن خلدون کا بھی حوالہ دیا ہے جو ۔ صراحتاً جھوٹ' بددیانتی اور خیانت پر مبنی ہے' حالانکہ ابن خلدون نے دوجگہ اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔ اور اس الزام کی بایں الفاظ سختی سے تردید کی ہے۔ (وبعض الناس يقول اعطاه اياه ولايصح) ترجمہ! بعض لوگ الزام دیتے ہیں کہ حضرت عثمان نے انکو یہ خمس دیا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

اگر جھوٹ بولنے پر کوئی انعام اور ایوارڈ ملتا تو مودودی صاحب ایسے ایوارڈ کے سو فیصد مستحق تھے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان الزامات کے خود جوابات دیئے ہیں۔ جن سے سوائے اس شریر سبائی پارٹی اور باغیوں کے تمام صحابہ کرامؓ اور تابعین و مومنین مطمئن تھے' مودودی صاحب کے اس سبائی الزام کا جواب خود حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے بایں الفاظ دیا۔

سید نا عثمانؓ کا جھوٹوں کو جواب

"میں نے جو کچھ دیا اپنے پاس سے دیا میں مسلمانوں کے مال کو نہ اپنے لئے جائز سمجھتا ہوں اور نہ کسی بھی شخص کے لئے" (تاریخ طبری ص ۱۰۳ ج ۵ 'شواہد تقدس ص ۱۶۶ 'مکتبہ محمودیہ جامع مدنیہ لاہور)

امیر المؤمنین داماد نبی ﷺ خلیفہ سوئم سید نا عثمان ذوالنورینؓ کون ہیں

مودودی نے کس قدر ظلم کیا ہے' یہ عثمانؓ کون ہیں کہ جن پر جھوٹ لکھ کر بیت المال میں خیانت کا الزام لگادیا۔ یہ وہی حضرت عثمانؓ تو ہیں کہ جن کے مال نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نفع دیا اور آپ کو اسی بنا پر "غنی" کا لقب ملا اور جن کو یکے بعد دیگرے رحمتہ للعالمین ﷺ نے دو بیٹیاں نکاح میں دے کر ذوالنورین بنایا اور جن سے حضور نبی کریم ﷺ حیا فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے فرشتے حیاء کرتے تھے'

ترمذی شریف باب مناقب عثمان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک شخص کے جنازہ پر تشریف لائے مگر اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا " انه كان يبغض عثمان فابغضه الله " ترجمہ: یہ شخص عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا' لہٰذا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے 'بیعت رضوان میں اپنے ہاتھ مبارک کو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔ اور اسی موقع کے لئے قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

لقدرضى الله عن المئومنيع اذيبا يعونك تحت الشجرة فعلم مافى قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا ' (سورۃ الفتح پارہ نمبر ۲۶ آیت نمبر ۱۸) ترجمہ: بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ کو بھی معلوم تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگے ہاتھ فتح دی ایک اور جگہ یہاں تک فرمایا ان الذين يبابعونك انما يبا يعون الله يد الله فوق ايديهم (سورۃ فتح آیت نمبر ۱۰) ترجمہ: جو لوگ آپ سے بیعت ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہیں'

حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل و مناقب ان مندرجہ بالا فضائل اور مناقب کے علاوہ بھی قرآن و سنت میں کثرت سے موجود ہیں اور ان کی سیرت مبارکہ پر ضخیم کتابیں بھی موجود ہیں۔

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ کے فرمان اور حضور ﷺ کے اس ارشاد مبارک " الله الله فى اصحابى"

کہ میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو' میرے بعد ان کو تنقید کا نشانہ نہ بناؤ۔ ان سے محبت میری وجہ سے ہے اور ان سے بغض بھی میری وجہ سے ہے کے بعد۔

اب ہم اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان چھوڑ کر مودودی اور اس کی شیعہ برادری کے خرافات کو کیسے مانیں ؟

خال المؤمنین کاتب وحی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر جھوٹے اور خبیث الزامات

مودودی صاحب نے اپنی رسوائے زمانہ کالی کتاب "خلافت وملوکیت" میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف اپنے سینے کا بغض جس طرح ظاہر کیا ہے' اس سے ان کا تقیہ پاش پاش ہو گیا ہے' ملاحظہ فرمائیں:

> ☆ ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں بر سر منبر حضرت علیؓ پر سب وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ حتی کہ مسجد نبوی میں منبر رسولؐ پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔ کسی کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا' شریعت تو درکنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا۔ اور خاص طور پر جمعہ کے خطبہ کو گندگی سے آلودہ کرنا تو دین واخلاق کے لحاظ سے سخت گھناؤنا فعل تھا۔ (خلافت وملوکیت۔ ص ۱۷۳)

قارئین محترم! بغض صحابہؓ کے مارے ہوئے' مودودی صاحب کا یہ لکھنا کہ

> "حضرت معاویہؓ خود اور انکے حکم سے انکے تمام گورنر' خطبوں میں' حتیٰ کہ ممبر رسول ﷺ پر' روضہ اقدس کے سامنے' حضور ﷺ کے محبوب ترین عزیز کو نہ صرف گالیاں دیتے تھے بلکہ گالیوں کی بوچھاڑ کرتے تھے"

یہ ذلیل اور ناپاک حرکت تو آجکل کے گناہگار سے گناہگار مسلمان سے بھی ناممکن ہے' چہ جائیکہ وہ ہستی جو نہ صرف حضور انور ﷺ کے جلیل القدر صحابیؓ تھے بلکہ آپ ﷺ کے کاتب وحی اور سالے بھی تھے کی طرف ایسی حرکت کی نسبت کی جائے (العیاذ باللہ) جب کہ دوسری طرف خود مودودی جیسا شخص بھی اس حرکت کو شریعت اور انسانی اخلاق کے خلاف اور گھناؤنا فعل تصور کرتا ہے' تو ان حضرات سے جنکی بلا واسطہ تربیت خود امام الانبیاء ﷺ نے کی تھی ایسا کیسے ممکن ہے ؟ یہ محض سفید جھوٹ اور ابن سبا یہودی کے ایجنٹوں کا افترا اور بغض صحابہؓ ہی ہے۔ کیونکہ خدانخواستہ اگر ایسا ہوتا تو پھر (۱) مسجد نبوی شریف میں موجود صحابہ کرامؓ کیسے خاموش رہتے ؟ (۲) شیر خدا حضرت علیؓ کی بہادر اولاد گالیوں کی بوچھاڑ کیسے برداشت کرتی ؟

اور اس پر کیونکر خاموش تماشائی بنی رہتی؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ سبحانك هذا بهتان عظيم " آیت اللہ مودودی صاحب کا یہ سفید جھوٹ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی شیعہ برادری کا یہ کہنا کہ صحابہ کرامؓ حضرت علیؓ کو گھسیٹ کر لائے اور حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے جبراً بیعت لی"

مودودی کا حضرت امیر معاویہؓ پر ایک اور خبیث ترین الزام

مودودی نے شیعوں کی طرح "بغض معاویہؓ" میں جل بھن کر جو کچھ لکھا ہے وہ آپ بھی ذرا کلیجہ تھام کر پڑھیں:

> ☆ "زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی حضرت معاویہؓ کے ان افعال میں سے ہے جن میں انہوں نے سیاسی اغراض کے لئے شریعت کے ایک مسلم قاعدے کی خلاف ورزی کی تھی"
>
> ☆ "حضرت معاویہؓ نے اس کو اپنا حامی و مددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد انہی (حضرت ابو سفیانؓ) کا ولد الحرام ہے' پھر اسی بنیاد پر اسے اپنا بھائی اور اپنے خاندان کا فرد قرار دے دیا۔ یہ فعل اخلاقی حیثیت سے جیسا کچھ مکروہ ہے' وہ تو ظاہر ہی ہے' مگر قانونی حیثیت سے بھی یہ ایک صریح ناجائز فعل تھا' کیونکہ شریعت میں کوئی نسب زنا سے ثابت نہیں ہوتا"
>
> (خلافت و ملوکیت ص ۱۷۵)

قارئین محترم! مودودی صاحب نے جلیل القدر صحابیؓ پر جو انتہائی شرمناک جھوٹا الزام لگایا ہے' یا تو مودودی کی جہالت ہے (مگر جاہل ایماندار بھی ایسا ہرگز نہیں کر سکتا) یا پھر شیعوں کی طرح ان کے دل میں' صحابہ کرامؓ کا شدید بغض تھا' جس کے اظہار کے لئے انہوں نے یہ گندی اور بازاری زبان استعمال کی ہے' ورنہ کسی شریف انسان سے اس طرح کی بد زبانی اور وہ بھی اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں' ہرگز ممکن نہیں۔ اور جو مودودی صاحب نے الزام لگایا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

زمانہ جاہلیت میں چار قسم کے نکاح تھے جن میں سے صرف ایک کو برقرار رکھا گیا

قارئین کرام! یہ خرافات تو "آیت اللہ مودودی" کی تھیں جبکہ بخاری شریف "کتاب النکاح" میں' حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ طیبہ طاہرہؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ اسطرح ہے کہ "عہد جاہلیت میں چار قسم کے نکاح ہوا کرتے تھے ' حضور انور ﷺ کی بعثت کے بعد سوائے موجودہ نکاح کے باقی تینوں ختم کر دیئے گئے"

چنانچہ اسلام نے دیگر تین قسم کے نکاحوں کو ختم تو کر دیا' مگر زمانہ جاہلیت کے نکاحوں کی اولاد کو

"ولدالحرام" قرار نہیں دیا' حضور انور ﷺ کے خُسر محترم رئیس العرب' سید القریش حضرت ابو سفیانؓ نے زمانہ جاہلیت میں "سُمیہ" سے جو نکاح کیا تھا جس سے زیاد پیدا ہوئے وہ نکاح "استبضاع" کہلاتا تھا' اس بناء پر اس کو زنا سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے مگر بغض صحابہؓ کے مارے ہوئے مودودی نے اس کو زناکاری سے تعبیر کیا' کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا (سورۂ کہف' آیت نمبر ۵ پارہ ۱۵)
ترجمہ: بڑی بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ لوگ بالکل جھوٹ بکتے ہیں۔
عربی کا مقولہ ہے "المرء يقيس علىٰ نفسه" کہ آدمی دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے' مودودی چونکہ خود جوش ملیح آبادی ماحول کے پروردہ تھے اور سیاسی اغراض کے لئے سب کچھ کرتے رہے (اور اب انکے پیروکار بھی سب کچھ کر رہے ہیں) تو انکو نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ بھی ایسے ہی نظر آئے' اگر وہ قرآن و سنت کو دیکھتے تو ان کو صحابہ کرام' انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و اکمل نظر آتے' مگر یہ انکی سیاہ بختی ہے کہ ان کی آنکھوں پر رفض و سبائیت کی عینک لگی ہوئی ہے' جس سے انکو اچھے بھی برے نظر آ رہے ہیں' شاید اسی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔

؎ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضور ﷺ کے سالے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل و مناقب

امیر المؤمنین سیدنا حضرت امیر معاویہؓ جن کے خلاف مودودی نے بازاری زبان استعمال کی اور ان پر ایسے گھٹیا الزامات لگائے کہ مسلمان تو مسلمان کافر بھی شرما جائیں۔ حالانکہ یہ وہی صحابی رسول ﷺ تو ہیں جو آپ کے کاتب وحی تھے۔ جن کے والد ماجد حضرت ابو سفیانؓ مشہور صحابی ہیں اور جن کی بہن حضرت ام حبیبہؓ جناب رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ان مبارک الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی ہے ۔ اللهم اجعل المعاوية ها ديا مهديا (ترمذی شریف) ترجمہ: یااللہ! معاویہؓ کو ہادی و مہدی بنا۔
یہ وہ حضرت معاویہؓ ہیں جن کو تمام صحابہ کرامؓ کے ساتھ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی رضا "رضی الله عنهم ورضوا عنه" کی سند ملی ہے اور جن کی برحق خلافت کو حضرت حسنؓ نے نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا بلکہ ان کے حق میں خلافت سے دستبردار بھی ہو گئے تھے' اور پھر انہی کی خلافت کے مبارک دور میں امت مسلمہ مجتمع ہوئی تھی۔

فضیلت وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے

سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں خود مودودی صاحب کو باوجود بغض و عداوت کے لکھنا پڑا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"حضرت معاویہؓ کے محامد و مناقب اپنی جگہ پر ہیں انکا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ انکی یہ خدمت بھی ناقابل انکار ہے کہ انہوں نے پھر سے دنیائے اسلام کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور دنیا میں اسلام کے غلبہ کا دائرہ پہلے سے زیادہ وسیع کر دیا۔ ان پر جو شخص لعن طعن کرتا ہے۔ وہ بلاشبہ زیادتی کرتا ہے۔
(خلافت وملوکیت ص ۱۵۲)

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب کے اس اقرار فضیلت و منقبت کے بعد ان کو حضرت معاویہؓ کے خلاف مندرجہ بالا الزامات، لعن طعن اور ستم ظریفی پر کس چیز نے مجبور کیا؟ کیا یہ تقیہ بازی کی بدترین مثال نہیں ہے؟ مودودی صاحب نے تاریخ کے حوالے سے نہ صرف بددیانتی اور خیانت کی ہے، بلکہ سفید جھوٹ بھی بولا ہے، اس سلسلے میں آپ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ کی کتاب "عادلانہ دفاع" حصہ دوم اور ممتاز عالم دین، وفاقی شرعی عدالت کے جج حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب "حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق" کا ضرور مطالعہ کریں۔
ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے بھائی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی یہ کتنی عظیم سعادت ہے کہ وہ بارگاہ نبوت کے مقرب بنے اور اس پاک بارگاہ سے نوازے گئے، انکے بارے میں انسانیت کو شرمانے والے الزامات، کسی بھی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا؟۔ کیا اس صدی کا گنہگار سے گنہگار مسلمان بھی یہ ناروا اور ذلیل الزامات لگا سکتا ہے؟ جو الزام مودودی صاحب نے ان جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر محض شیعوں کو بھائی بنانے اور خوش کرنے کے لئے لگائے ہیں۔ ہمارے خیال میں شاید مودودی کو اس بدبختی اور شقاوت پر غالی شیعہ اور ان کے دوست جوش ملیح آبادی کی بری صحبت اور خمینی، مودودی گٹھ جوڑ نے ہی مجبور کیا ہے۔
مودودی صاحب کے پیروکارو! کچھ تو اپنی آخرت اور حشر کا خیال کرو! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوبوں کا ادب و احترام نصیب فرمائے اور بے ادبوں اور گستاخوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مودودی صاحب کے قلم سے فقہاء امت اور امت مسلمہ کی توہین

مودودی صاحب کے ظالم قلم سے فقہاء کرام بھی محفوظ نہیں رہے، ملاحظہ فرمائیں:

☆ "امام ابو حنیفہ کی فقہ میں آپ بہ کثرت ایسے مسائل دیکھتے ہیں جو مرسل اور معضل اور منقطع احادیث پر مبنی ہیں یا جن میں ایک قوی الاسناد حدیث کو چھوڑ کر ایک ضعیف الاسناد حدیث کو قبول کیا گیا ہے۔ یا جن

میں احادیث کچھ کہتی ہیں اور امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کچھ کہتے ہیں۔ یہی حال امام مالک کا ہے ——
امام شافعی کا حال بھی اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ " (تفہیمات حصہ اول، طبع ہشتم صفحہ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱)

اسلامی تصوف اور امت کے مجدد' مودودیت کی زد میں

☆ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا قریب تھا کہ عمر بن عبد العزیزؒ اس منصب پر فائز ہو جاتے مگر کامیاب نہ ہو سکے (تجدید واحیائے دین ابو الاعلیٰ مودودی ص ۲۱)

☆ پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے وقت سے شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور انکو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی۔

☆ اسی طرح یہ قالب (تصوف) بھی مباح ہونے کے باوجود اس بنا پر قطعی چھوڑ دینے کے قابل ہو گیا ہے کہ اسی کے لباس میں مسلمانوں کو افیون کا چسکہ لگایا گیا ہے اور اسکے قریب جاتے ہی ان مزمن مریضوں کو پھر وہی "چنیا بیگم" یاد آجاتی ہیں' جو صدیوں سے انکو تھپک تھپک کر سلاتی رہی ہیں۔ (ایضاً ص ۷۳)

☆ اگرچہ مولانا اسماعیل شہیدؒ نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ کر ٹھیک وہی روش اختیار کی تھی جو ابن تیمیہؒ کی تھی' لیکن شاہ ولی اللہؒ صاحب کے لٹریچر میں تو یہ سامان موجود ہی تھا۔ جس کا کچھ اثر شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تحریروں میں بھی باقی رہا اور پیری مریدی کا سلسلہ سید صاحبؒ کی تحریک میں چل رہا تھا' اس لئے مرض صوفیت کے جراثیم سے یہ تحریک پاک نہ رہ سکی۔ (ایضاً)

پوری امت مسلمہ پر مودودی صاحب کا تبرا

مودودی صاحب کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ مودودی صاحب نے کسی کی بھی دل آزاری نہیں کی' جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ مودودی صاحب نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا۔ اس کا کچھ نمونہ آپ ملاحظہ کر چکے ہیں' مزید بھی ملاحظہ فرمائیں اور جھوٹ سچ کا فیصلہ خود کریں' مودودی صاحب پوری امت مسلمہ پر "تبرا" کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اور یہی جہالت ہم ایک نہایت قلیل جماعت (یعنی مودودی جماعت) کے سوا مشرق سے لیکر مغرب تک کے مسلمانوں میں عام دیکھ رہے ہیں خواہ ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات۔ ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں۔ مگر اسلام کی حقیقت اور اسکی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں (تفہیمات ج ۱ ص ۴۵)

۹۹۹ فی ہزار مسلمان اسلام سے ناواقف ہیں اور حق وباطل میں تمیز نہیں رکھتے

مودودی صاحب اپنی کتاب سیاسی کشمکش حصہ سوئم میں لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق وباطل کی تمیز سے آشنا ہیں اور نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے اس لئے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دیکر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو یہ خوش فہمی قابل داد ہے۔" (بحوالہ تاریخی حقیقت ص۴۲)

نسلی مسلمان اہل کتاب کی طرح ہیں (مودودی)

"یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں بعینہ یہی طرز عمل انبیاء اور رسل کا تھا اور اسی کو نبی اکرمؐ نے اختیار کیا قرآن میں جن کو اہل کتاب کہا گیا ہے وہ آخر نسلی مسلمان ہی تو تھے"۔ (بحوالہ تاریخی حقیقت ص۸)

مسلمان قوم اخلاقی اوصاف سے محروم ہو گئی ہے

آگے چل کر مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"(مسلمانوں میں) وہ اخلاقی اوصاف باقی نہیں جن کی بدولت یہ قومی مفاد کی حفاظت کے لئے اجتماعی کوشش کر سکیں ان میں اتنی تمیز نہیں کہ صحیح راہنما (یعنی مودودی) کا انتخاب کر سکیں۔ ان میں اطاعت کا مادہ نہیں کہ کسی کو راہنما تسلیم کرنے کے بعد اس کی بات کو مانیں اور اسکی ہدایت پر چلیں' ان میں اتنا ایثار نہیں کہ بڑے مقصد (یعنی اقتدار) کے لئے اپنے ذاتی مفاد' اپنی ذاتی رائے' اپنی آسائش' اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی کسی حد تک بھی گوارا کر سکیں" (بحوالہ تاریخی حقیقت ص۳۹)

مسلمانوں کی حالت کتوں کی طرح ہو گئی ہے

مودودی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"ان کا حال یہ ہو گیا ہے کہ جہاں روٹی کے چند ٹکڑے اور نام و ... کے چند کھلونے پھینکے یہ کتوں کی طرح ان کی طرف لپکتے ہیں اور انکے معاوضے میں اپنے دین و ایمان' اپنے ضمیر' اپنی غیرت و شرافت اپنی قوم و ملت کے خلاف کوئی خدمت بجالانے میں ان کو باک نہیں ہوتا" (بحوالہ تاریخی حقیقت صد ۵۴)

ہم نے مودودی صاحب کے بپھرے ہوئے دریائے تنقید سے یہ چند قطرے پیش کئے ہیں' خود سوچیں کہ ان تنقیدات کے بعد اسلام اور مسلمانوں کا کیا نقشہ ذہن میں آتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف مودودی صاحب خود کو کتنے معصوم سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

دنیا میں ایک ہی معصوم ہے اور وہ بھی مودودی صاحب

قارئین محترم! ابوالاعلیٰ مودودی صاحب جو انبیاء معصومین علیہم السلام کی غلطیاں اور کمزوریاں ثابت کرتے رہے۔ اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے محبوبوں میں سے کسی کو بھی معاف نہیں کیا' بلکہ ہر ایک کو تنقید اور تنقیص کا نشانہ بنایا' خود اپنے منہ سے کس قدر معصوم' پاک باز اور میاں مٹھو بنتے ہیں ان کی اپنی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

☆ "خدا کے فضل سے میں نے کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا اور کہا حتیٰ کہ ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے' نہ کہ بندوں کو۔ چنانچہ اپنی جگہ بالکل مطمئن ہوں کہ میں نے کوئی ایک لفظ بھی خلاف حق نہیں کہا"

(رسائل و مسائل حصہ اول ص ۳۰۲ طبع دوم تصنیف مودودی صاحب)

☆ اللہ کے فضل سے مجھے کسی مدافعت کی حاجت نہیں ہے۔ میں کہیں خلا میں سے یکایک نہیں آگیا ہوں۔ اس سرزمین میں سالہا سال سے کام کر رہا ہوں میرے کام سے لاکھوں آدمی براہ راست واقف ہیں میری تحریریں صرف اسی ملک میں نہیں دنیا کے اچھے خاصے حصے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور میرے رب کی مجھ پر عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو داغوں سے محفوظ رکھا۔

(تقریر چار روزہ کانفرنس جماعت اسلامی پاکستان مقام لاہور ۲۵ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۳ روزنامہ مشرق لاہور ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۳)

یہ ہے مودودی صاحب کی ذہنیت کہ وہ خود تو بے داغ ہیں لیکن اس کو تمام داغ دھبے انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرامؓ اور اولیاءاللہؒ جیسی مبارک ہستیوں میں نظر آ رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے

حواریوں کا بھی یہ حال ہے کہ وہ سب پر تنقید برداشت کر لیتے ہیں لیکن اپنے معصوم (مودودی) پر تنقید گوارا نہیں کر سکتے۔

مودودی کے نزدیک کسی پر تنقید نہ کرنا بت پرستی ہے

مودودی صاحب نے اپنے پیروکاروں کو جو خاص خاص تحفے دیئے ہیں ان میں سے ایک بڑا تحفہ ہر کسی پر تنقید بھی ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اگر کسی شخص کے احترام کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس پر کسی پہلو سے کوئی تنقید نہ کی جائے تو ہم اسکو احترام نہیں سمجھتے' بلکہ بت پرستی سمجھتے ہیں اور اس بت پرستی کو مٹانا منجملہ ان مقاصد کے ایک اہم مقصد ہے جس کو جماعت اسلامی اپنے پیش نظر رکھتی ہے" (ترجمان القرآن حوالہ مکتوبات شیخ الاسلام جلد دوم صفحہ ۲۹۴)

مودودی صاحب نے محترم ہستیوں (انبیاء علیھم السلام 'صحابہ کرامؓ 'اولیا عظامؒ) پر تنقید نہ کرنے کو بت پرستی قرار دیا ہے اور خود ایسے معصوم بن گئے کہ ان کے مذہب کے پیروکار اللہ تعالیٰ کے محبوبوں پر تو خوب تنقیدیں کرتے ہیں۔ مگر اپنے خود ساختہ معصوم مودودی صاحب پر نہ تو خود تنقید کرتے ہیں اور نہ کسی اور کی ان پر تنقید کو برداشت کرتے ہیں تو اس طرح بقول مودودی صاحب کے ان کے ماننے والے تمام "مودودیئے" بت پرست ہو گئے ہیں۔ لو اپنے دام میں خود صیاد آ گیا۔

مودودی کے بارے میں اکابرین امت کے ارشادات

قارئین محترم ہم نے آپ کو مودودی صاحب کے باطل عقائد کے کچھ نمونے دکھائے ہیں انہی وجوہات کی بنا پر علماء حق نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے مودودی صاحب پر فتوے لگائے ہیں اور یہ فتوے تنگ نظری یا حسد کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ان کا فرض بنتا ہے 'کیونکہ اگر وہ حق کو حق اور باطل کو باطل نہ کہیں تو پھر قیامت میں ان سے جواب طلبی ہو گی۔ لہذا انہوں نے یہ فرض بخوبی ادا کیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے' لیجئے آپ بھی وہ ارشادات اور فتوے ملاحظہ فرما کر اپنا ایمان بچائیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ارشاد گرامی

☆ "حضرت مولانا حماد اللہ صاحب قادری سجادہ نشین ہالیجی شریف ضلع سکھر نے

ارشاد فرمایاکہ حضرت تھانویؒ کو کسی نے مودودی کا رسالہ "ترجمان" دے دیا، آپ نے چند سطریں پڑھ کر ارشاد فرمایاکہ "باتوں کو نجاست میں ملا کر کہتا ہے اہل باطل کی باتیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں" یہ فرمایا اور رسالہ بند کر کے رکھ دیا اور اشرف السوانح ص ۱۴۴ میں تحریر ہے کہ حضرت تھانویؒ نے فرمایاکہ میرا دل اس تحریک کو قبول نہیں کرتا۔"

(حوالہ ترجمان اسلام لاہور ۳۰ دسمبر ۱۹۵۷ء)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا ارشاد گرامی

☆ جماعت اسلامی اور مودودی صاحب کے متعلق کسی سائل کے جواب میں ارشاد فرمایاکہ "یہ جماعت گمراہ جماعت ہے۔ اس کے عقائد اہل سنت والجماعت اور قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ دوسرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایاکہ اس جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنا اور تعاون کرنا درست نہیں ہے۔ اس جماعت کی کوشش اس اسلام کے لئے نہیں جو کہ حقیقی ہے بلکہ ایک نام نہاد مودودی صاحب کے اختراعی اور نئے اسلام کے لئے ہے۔ یہ لوگ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنا ہمدم بنانے کے لئے اسلام اور دین کا نام لیتے ہیں ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اصلی اور دیندار ہیں۔ ان کے رسالوں اور کتابوں میں دینی پیرائے میں وہ بددینی اور الحادکی باتیں مندرج ہیں جن کو ظاہر بین ناواقف انسان سمجھ نہیں سکتے اور بالآخر اس اسلام سے جس کو رسول ﷺ لائے تھے اور امت محمدیہ جس پر ساڑھے تیرہ سو برس سے عمل پیرا رہی ہے، بالکل علیحدہ اور بیزار ہو جاتا ہے، آپ حضرات سے امیدوار ہوں کہ اس فتنے سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سکوت اور غفلت اور چشم پوشی کو روانہ رکھیں گے بلکہ حسب ارشاد:

؎ درختے کہ اکنوں گرفت است پائے — بہ نیروئے شخصے بر آید ز جائے

پوری جدوجہد کام میں لائیں گے۔"

(حسین احمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ حوالہ مودودی صاحب اکابرین امت کی نظر میں)

جماعت میں شرکت یا ان کے لٹریچر کے پڑھنے کو مسلمانوں کے لئے انتہائی مضر سمجھتا ہے۔

(فقط والسلام محمد زکریا مظاہر العلوم سہارن پور ۱۶ ذی الحجہ ۷۲ ۱۳ھ)

(بحوالہ مودودی صاحب اکابر کی نظر میں)

نوٹ: بعد میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے رد مودودیت پر مستقل ایک کتاب فتنۂ مودودیت تحریر فرمائی جس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے

قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کے ارشادات

مندرجہ ذیل اقتباسات حضرت کی تصنیف "حق پرست علماء کے مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" سے من وعن لئے گئے ہیں۔ یہ کتاب بہت اہم کتاب ہے جس کا مطالعہ کرنا ہر مسلمان کو اپنا ایمان بچانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۲ء میں پہلی بار چھپی تھی اور اب بھی "انجمن خدام الدین" شیرانوالہ گیٹ سے ملتی ہے۔ اس کتاب پر اکابر علماء کرام کے تائیدی دستخط بھی ہیں، جن میں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور شامل ہیں۔ کتاب کے مضامین کی فہرست ملاحظہ فرمائیں!

☆ .... مودودی صاحب محمدی اسلام کا ایک ایک ستون گرا رہے ہیں۔

☆ .... مودودی صاحب کا عقیدہ کہ رسول ﷺ غلط باتیں فرمایا کرتے تھے۔

☆ .... مودودی صاحب کی عبارات میں اللہ تعالیٰ کی توہین۔

☆ .... دربار نبوی سے خلافت حضرت عثمانؓ کی تعظیم اور مودودی صاحب کی طرف سے توہین۔

☆ .... اسلام کے متعلق مودودی صاحب کے غلط تصورات ایک جلیل القدر صحابی کی توہین۔

☆ .... مودودی صاحب کی طرف سے تمام محدثین اور تمام مفسرین کی توہین۔

☆ .... مودودی صاحب کے اتباع سنت کا نظریہ قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں سے الگ ہے

☆ ...... مودودیت کا پول کھولنے کی ضرورت ہے۔

حضرتؒ مزید فرماتے ہیں۔

☆ برادران اسلام! مودودی صاحب کی تحریک کو بہ نظر غور دیکھا جائے تو ان کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک "نیا اسلام" مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگ "نیا اسلام" تب ہی قبول کریں گے۔ جب پرانے اسلام کے در و دیوار

جماعت میں شرکت یا ان کے لٹریچر کے پڑھنے کو مسلمانوں کے لئے انتہائی مضر سمجھتا ہے۔

(فقط والسلام محمد زکریا مظاہر العلوم سہارن پور ۱۶ ذی الحجہ ۷۲ ۱۳ھ)

(بحوالہ مودودی صاحب اکابر کی نظر میں)

نوٹ: بعد میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے رد مودودیت پر مستقل ایک کتاب فتنہ مودودیت تحریر فرمائی جس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے

قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کے ارشادات

مندرجہ ذیل اقتباسات حضرت کی تصنیف "حق پرست علماء کے مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" سے من و عن لئے گئے ہیں۔ یہ کتاب بہت اہم کتاب ہے جس کا مطالعہ کرنا ہر مسلمان کو اپنا ایمان بچانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۲ء میں پہلی بار چھپی تھی اور اب بھی "انجمن خدام الدین" شیرانوالہ گیٹ سے ملتی ہے۔ اس کتاب پر اکابر علماء کرام کے تائیدی دستخط بھی ہیں، جن میں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ بانی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور شامل ہیں۔ کتاب کے مضامین کی فہرست ملاحظہ فرمائیں!

☆ .... مودودی صاحب محمدی اسلام کا ایک ایک ستون گرا رہے ہیں۔

☆ .... مودودی صاحب کا عقیدہ کہ رسول ﷺ غلط باتیں فرمایا کرتے تھے۔

☆ .... مودودی صاحب کی عبارات میں اللہ تعالیٰ کی توہین۔

☆ .... دربار نبوی سے خلافت حضرت عثمانؓ کی تعظیم اور مودودی صاحب کی طرف سے توہین۔

☆ .... اسلام کے متعلق مودودی صاحب کے غلط تصورات ایک جلیل القدر صحابی کی توہین۔

☆ .... مودودی صاحب کی طرف سے تمام محدثین اور تمام مفسرین کی توہین۔

☆ .... مودودی صاحب کے اتباع سنت کا نظریہ قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں سے الگ ہے

☆ ..... مودودیت کا پول کھولنے کی ضرورت ہے۔

حضرتؒ مزید فرماتے ہیں۔

☆ برادران اسلام! مودودی صاحب کی تحریک کو بہ نظر غور دیکھا جائے تو ان کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب ایک "نیا اسلام" مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگ "نیا اسلام" تب ہی قبول کریں گے۔ جب پرانے اسلام کے در و دیوار

منہدم کر گئے دکھادیئے جائیں اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ ساڑھے تیرہ سو سال قبل کا اسلام جو تم لئے پھرتے ہو وہ نا قابل قبول اور نا قابل عمل ہو گیا ہے۔ اس لئے نئے اسلام کو مانو اور اس پر عمل کرو جو مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں

اے اللہ! میرے دل کی دعا قبول فرما' مودودی صاحب کو ہدایت عطا فرما اور ان کے متبعین کو بھی اس جدید اسلام سے توبہ کی توفیق عطا فرما اور انہیں اپنا محمدی اسلام نصیب فرما" آمین یا الله العالیمین"

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی" کا ارشاد گرامی

☆ مودودی جماعت کے افسر مولوی ابو الاعلی مودودی کو میں جانتا ہوں۔ وہ کسی معتبر اور معتمد علیہ عالم کے شاگرد اور فیض یافتہ نہیں ہیں۔ اگرچہ ان کی نظر اپنے مطالعہ کی وسعت کے لحاظ سے وسیع ہے تاہم دینی رجحان ضعیف ہے اجتہادی شان نمایاں ہے اور اس وجہ سے ان کے مضامین میں بڑے بڑے علمائے اسلام بلکہ صحابہ کرامؓ پر بھی اعتراضات ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنا چاہئے اور ان سے میل جول' ربط و اتحاد نہ رکھنا چاہئے ان کے مضامین بظاہر دلکش اور اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان سے ملاپ میں وہ باتیں دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہیں جو طبیعت کو آزاد کر دیتی ہیں اور بزرگان اسلام سے بد ظن کر دیتی ہیں۔ (مفتی محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

(حوالہ "مودودی صاحب اکابر امت کی نظر میں")

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب" مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کا ارشاد گرامی

"مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ لوگ جماعت اسلامی سے اجتناب اور دوری اختیار کریں' اس میں شرکت زہر قاتل ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس جماعت میں شرکت سے روکیں تاکہ گمراہ نہ ہوں۔ اور اس جماعت کا ضرر اس کے نفع سے کہیں زیادہ ہے' پس تسامح اور سستی اور غفلت جائز نہیں' اور ہر وہ شخص جو اس جماعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا' یا اس کی تائید کرے گا' یا کسی قسم کی اعانت کرے گا گنہگار اور عاصی ہو گا' اور معصیت کی طرف دعوت دینے والا شمار ہو گا' جائے اس کے کہ وہ ثواب کا متوقع رہے۔"

(سید مہدی حسن رئیس دار الافتاء دیوبند ۲۳ جمادی ۷۰ ۱۳ھ)

عظیم محدث شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غوشتی" کا ارشاد گرامی

☆ "مودودی ضال مضل یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔"

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی" کا ارشاد گرامی

☆ "مودودی گمراہ اعظم ہے"

محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب" بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ارشاد گرامی

☆ مودودی کے عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف اور گمراہ کن ہیں۔ مسلمان اس فتنہ سے بچنے کی کوشش کریں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری" بانی جامعہ علوم اسلامیہ کا ارشاد گرامی

☆ "صبح روشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ استاذ مودودی نے بڑے بڑے انبیاء کرام کی تنقیص واہانت کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ابرہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کی تنقیص کی ہے' بلکہ حضرت خاتم النبیین حبیب رب العالمین ﷺ کی شان اقدس میں ایسے گستاخانہ کلمات تحریر کئے ہیں جو انتہائی گمراہ کن اور خطرناک ہیں" (الاستاذ المودودی عربی ص ۴۳ کا ترجمہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندہری" بانی جامعہ خیر المدارس کا ارشاد گرامی

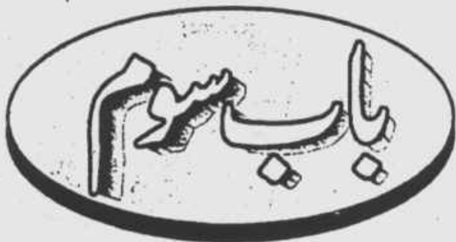
☆ "مودودی اور اس کے متبعین کے بعض مسائل خلاف اہلسنت والجماعت کے ہیں۔ سلف صالحین کی اتباع کے منکر ہیں لہٰذا بندہ انکو ملحد سمجھتا ہے" (حوالہ شیش محل ص ۱۲)

ہمدردانہ اپیل

یہاں ہم اپنے پاک رسول رحمتہ للعالمین ﷺ کے اس مبارک ارشاد "الدین النصیحۃ" کے تحت ان حضرات سے ہمدردانہ اور دردمندانہ اپیل کرتے ہیں جو یا تو کسی منفعت کیلئے یا "اسلام اسلام" کے نعرے سے غلط فہمی میں آکر مودودی صاحب کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں یا ان کی حمایت کر رہے ہیں کہ خدارا ٹھنڈے دل سے مودودی صاحب کے عقائد اور اکابرین امتؒ کے فتوے پڑھ کر موت سے پہلے ہی اس فتنے سے دامن کو بچائیں۔ کیونکہ موت سر پر کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینی ہے۔ اس لئے ابھی وقت ہے کہ صراط مستقیم اختیار کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی مبارک اور محبوبِ جماعت "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اخلاص کے ساتھ پیروی کرلیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق بن جائیں۔

والسابقون الاولون من المهاجرين و الانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم و رضواعنه و اعدلهم جنّت تجرى تحتها الانهار خٰلدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم۔ (سورۃ توبہ۔ آیت 100)

ترجمہ !اور جو مہاجرین وانصار (ایمان لانے والوں میں سب سے مقدم اور سابق (بقیہ امت میں) ہیں جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔



مودودی صاحب
اپنی باقیات و فخریہ خدمات
کے آئینے میں

مودودی صاحب اپنی باقیات وفخریہ خدمات کے آئینے میں

باقیات مودودی میں کتابوں کا ذخیرہ

قارئین محترم! ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور ہر شخص اپنی باقیات اور ماحول سے' آیئے دیکھیں مودودی صاحب اپنے پیچھے کیا چھوڑ گئے ہیں؟ اور ان کا ماحول کیا تھا؟

مودودی کی باقیات میں سے کتابوں کا وہ ذخیرہ ہے' جو انبیاء علیہم السلام' صحابہ کرامؓ اور اولیاء اللہؒ کی شان میں گستاخیوں اور ان کی تنقیص سے بھری پڑی ہیں' اس کا کچھ نمونہ آپ نے مودودی عقائد کے ضمن میں پڑھ لیا' مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل کتب مطالعہ فرمائیں۔

(۱) "مودودی دستور و عقائد کی حقیقت" جو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کی تحریر ہے' حضرت مدنیؒ جہاں تصوف کے چاروں سلسلوں میں مرشد تھے' وہاں وہ بیک وقت دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس' شیخ الحدیث بھی تھے' اور ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ انہوں نے ریاض الجنہ مسجد نبوی شریف میں ۱۸ سال عرب اور عجم کے علماء کو' اپنے محبوب ﷺ کی احادیث شریفہ کا درس دیا۔ اس وجہ سے ان کو "شیخ العرب والعجم" کا لقب ملا ہے۔

(۲) "فتنہ مودودیت" جو مشہور و معروف بزرگ تبلیغی جماعت کے سرپرست اور عظیم محدث' برکتہ العصر مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد زکریاؒ صاحب مدنی (مدفون جنت البقیع) مدینہ منورہ کی تصنیف ہے۔

(۳) "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" جو قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی تصنیف ہے۔ حضرت لاہوریؒ وہ عظیم بزرگ ہیں کہ امام بخاریؒ کی طرح ان کی قبر مبارک کی مٹی سے بھی خوشبو آتی رہی' مندرجہ بالا کتب کے علاوہ "انکشافات" "مودودیت کا پوسٹ مارٹم" "مودودی اکابر علماء کی نظر میں" "مودودی مذہب" "عادلانہ دفاع حصہ دوم" "اسلام مودودی" اور اسی طرح رد مودودیت پر علماء کرام کی طرف سے سینکڑوں کتابیں اور رسائل موجود ہیں جو اردو زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی شائع شدہ ہیں' ان سے مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

باقیات مودودی میں اولاد مودودی

بلاشبہ انسان کے لئے اپنی ذات کے بعد اولاد ہی عظیم ذخیرہ ہے' دیندار اولاد انسان کے لئے بہترین صدقہ جاریہ ہے' قرآن پاک میں مسلمانوں کو جو دعائیں تعلیم فرمائی گئی ہیں ان میں یہ مبارک دعا

بھی ہے

{" ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما "}(سورۃ الفرقان آیت ۷۴)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (راحت) عطا فرما۔ اور ہم کو متقیوں (پرہیزگاروں) کا امام بنادے۔

یعنی بیوی اور اولاد ایسے متقی اور دیندار ہوں کہ ان کے تقویٰ اور دینداری سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

احادیث مبارکہ میں دعاؤں کے علاوہ تربیت اولاد پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ جس پر علماء کرام نے تقریباً ہر زبان اور ہر زمانہ میں مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے برعکس مودودی صاحب نے مفتی یوسف اور خلیل حامدی جیسے زر خرید مولویوں اور عربی زبان پر عبور رکھنے والوں کے ذریعے "تفہیم القرآن" تجدید واحیائے دین اور "دینیات" جیسی کتابیں تو لکھیں (اور ان میں بھی جو کچھ لکھا ہے وہ عقائد کے باب میں گزر چکا ہے) مگر مودودی صاحب نے اپنے جگر گوشوں اور صدقہ جاریہ بننے والی لولاد کو جس طرح دین سے بے بہرہ رکھ کر انگریزی معاشرہ اور تہذیب کا دلدادہ بنایا وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے "پردہ" کتاب کے مصنف مودودی صاحب نے اپنی بیٹیوں کو بھی نہ صرف اسلامی تعلیم سے دور رکھا بلکہ یونیورسٹی کی مخلوط تعلیم دلوا کر اپنے باطن کو بھی خوب ظاہر کیا۔ ہندوستان کے قیام میں بھی گھر میں بے پردگی تھی اور بقول مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کے

"جوان العمر باورچی زنان خانے میں کھانا پکاتا تھا اور اس سے پردہ نہیں تھا"۔

(حوالہ مودودی سے میری رفاقت کی سرگزشت صفحہ ۵۲ تصنیف حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ)

نام نہاد مفکر اسلام مودودی صاحب چاہتے تو اپنی اولاد کو حفظ قرآن اور علوم نبوت جیسی دولت سے مالامال کر سکتے تھے اور اپنے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کر سکتے تھے کیونکہ ان کے قریب "جامعہ اشرفیہ" جیسا دینی ادارہ بھی تھا اور امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ اور حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ جیسے اولیاء اللہ بھی تربیت کے لئے لاہور میں موجود تھے مگر چونکہ خود مودودی صاحب نے بجائے اولیاء اللہ کے جوش ملیح آبادی اور نیاز فتح پوری جیسے بے دینوں کی صحبت اٹھائی تھی اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو بھی تباہ کر دیا۔

تربیت اولاد کی کہانی گھر کے بھیدیوں کی زبانی

مودودی صاحب نماز روزہ کے معاملہ میں سختی سے باز پرس نہیں کرتے تھے۔

(صاحبزادہ حسین فاروق مودودی کا انکشاف)

"لاہور ۲۳ ستمبر (نمائندہ جنگ) مفکر اسلام مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے صاحبزادے مسٹر حسین فاروق مودودی نے بتایا ہے کہ...... انہوں نے (مودودی صاحب) ساری عمر کسی کی دل آزاری نہیں کی انہوں نے بتایا کہ مولانا مرحوم سختی کے قائل نہیں تھے انہوں نے اپنی اولاد پر کبھی سختی نہیں کی وہ نماز روزہ کے معاملے میں بھی سختی سے باز پرس نہیں کرتے تھے وہ اپنے بچوں سے اسی وقت معمولی ناراض ہوتے جب وہ گھر میں شور کرتے جسکی وجہ سے ان کے لکھنے پڑھنے کا کام متاثر ہوتا تھا۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء)

مودودی صاحب کو دوسرے کاموں کی وجہ سے تربیت اولاد کا موقعہ ہی نہیں ملا

(صاحبزادہ محمد فاروق مودودی کا انکشاف)

"وہ ہمیں کہا کرتے تھے کہ اگر مجھے تمہاری تربیت کرنے کی مہلت ملتی تو میں تمہیں دنیا کی مثالی اولاد بناتا۔ مجھے چونکہ تربیت کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ میں سارا وقت اپنے دوسرے کاموں میں صرف کرتا رہا۔ اس لئے میں تم سے باز پرس کا بھی کوئی حق نہیں رکھتا۔ (آتش فشاں لاہور ص ۴۸ نومبر ۱۹۷۹ء)

مودودی صاحب ناراض اس وقت ہوتے تھے جب انکے کام کا حرج ہوتا

(صاحبزادہ عمر فاروق مودودی کا انکشاف)

کوئی اگر ان کی غیر حاضری میں ان کے کمرے میں چلا گیا تو انہیں پتہ چل جاتا تھا کہ کوئی آیا تھا اور اس نے میری چیزوں کو ہاتھ لگایا ہے۔ پھر ہماری باز پرس ہوتی تھی۔ کون گیا تھا۔ کس نے یہ کیا۔

اولاد پر انہوں نے کبھی سختی نہیں کی۔ یہاں تک کہ نماز کے لئے بھی نہیں کی۔ نماز کے لئے وہ کہتے تھے تو ان لوگوں کو "حسین کر۔ لیکن اس معاملے میں انہوں نے سختی نہیں کی یہ مسئلہ کئی مرتبہ ارکان جماعت نے اٹھایا بھی تھا۔ (ایضاً آتش فشاں ص ۴۵)

مودودی صاحب کو پتہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم کہاں ہیں

(صاحبزادہ حیدر فاروق مودودی کا انکشاف)

"گھر پر ان سے ملاقات کھانے پر ہوتی تھی۔ انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا تھا ہم کیا کر رہے ہیں کون سی جماعت میں پڑھ رہے ہیں۔ کہاں جا رہے ہیں کہاں سے آ رہے ہیں۔ کبھی انہیں معلوم ہی نہیں ہوا۔ کچھ تعلق ہی ان چیزوں سے نہیں رہا۔ کبھی انہوں نے کام سے بلوایا کہ حیدر کو بلواؤ۔ انہیں بتایا گیا کہ وہ ایک مہینہ ہوا کراچی گیا ہوا ہے۔ کہتے اچھا مجھے کچھ معلوم نہیں کراچی گیا ہے کسے کے نہیں جاتا کسی کو" (آتش فشاں ص ۵۲ نومبر ۱۹۷۹ لاہور)

قول و فعل کے بھیانک کردار سے صاحبزادے متنفر ہوئے

(مودودی صاحب کی بہو سائرہ عباسی کا انکشاف)

"پردہ" کتاب کے مصنف مودودی صاحب کے خاندان کے مردوں کے ساتھ ساتھ انکی خواتین بھی جلسے

جلوسوں کی صدارت' قیادت اور اخبارات کو انٹرویو دیا کرتی ہیں۔ چنانچہ بیگم مودودی کے علاوہ انکی بہو صاحبہ کے انٹرویو' تصاویر اور موجودہ امیر قاضی حسین احمد صاحب کی خواتین کی تصاویر "دل کے پردے کے ساتھ "اخبارات کی زینت بن چکی ہیں روزنامہ " الاخبار" اسلام آباد ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء میں مودودی صاحب کی بہو "سائرہ عباسی" صاحبہ کا ایک غیر محرم اخباری نمائندے کو دیا گیا باتصویر انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں بہو صاحبہ نے درج ذیل انکشافات کیے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔



س ☆ بانی جماعت اسلامی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کا کوئی بھی بچہ انکے مشن اور تحریک سے وابستہ کیوں نہیں نظر آتا ہے۔؟

ج ☆ میرے خیال میں یہ بھی جماعت کی فکر کا بنیادی نقص ہے کہ وہ چیز جسے اللہ اور اس کے رسولؐ نے انفرادی ذمہ داری قرار دیا اس انفرادی ذمہ داری کو اجتماعی ذمہ داری بنا دیا گیا قرآن پاک میں واضح طور پر ارشاد ہے کہ اپنے اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اس طرح ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو خدائی فوجدار نہیں بنایا تمہارا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر قوم کی عاقبت کے غم میں مبتلا ہونے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آگے دوڑتے چلے گئے اور پیچھے صف چٹ ہوتا چلا گیا جہاں تک مولانا مودودی کے بچوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ دوہرا معاملہ ہوا ایک تو مولانا اپنے بچوں کی تعلیم تربیت سے بے نیاز ہو کر اجتماعی کام یعنی قوم کی اصلاح کے لئے مصروف ہو گئے دوسرا کام یہ ہوا کہ مولانا کی رہائش کے دو حصے تھے اندر والے حصے میں اہل خانہ کو رکھا جبکہ مکان کے باہر والے حصے کو جماعتی امور کے لئے وقف رکھا مولانا کے بچوں نے اکابرین جماعت کو بہت قریب سے دیکھا جس کے نتیجے میں ان کے سامنے قول فعل کا ایسا بھیانک کردار آیا کہ وہ ان سے متنفر ہو گئے لٹریچر' تحریر اور تقریر ایک چیز ہوتی ہے جبکہ مشاہدہ بالکل دوسری چیز مشاہدے کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہوتی مولانا کے بچوں کے مشاہدے میں جو چیزیں آئیں ان کے نتیجے میں کوئی بچہ بھی جماعت کے قریب نہ آیا بلکہ عملاً وہ بھی جماعت کے مخالف ہیں۔ حتیٰ کہ بیگم سید ابو الاعلیٰ مودودی نے بھی مولانا کے انتقال کے بعد جماعت سے عملاً کوئی تعلق باقی نہیں رکھا۔

(روزنامہ "الاخبار اسلام آباد" ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء)

ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے بیگم صاحبہ ایک سوال کے جواب میں فرماتی ہیں

انہوں نے قوم کو سیدھا راستہ دکھایا لیکن اپنی اولاد کے لئے وقت نہیں تھا (بیگم مودودی کا انکشاف)



س مولانا کے بیٹوں میں سے کوئی اس طرف نہیں آیا یہاں تک کہ جماعت اسلامی میں بھی کوئی سرگرم دکھائی نہیں دیتا؟

ج مولانا کے پاس اپنی دینی مصروفیات کی وجہ سے اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کی طرف توجہ دے سکیں۔ انہوں نے قوم کو تو سیدھا راستہ دکھا دیا' ایک دنیا کو اسلام سکھا دیا لیکن اپنے بچوں کے لئے ان کے پاس وقت نہیں تھا۔ ان کے بچے عام بچوں کی طرح عام سکولوں میں' عام ماحول میں پڑھ کر جوان ہوئے مولانا نے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری میرے سر پر ڈال رکھی تھی اور میں اپنے بچوں کی تربیت کے لئے جو کچھ کر سکتی تھی میں نے کیا۔

(ہفت روزہ ندائے ملت لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء)

"پردہ" کتاب کے مصنف مودودی صاحب کی "بہو" کا اسلامی پردے کا تمسخر

اپنے انٹرویو میں مودودی صاحب کی بہو "سائرہ عباسی" نے اسلامی پردے کا بھی خوب مذاق اڑایا ہے اسی ضمن میں وہ فرماتی ہیں:

س ☆ آزادی نسواں کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

ج ☆ میرے نزدیک عورتوں کو بغیر کسی جھجک مردوں کے ساتھ کام کرنے کی آزادی اور حق ہونا چاہئے میں قطعی طور پر اسلام سے زیادہ عورت کو آزادی دینے کے حق میں نہیں مگر ہمارے ہاں اسلام کو ایکسپلائیٹ کیا جاتا ہے مرد عورت کے پردے کا مطالبہ کرتے ہیں مگر انہیں اپنی نگاہ نیچے رکھنے کا جو حکم ہے وہ کوئی بیان نہیں کرتا انہیں سارا اسلام عورت کے حقوق غصب کرنے کے وقت یاد آجاتا ہے آج پورے معاشرے میں حقوق کی جنگ لڑی جارہی ہے فرائض ادا کرنے کی کسی کو فکر نہیں۔

س ☆ عورت مرد کی برابری اور عورت کی بے پردگی کس طرح اسلام کے زمرے میں آتے ہیں؟

> مجھے گاڑی میں بچوں کو سکول چھوڑنا پڑتا ہے' انہیں لانا پڑتا ہے' بینک جانا پڑتا ہے' بازار جانا پڑتا ہے'...... یہ کیسے ممکن ہے کہ میں پردے کی بوبو بنی گھر بیٹھی رہوں۔

ج ☆ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد اس نظام نے وقت کے ساتھ ساتھ ارتقائی منازل طے نہیں کئے اس لئے ہم موجودہ دور کے چیلنجوں کا اس طرح مقابلہ نہیں کر سکے جس طرح ہمیں کرنا چاہئے تھا۔ آج آپ پورا معاشرہ دیکھئے اس کی ضروریات دیکھئے عورت کے اوپر بوجھ دیکھئے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے واعظین مجتہدین اور علماء کرام نے جو کردار ادا کیا ہے وہ صرف گفتگو اور خانہ پری کی حد تک زمانہ آگے بڑھتا چلا گیا یہ واعظین قوم کو طفل تسلیوں سے بہلاتے رہے۔ اپنی بات کرتی ہوں مجھے گاڑی میں بچوں کو سکول چھوڑنا پڑتا ہے انہیں لانا پڑتا ہے بینک جانا پڑتا ہے گھریلو ضروریات کے لئے بازار جانا پڑتا ہے گھر کا سارا کام کرنا پڑتا ہے ان حالات میں یہ کیسے ممکن ہے کہ میں پردے کی بوبو بنی گھر بیٹھی رہوں آج قوم ڈش انٹینا کی بدولت جو کچھ دیکھ رہی ہے ضرورت اس امر کی تھی کہ اجتہاد کر کے ان چیزوں کا حل تلاش کیا جاتا تاکہ قوم فکری انتشار کا شکار نہ ہوتی کاش ان لوگوں کو احساس ہوتا کہ جو لوگ وقت کے ساتھ نہیں بدلتے زمانے کی گاڑی انہیں پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔

میری شادی ہوئی تو میرے شوہر پردے کے بڑے سخت قائل تھے میں نے اس پر عمل کیا پھر آہستہ آہستہ میں نے انہیں قائل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے چہرہ' ہاتھ اور پاؤں کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے چنانچہ میرے شوہر اس بات کے قائل ہوگئے آج میں جو پردہ کرتی ہوں وہ عین اسلام کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا بھی یہی مقصود ہے جس پردے کا آپ حوالہ دے رہے ہیں اس کے بارے میں رائے یہی ہے کہ لوگوں نے پوپ سے زیادہ کرسچن بننے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا آج تک جن لوگوں نے اس سلسلہ میں علمی کاوشیں کی ہیں وہ پوری کوشش کے باوجود چہرے کے پردہ کو اسلام میں ثابت نہیں کر سکے

س ☆ کیا یہ مستند حدیث آپ کی نظر سے نہیں گزری جب ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ نے نابینا صحابی ام مکتومؓ سے پردہ نہ کیا تو حضور اکرمؐ نے اس کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ام مکتوم نابینا ہے آپؐ نے فرمایا اگر وہ نابینا ہے تو کیا ہوا تم تو اسے دیکھ رہی ہو اس حدیث سے عورت کے پردے کے حوالے سے کیا تاثر ملتا ہے۔؟

ج ☆ اس حوالے سے یہ واحد حدیث ہے جسے یہ لوگ پیش کرتے ہیں لیکن وہ معاشرہ "نبی کا گھر" ان تمام چیزوں کو نظر انداز کرو گے تو پھر معاملہ اتنا الجھ جائے گا کہ اس کا حل تقریباً ناممکن ہو جائے گا ضرورت اس بات کی ہے کہ بدلتے ہوئے حالات میں اسلامی احکامات کو اجتہاد کی روح کے ساتھ ان میں گنجائش اور سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ اسلام کی روح کو اپنے قول و فعل میں سمجھ سکیں۔

(روزنامہ "الاخبار" اسلام آباد' ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء)

قارئین محترم! یہ ہیں وہ خیالات نام نہاد مفکر اسلام کے گھرانے کے جو بعینہ مشہور ملحدہ قادیانیہ "عاصمہ جہانگیر" "اور غالی شیعہ" "عابدہ حسین" جیسی مغرب زدہ خواتین کے ہیں۔ کہ خود تو اسلامی تہذیب کو اپنانا نہیں بلکہ الٹا اسلام کو اپنی خواہشات کے تابع کرنا چاہتی ہیں۔ یہ تو" ڈش انٹینا" کو بھی اجتہاد کے ذریعے جائز منانا چاہتی ہیں۔ **لاحول ولاقوة الا باللہ**

اس کے ساتھ بیگم مودودی صاحبہ کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمائیں!

شادی کے بعد مولانا نے مجھے نہیں کہا کہ آپ ضرور پردہ کریں

(بیگم مودودی)



س...... کبھی مولانا نے گھر میں اسلامی شعائر اپنانے کی سختی کی بچوں کو نماز کی پابندی کرنے کا کہا ہو۔یا آپ کو سختی سے پردہ کرنے کا کہا ہو؟

ج انہوں نے میرے اوپر بچوں پر کبھی بے جا سختی نہیں کی تھی۔وہ روک ٹوک کرنے کی بجائے اپنی ذات کا عملی نمونہ پیش کرتے تھے۔ جہاں تک پردہ کرنے کا سوال ہے میں شادی سے پہلے پردہ نہیں کرتی تھی۔ میرا اور مولانا کا خاندان ایک ہی تھا لیکن ہمارا گھرانہ مولانا کے گھرانے کے مقابلے میں کافی ایڈوانس تھا۔ شادی کے بعد مولانا نے مجھے نہیں کہا کہ آپ ضرور پردہ کریں۔ سختی کرنے کی بجائے انہوں نے کہا تھا کہ میں زبردستی تمہیں پردہ کرنے پر مجبور نہیں کروں گا۔ تم پڑھو، دیکھو اور سمجھو اگر تمہیں اچھا لگے تو پردہ کرو نہ اچھا لگے تو نہ کرو۔

(ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء)

قارئین محترم! آپ نے مودودی صاحب کی اپنی اولاد کی تربیت کے متعلق انکے صاحبزادوں اور ان کی بہو کے علاوہ بیگم مودودی کے انکشافات ملاحظہ کر لئے کہ وہ کتنے غیر ذمہ دار شخص تھے' جو اپنی اولاد کی تربیت سے اس قدر غافل رہے کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں ہیں؟ کیا پڑھتے؟ کیا کرتے ہیں؟ وہ ان کی غلطی پر کوئی باز پرس نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ مودودی صاحب نماز' روزے پر بھی باز پرس نہیں کرتے تھے' البتہ اگر ان کے کام کا حرج ہوتا تو پھر باز پرس کرتے اور ناراض بھی ہوتے تھے' حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ

"بچہ جب سات سال کا ہو تو اس کو نماز کا حکم کرو اور جب دس سال کا ہو تو مار کر نماز پڑھاؤ"

صاحبزادگان کا یہ انکشاف کہ نماز کے علاوہ روزہ پر بھی گرفت نہ تھی' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نمازی پن کے ساتھ اس "خانہ ہمہ آفتاب" میں روزہ خوری کی عادت بھی تھی۔"

نیز صاحبزادگان کے بیانات میں تربیت اولاد سے متعلق مودودی صاحب کا یہ عذر لنگ کہ "اگر مجھے موقعہ ملتا تو میں تمہیں مثالی اولاد بناتا"۔ کس قدر افسوس ناک ہے ایک "مصلح قوم" کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی مثالی زندگی کا مالک ہو' اور اس کا گھر بھی قوم کے لئے عملاً مثالی نمونہ ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک نبی علیہ نے یہ حکم کہیں نہیں دیا کہ قوم کے غم میں اتنے مبتلا ہو جاؤ کہ اپنی اور اپنی اولاد کی فکر ہی نہ کرو' بلکہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا)(سورۃ تحریم آیت ۶)

ترجمہ: "اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ" مودودی صاحب بجائے اس کے کہ اپنی غلطی تسلیم کرتے' اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے' الٹا عذر لنگ پیش کر رہے ہیں' ان کو اولاد سے اگر واقعی ہمدردی ہوتی (جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے) تو وہ اپنی اولاد کو اپنے قریب حضرت تھانویؒ کے اجل خلیفہ جامعہ اشرفیہ کے بانی مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ یا امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ جیسے مربیوں کی تربیت میں دے دیتے کہ ان حضرات کی صحبت کی برکت سے بلا مبالغہ ہزاروں لوگ فیض یاب ہوئے ہیں' مگر صد حیف کہ مودودی صاحب پر ہمیشہ جوش ملیح آبادی اور نیاز فتح پوری جیسے بے دینوں کی دوستی اور غلط تربیت کا رنگ ہی غالب رہا۔

غلط تربیت کی مزید رنگینیاں ملاحظہ ہوں

ایک حدیث شریف میں ہے کہ "دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے" مودودی صاحب نو عمری سے اس برائی میں گرفتار تھے' جیسا کہ ان کی تحریروں سے واضح ہے چنانچہ انہوں نے خوب دولت کمائی اور ان کی وفات کے بعد اس دولت و جائیداد پر نہ صرف جماعت کے بڑوں اور ان کے صاحبزادگان میں لڑائی جھگڑے ہوئے بلکہ ماں' بیٹی اور بیٹوں میں بھی میدان کارزار گرم رہا' اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں:



حیدر فاروق مودودی نے اپنی والدہ کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا

لاہور ۶ اپریل (اپ پ) مولانا مودودی مرحوم کے صاحبزادے سید حیدر فاروق مودودی نے اپنی والدہ محمودہ بیگم کے خلاف ۸۳ ہزار ۹۸۳ روپے کی عدم ادائیگی کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ مدعی نے اپنے دعوے میں لکھا ہے کہ اس کی والدہ جانشینی کے سرٹیفکیٹ کے تحت اسے والد کے ترکے میں سے اس کا حصہ ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مولانا مودودی مرحوم کی بینکوں میں چھوڑی ہوئی رقم دس لاکھ ۷۲ ہزار روپے میں سے اس کا حصہ ایک لاکھ دس ہزار ۹۸۳ روپے بنتا ہے جس میں سے اسے صرف ۲۷ ہزار روپے ادا کیا گیا ہے باقی رقم کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی' ۷ اپریل ۱۹۸۳ء)

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مودودی صاحب کی اولاد کے عبرت آموز کارنامے

حیدر فاروق ربوہ جا بیٹھا' محمد فاروق نے پیسوں کے لئے باپ پر پستول تان لیا

(بیگم مودودی کے انکشافات)







لاہور ٦ مارچ (پ ر) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے انتقال کے وقت یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ ہم اپنے گھر ۵ اے ذیلدار پارک کو ایک وقف بنا کر یہاں ایک مسجد اور اس کے ساتھ ایک اسلامی تحقیقی ادارہ قائم کر دیں گے۔ تاکہ اس گھر میں سید مودودی نے جس علمی جدوجہد کے ساتھ زندگی گزاری اس کا تسلسل قائم رہے۔ اس فیصلہ میں حیدر فاروق کے علاوہ باقی تمام بچے میرے ہم نوا تھے۔ حیدر فاروق کو اس سے شدید اختلاف تھا اور اس اختلاف کی بنا پر اس نے آخری وقت بھی اپنے باپ کا چہرہ نہ دیکھا۔ جب کہ ان کا آخری دیدار کرنے کے لئے ایک دنیا ٹوٹی پڑ رہی تھی۔ اور نہ ہی وہ اپنے والد کے جنازے میں شریک ہوا۔ بعد میں حسین فاروق اور محمد فاروق بھی منحرف ہو کر حیدر فاروق کے ساتھ جا ملے۔ دراصل انہیں حرص و ہوس نے اندھا کر دیا تھا۔ اور ان کے دلوں میں یہ خواہش جڑ پکڑنے لگی کہ پورے گھر کو اور ترجمان القرآن۔ سید مودودی کی لائبریری اور تمام اثاثوں پر کسی نہ کسی طرح عملاً ان کا قبضہ ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے گھر میں متعدد بار گالی گلوچ اور غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا۔ حرص و ہوس کے معاملے میں حسین فاروق سب سے آگے ہیں اور انہوں نے اپنے والد سے بھی بد دیانتی کے معاملات کئے۔ محمد فاروق اور حیدر فاروق کی فحش کلامی اور سرکشی سے سب لوگ واقف ہیں۔ حیدر فاروق اپنے والد سے انتقام لینے کے لئے ربوہ جا بیٹھے تھے اور محمد فاروق نے ایک بار پیسے مانگنے کے لئے اپنے والد پر پستول تان لیا تھا۔ یہ تینوں بھائی والد کے لئے مسلسل سامان اذیت رہے ہیں اور اب ان کا نشانہ ہم لوگ ہیں۔ میرے پاس صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ حال ہی میں میں نے سعودی عرب سے اپنے بڑے بیٹے عمر فاروق اور امریکہ سے ڈاکٹر احمد فاروق کو بلوایا کہ وہ اس گھر کے اس حصہ کو جو ہم سات کی ملکیت ہے وقف قرار دیں۔ اور مجوزہ اکیڈمی کے باقاعدہ قیام کا انتظام کریں تاکہ یہ کام جس میں پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی ہے جلد شروع ہو جائے۔ کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اب جبکہ ان لوگوں نے یہ دیکھ لیا اور محسوس کر لیا کہ ان کے عزائم پورے نہیں ہو سکتے تو بد تمیزی اور بد کلامی سے اپنی اس نئی مہم کا آغاز کیا جس کا نقطہ عروج یہ تھا کہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ساڑھے گیارہ بجے حیدر فاروق اور محمد فاروق نے مل کر مولانا کی لائبریری میں توڑ پھوڑ شروع کی جب ڈاکٹر احمد فاروق اور خالد فاروق نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو یہ دونوں ان پر حملہ آور ہو گئے۔ خالد فاروق نے بھاگ کر جان بچائی اور ڈاکٹر احمد فاروق ان کے نرغے میں آ گئے جن پر حیدر فاروق نے چاقو سے حملہ کیا اور محمد فاروق نے گملے پھینکنے شروع کئے۔ احمد فاروق بچنے کی پوری کوشش کے باوجود چاقو کے دو وار کھا بیٹھے۔ البتہ گملوں سے وہ تو محفوظ رہے تاہم

محمد فاروق کے بھیجے ہوئے گملوں نے حیدر فاروق کو زخمی کر دیا
پھر بصد مشکل انہیں طبی امداد باہم پہنچائی گئی اور ابتدائی پولیس
رپورٹ بھی درج کرائی گئی اس دوران میں محمد فاروق اور حیدر فاروق
نے وہ فحش کلامی کی جس سے پورا محلہ واقف ہے مجھ میں نہ
دہرانے کی سکت ہے نہ انتقام کی طاقت ہے۔
(روزنامہ جنگ مشرق نوائے وقت ۷ مارچ ۱۹۸۶)

بیگم مودودی صاحبہ سے دردمندانہ گزارش

محترمہ بیگم صاحبہ! آپ اولاد کے ہاتھوں صدمے اٹھا کر کیوں رو رہی ہیں؟ یہ سب تو آپ ہی کی گود میں پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے اس شوہر نامدار ""مفکر اسلام" کے صاحبزادے ہیں۔ (جو ۳۵ سال کی عمر تک کلین شیو رہے)۔ اور جن کی جوش اور نیاز جیسے سیاہ بختوں سے دوستی ہی نہیں تھی بلکہ ان سے فیض یاب بھی ہوئے' یہ اسی رنگت کی رنگینی تو ہے' جو اس "مفکر اسلام" کے گھرانے میں آئی ہے۔

بیگم صاحبہ یہ قدرت کا انتقام ہے' کیونکہ "نیم ملا خطرہ ایمان" کے مصداق مودودی صاحب نے زر خریدوں کے ساتھ مل کر ایسی تفسیر اور کتابیں لکھیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے معصوم انبیاء علیہم السلام 'صحابہ کرامؓ' اولیاء اللہ کی توہین اور تنقیص سے بھری پڑی ہیں۔ بلکہ آپ کے اسی شوہر نامدار نے اپنی ماؤں امہات المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور سیدہ حفصہؓ (جن کی چادر میں حضور ﷺ پر وحی آتی تھی) کو "زبان دراز" لکھا ہے۔ حالانکہ زبان دراز اردو زبان میں گالی ہے جو یقیناً آپ بھی اپنے لئے برداشت نہیں کر سکیں گی لہذا بیگم صاحبہ آپ کے ساتھ آپ کی اپنی اولاد کا یہ معاملہ بالکل "گنبد کی صدا جیسے کہو گے ویسے سنو گے" کا مصداق ہے بس اب توبہ و استغفار ہی علاج ہے۔

قارئین محترم! نام نہاد مفکر اسلام نے اپنی اولاد کا جو حشر کیا اس کا نمونہ روزنامہ "جسارت" کی خصوصی اشاعت "مودودی نمبر" کی زیر نظر تصاویر میں ملاحظہ فرمائیں:


عمر فاروق مودودی


احمد فاروق مودودی


محمد فاروق مودودی




حسین فاروق مودودی





باقیات مودودی میں ان کی نام نہاد جماعت "جماعت اسلامی"

مودودی صاحب کی باقیات میں سے ان کی اپنی وہ جماعت بھی ہے جس پر دھوکہ دینے کے لئے انسوں نے اسلام کا لیبل لگادیا تھا۔ اس جماعت کا مذہبی کردار انتہائی خطرناک ہے، جسکی نشاندھی کر کے علماء حق نے اپنا مذہبی فریضہ پورا کر دیا ہے۔ الحمد للہ علماء حق کی محنت نے اس عظیم فتنہ سے سادہ لوح عوام کو کافی حد تک بچالیا ہے۔ اب اکثر جگہ مودودی جماعت والے کہہ دیتے ہیں کہ مودودی صاحب ایک شخص تھے، فوت ہو گئے، جماعت ہر بات میں ان کی حامی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ، مگر یہ صریح جھوٹ اور دھوکہ ہے، پوری جماعت کا وہی مذہب اور مسلک ہے جو مودودی صاحب کا ہے، جماعت کا دستور و منشور بھی وہی ہے، جدید انتخابی منشور میں جہاں مودودی صاحب کی طرح مذہب و مسلک سے آزادی ہے وہاں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ "سید ابو الاعلیٰ. جماعت اسلامی کے پہلے امیر تھے اور انہی کے لٹریچر اور دعوت کے نتیجے میں جماعت بنی ہے"

مودودی صاحب کی طرح پوری جماعت کا مذہب و مسلک

جماعت کا نیا منشور (از خرم مراد نائب امیر جماعت اسلامی) اسکے سرورق کے عکس اور متعلقہ اقتباس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں!



مذہب و مسلک

☆ جماعت اسلامی کسی مخصوص مسلک کی حامی یا داعی نہیں ہے۔

☆ جماعت کی تنظیم میں ہر مسلک کا آدمی شامل ہو سکتا ہے۔

دیوبندی ہو یا بریلوی اہل حدیث ہو یا جعفری اور وہ اپنے فقہی مذہب کی پیروی اور اس کے اظہار اور بیان میں بالکل آزاد ہوتا ہے ــــــــــــ اور جو مذہبی جماعتیں ہیں ان میں ہر مسلمان شامل نہیں ہو سکتا اس لئے کہ کوئی دیوبندیوں کی جماعت ہے، کوئی بریلویوں کی، کوئی اہل حدیث کی کوئی سنیوں کے کسی گروہ کی اور کوئی شیعوں کی۔ صرف جماعت اسلامی ہی سب مسلمانوں کو جمع کر کے اسلامی انقلاب لا سکتی ہے

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ جماعت اسلامی کے پہلے امیر تھے اور انہی کے لٹریچر اور دعوت کے نتیجے میں جماعت بنی

جماعت اسلامی میں شمولیت کے لئے مذہب سے آزادی کے بعد اب مزید وسعت
ہندوؤں، عیسائیوں، غیر مسلموں کو بھی شمولیت کی اجازت دے دی گئی

مودودی جماعت دن بہ دن ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے، ابتداء میں تو اتنی سختی تھی کہ عام مسلمانوں کو جب تک کہ انہیں "مودودیت" کا اسیر نہ کر دیا جاتا، ممبر بننا نصیب نہیں ہوتا تھا، پھر کچھ ترقی ہوئی

تو گلی کوچوں، چوکوں چوراہوں میں، منت سماجت کر کے ہر مسلک و مذہب کے لوگوں کو مودودی مذہب و مسلک کے ساتھ شامل ہونے کی ترغیب دیجانے لگی، اور عوامی مزاج دیکھ کر، جلسوں، جلوسوں میں ناچ گانے، وڈیو فلمیں، شارٹ سرکٹ ٹی وی جیسی کئی خرافات کو اسلام میں شامل کر لیا گیا، مسلمان عورت جو بغیر محرم کے فرض حج بھی ادا نہیں کر سکتی حتی کہ اذان، تکبیرات اور تلبیہ بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتی، ان سے شاہراہوں اور سڑکوں پر جلوس نکلوائے جاتے ہیں اور ان سے قاضی حسین احمد زندہ باد کے بلند و بانگ نعرے لگوائے جاتے ہیں۔ اور ان کی تصاویر اخبارات کی زینت بنائی جاتی ہیں، اس پر بھی پیاس نہ بجھی تو اب مزید وسعت کر دی گئی، اب ہندو، عیسائی وغیرہ، غیر مسلم بھی اس نام نہاد جماعت اسلامی کا رکن بن سکتا ہے۔ چنانچہ بنگلہ دیش کے بعد اب پاکستان میں بھی یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے "استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ"

یہ تھی جماعت کی مذہبی پوزیشن۔ اور جہاں تک سیاسی کردار کا تعلق ہے، اس سے ہر خاص و عام واقف ہے۔ کوئی بھی سیاسی جماعت ان سے مطمئن نہیں اور عوام نے ہمیشہ ہی ان کو رد کیا ہے، اس نام نہاد "جماعت اسلامی" والوں نے ہمیشہ اپنے اتحادیوں کو دھوکہ دیا ہے، اور ہمیشہ انکے اتحادی پچھتاتے ہی رہے ہیں، اس کا ایک نمونہ "روزنامہ جنگ راولپنڈی ۶ اکتوبر ۱۹۷۹ کی مندرجہ ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں!

جماعت اسلامی کو قومی اتحاد سے نکال دیا گیا

جماعتی فیصلے کے خلاف رجسٹریشن کرانے اور الگ انتخابی نشان کی درخواست دینے کا الزام

اسلام آباد ۵ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) پاکستان قومی اتحاد نے آج جماعت اسلامی کو رجسٹریشن نہ کرانے کے پارٹی فیصلے سے روگردانی کرتے ہوئے رجسٹریشن کرانے اور الگ انتخابی نشان کی درخواست دینے کے الزام میں باقاعدہ طور پر قومی اتحاد سے نکال دیا ہے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے آج یہاں ایک پریس کانفرنس کے دوران پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی نے خود ہی قومی اتحاد سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اس امر کا باقاعدہ طور پر اعلان ہمارے لئے تکلیف دہ امر ہے کہ جماعت اسلامی کو قومی اتحاد سے نکال دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے نہ صرف الگ انتخابی نشان کی درخواست دے دی ہے بلکہ اس نے اپنے امولانا مفتی محمود اور قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان کے مقابلے میں قومی اتحاد کے کوئٹہ کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امیدوار کھڑے کر دیئے ہیں انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک جماعت اسلامی نے اس سے پہلے ہی اس قسم کا تہیہ تیار کر رکھا تھا جب کہ انتہائی افسوسناک امر تھا انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کے لئے ان کی جانب سے یہ جواز مناسب نہیں ہے کہ اس نے بیلٹ سسٹم ایک حکومت میں شمولیت اختیار کر کے قومی اتحاد کے فیصلوں سے روگردانی کر چکی ہے

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۶ اکتوبر ۱۹۷۹

مودودی صاحب کی جماعت کی کہانی ان کی اولاد کی زبانی

قارئین! ہماری کوشش ہے کہ آپ کو نام نہاد جماعت اسلامی کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھائیں اور وہ بھی گھر کے بھیدیوں کے ذریعے' جو کہ مضبوط ترین شہادت ہیں'
خود مودودی صاحب کے بیٹے ان کی جماعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں' وہ ملاحظہ فرمائیں!

مودودی صاحب کے بیٹے حسین فاروق کے انکشافات

ہفت روزہ "مسلمان" اسلام آباد نے' صاحبزادہ حسین فاروق مودودی کا ۱۹ فروری ۱۹۸۳ء کو مندرجہ ذیل انٹرویو شائع کیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں :

☆ جماعت اسلامی کے اکابرین اپنی دنیا بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ☆ بیرونی رقوم کے لالچ میں منصورہ والے ان کے خلاف بات بھی نہیں سنتے۔ ☆ مرکزی قیادت کے لوگ اخلاق اور کردار کے بحران میں گرفتار ہیں۔ ☆ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ....

حسین فاروق مودودی کی رفقائے تحریک اسلامی واحباب مودودی کے نام عرضداشت

بہت سوچ بچار کے بعد خاکسار حسین فاروق مودودی یہ عرضداشت بہ شکل مکتوب آپ لوگوں کی خدمت میں فرداً فرداً ارسال کرنے کا فیصلہ کر سکا ہے۔...... ہمارے والد اور آپ کے قائد کے انتقال کے موقع پر بھی جو تلخیاں پیدا ہوئیں وہ آپ میں سے بہت سے لوگوں کے علم میں ہوں گی...... صورت حال یہ ہے کہ منصورہ جو تحریک کا مرکز بنایا گیا تھا بعض لوگ اسے خالصتاً کاروباری اور تجارتی مرکز کے طور پر استعمال کرتے ہوں تو پھر ہم اپنا یہ قانونی اور شرعی حق سمجھتے ہیں کہ اس صورت حال پر احتجاج کریں۔...... منصورہ کی اس بیوروکریسی کے روح رواں جناب خلیل حامدی صاحب ہیں۔ ان کی کاروباری صلاحیتیں خالصتاً دنیاداران ہیں ان کے پاس ذاتی دولت بھی بہت جمع ہو گئی ہے۔ اور جماعت کے فنڈ پر بھی جو تصرف ان کو حاصل ہے وہ کم ہی کسی دوسرے کو ہو گا۔

ہمارے ساتھ جو بد معاملگیاں کی گئیں۔ وہ ایسی شدید ہیں کہ جب تک آپ کے سامنے دستاویزی شواہد نہ رکھ دیئے جائیں آپ کے لئے یقین کرنا دشوار ہو گا۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ احتساب کے لئے کسی کاروائی کا آغاز کروائیں۔ ہم جو کچھ سامنے لائیں گے پورے ثبوت کے ساتھ لائیں گے .... مولانا خلیل حامدی صاحب کے پھیلائے ہوئے جال میں جماعت کی مرکزی قیادت ایسی گرفتار ہو چکی ہے کہ ان کے خلاف کسی قسم کی کاروائی کرنا روز بروز مشکل تر ہوتا جا رہا ہے .... دراصل مولانا خلیل حامدی صاحب کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ وہ واحد واسطہ ہیں جو مشرق وسطیٰ سے پیسے حاصل کرنے کے لئے مرکز منصورہ کے پاس موجود ہے۔ جماعت کا ۸۰ فیصد بجٹ باہر سے آتا ہے ۱۰ فیصد اعانتوں سے پورا ہوتا ہے اور اس کی نصف سے زائد رقم اپنی پسند اور اعتماد کے فارغ کارکنوں کی تنخواہیں ان کو دی جانے والی بے دریغ مراعاتوں پر صرف ہو جاتی ہے۔ مرکزی گاڑیاں مرکز کے ٹیلیفون ذاتی استعمال میں آتے ہیں۔ اور گاڑیاں اکابرین جماعت کے عزیزوں کے استعمال میں بھی خراب ہوں تو اخراجات بیت المال پر ڈال دیئے جاتے ہیں...... جماعت کے بعض اکابرین اپنی دنیا بنانے پر لگے ہوئے ہیں۔ جن میں وصفر لکھ

پتی ہو چکے ہیں اور کروڑ پتی بننے کے خواہش مند ہیں ....
خلیل حامدی صاحب نے سعودی عرب سے ویزے کی غیر اخلاقی اور ناجائز فروخت تک کا کام اسی منصورہ میں بیٹھ کر کیا ہے۔ اگر پیر اشرف کے خلاف مالی بد عنوانیوں کے سبب کاروائی کی گئی تھی۔ تو مولانا خلیل حامدی صاحب کو ان سے کہیں زیادہ بد معاملگیوں کے باوجود تادیبی کاروائی سے مستثنیٰ کیوں قرار دے دیا گیا ہے؟ آج نہیں تو کل سارے حقائق منظر عام پر آجائیں گے اگر ہم لوگ یہ مطالبہ کریں کہ جماعت کے اکابرین جماعت میں شامل ہونے سے قبل کے اثاثے ظاہر کریں تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ حضرات اپنے بیانات اور تقاریر میں سیاست دانوں سے یہی مطالبہ کرتے ہیں ....
حقیقت یہ ہے کہ مرکزی قیادت سے وابستہ ان حضرات نے تحریک اقامت دین کو تحریک اقامت شکم بنادیا ہے۔

.... میں خدا کو حاظر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ اصول توڑا جاچکا ہے۔ بیرون ملک ہمدردوں سے جو اعانتیں بڑی مقدار میں وصول ہوتی ہیں۔ وہ سب اس اصول کو توڑ کر آتی ہیں اور یہی جماعت کے بجٹ کا بڑا حصہ پورا کرتی ہیں ان رقوم کے نتیجے میں جماعت کی مرکزی قیادت کے یہ لوگ اخلاق و کردار کے بحران میں گرفتار ہو چکے ہیں یہ رقوم غیر قانونی طریقہ سے مرکز میں پہنچتی ہیں۔ جو صریح طور پر جرم ہے اور جرم سے متعدد قباحتیں جماعت میں پیدا ہو رہی ہیں۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا مخلص خاکسار حسین فاروق مودودی عفی عنہ

(بشکریہ ہفت روزہ مسلمان اسلام آباد)

۱۹ فروری ۱۹۸۳ء

صاحبزادہ حیدر فاروق مودودی کے حیرت انگیز انکشافات

میرے والد نے تنخواہ دار سیاسی کارکن کا فلسفہ کمیونسٹ پارٹی سے لیا تھا

آج تک کوئی بڑی علمی، ادبی، سماجی شخصیت جماعت اسلامی میں شامل نہیں ہوئی، صرف مسترد شدہ لوگ ہی آئے

تنخواہ دار عہدیداروں کی کوشش ہے کہ تجہیز و تکفین بھی بیت المال سے کی جائے حیدر فاروق مودودی کی جنگ سے گفتگو

لاہور (نمائندہ جنگ) جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے صاحب زادے سید حیدر فاروق مودودی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی میں تنخواہ دار سیاسی کارکن رکھنے کا فلسفہ میرے والد نے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا سے لیا تھا گزشتہ روز جنگ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ فرق صرف یہ تھا کہ کمیونسٹ پارٹی کے پاس فیض احمد فیض اور سجاد ظہیر جیسے معزز لوگ تھے جبکہ جماعت اسلامی میں معاشرے کے ناکام اور مسترد شدہ لوگ آئے ۱۹۴۱ء سے لے کر آج تک جماعت اسلامی میں کوئی بڑی علمی ادبی اور سماجی شخصیت شامل نہیں ہوئی۔ حیدر فاروق مودودی نے کہ مولانا امین اصلاحی، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا غفار حسن ڈاکٹر اسرار احمد اور ارشاد احمد حقانی جیسے لوگ ماچھی گوٹھ سازش کے ذریعے جماعت سے نکالے گئے انہوں نے کہا کہ اس وقت جماعت اسلامی کے تنخواہ دار عہدیداروں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو جماعت اسلامی میں آنے سے قبل کوئی اہم علمی یا سماجی مرتبہ رکھتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ میاں طفیل محمد اور مولانا اسلم سلیمی جماعت اسلامی میں آنے سے قبل وکالت کرتے تھے لیکن یہ حضرات ناکام وکیل تھے انہوں نے کہا کہ اسلم سلیمی کا یہ کہنا کہ جماعت اسلامی کے تنخواہ دار عہدیداروں کا دوسری سیاسی جماعت کے تنخواہ دار کارکنوں سے موازنہ کرنا زیادتی ہے دراصل مولانا اسلم سلیمی کے بے بنیاد احساس برتری کی نشاندہی ہے کیونکہ وہ اپنی کمتری کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتے حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ ان تنخواہ دار عہدیداروں کی تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ تجہیز و تدفین بھی بیت المال سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے پاکستان میں دین کے نام پر فساد برپا کرنے کے علاوہ اور کوئی خدمت نہیں کی ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی مولانا مودودی کا راستہ چھوڑ

جنگ

چکی ہے اور صرف اپنی قیمت لگوانے کے لئے حکومت کی مخالفت کرتی ہے (روزنامہ جنگ راولپنڈی ہفتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

صاحبزادہ حیدر فاروق مودودی کے مزید انکشافات

لاہور (انٹرویو جاوید فاروقی) جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کے صاحبزادے سید حیدر فاروق مودودی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کا کبھی کوئی نصب العین نظر نہیں آیا۔ مولانا مودودی نے یہ جماعت بنا کر بہت بڑی غلطی کی۔ جماعت اسلامی نے ہمیشہ منفی کام کیے میں نے پچاس سال جماعت کو اندر باہر سے دیکھا ہے۔ یہ مذہب کے نام پر فساد کرتی ہے آج بھی اس میں "ہسٹری شیٹرز" کو چن چن کر آگے لایا جارہا ہے۔ "روزنامہ پاکستان" سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی کو صرف علمی کام کرنا چاہئے تھا انہوں نے جتنا سیاسی کام کیا وہ تمام تر منفی تھا علمی اور سیاسی جدوجہد کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ جیل، جلسہ، جلوس اور کاغذ قلم کو بیک وقت ساتھ لے کر چلنا صرف انہی کا خاصہ ہے۔ اسی وجہ سے مولانا نے سیاسی مجبوری کے تحت بہت سی ایسی باتیں کہہ دیں جو نہیں کہنا چاہئے تھیں اپنی سیاسی مصروفیات کے سبب ہی مولانا نے تفہیم القرآن کی پہلی دو جلدوں میں صرف قرآن پاک کے محض نوٹس ہی لئے ہیں ان پر تفسیر کا اطلاق نہیں ہوتا۔ حیدر فاروق نے کہا کہ جماعت اسلامی کی تشکیل میں مولانا مودودی نے حسن بن صباح کے فلسفے پر عمل کیا کہ ایک جماعت میں ایک ہی مفکر ہونا چاہئے اسی وجہ سے جب مولانا منظور نعمانی، جماعت کے پہلے سیکرٹری جنرل قمر الدین خان، مولانا امین احسن اصلاحی اور دیگر بڑی علمی شخصیات نے مولانا سے کہا کہ وہ جماعت کی پالیسی سازی کا کام جماعت کی شوریٰ کو سونپ دیں اور امیر کا عہدہ پالیسیوں کے نفاذ کے لئے رکھیں تو مولانا نے ان سے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ اگر میں جماعت کا امیر ہونگا تو پھر جماعت کو مکمل طور پر میں ہی چلاؤں گا۔ مولانا مودودی نے

اس موقع پر استعفیٰ دینے کی دھمکی دی۔ اسی وجہ سے تمام صاحب علم لوگ شروع میں ہی جماعت کو چھوڑ گئے۔ کم عقل اور جاہل لوگوں کو مولانا کے استعفیٰ کارڈ نے متاثر کیا اور وہ ان کے پیچھے ہو لئے۔ اسی طرح جماعت کی شوریٰ سے تمام بولنے والوں کو نکال دیا گیا۔ مولانا کو پڑھے لکھے نہیں بلکہ میاں طفیل جیسے لوگوں کی ضرورت تھی۔ سید حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ قاضی حسین احمد جماعت میں باقاعدہ "پلانٹ" کئے گئے ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ پیر پگاڑا نے انہیں اس وقت امیر بننے کی مبارکباد دے دی تھی جب یہ سیکرٹری جنرل تھے۔ قاضی حسین احمد جہاد کشمیر اور جہاد افغانستان میں قوم کے بچوں کو استعمال کرتے ہیں جبکہ ان کے اپنے بچے امریکہ میں پڑھتے ہیں۔ قاضی صاحب سے بڑا ریاکار اور خائن شخص میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ سوئیکارنو چوک پشاور میں ان کی چند فٹ کی دکان تھی لیکن آج یہ لینڈ کروزر میں پھرتے ہیں حافظ ادریس نے جب اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ علامہ علاؤالدین صدیقی کے گھر توڑ پھوڑ اور ان پر تشدد کیا تو علامہ علاؤالدین صدیقی نے مولانا مودودی سے کہا تھا کہ آپ اس دن کا انتظار کریں جب یہ سب کچھ آپ کے ساتھ ہوگا اس واقعہ پر پاکستان کے پہلے وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا تھا کہ مولانا مودودی نے وہ جن بوتل سے باہر نکالا ہے جو پاکستان اور خود مولانا مودودی کو ختم کر دیگا اور پھر ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ناکامی کے بعد پروفیسر خورشید اور منور حسن نے جماعت کی شوریٰ کے اجلاس میں مولانا کی بے عزتی کی اور اسی رات مولانا کو ہارٹ اٹیک ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ خرم مراد نے مشرقی پاکستان میں البدر الشمس کی تنظیمیں منظم کیں جنہوں نے پندرہ پندرہ بنگالیوں کو لائن میں

کمزا کر کے ان پر تھری ناٹ تھری کی گولیاں اس طرح آزمائیں کہ یہ گولی کتنے لوگوں میں سے گزر سکتی ہے یہ سب کچھ مولانا مودودی کے علم میں تھا اگر وہ چاہتے تو ان واقعات کو روک سکتے تھے لیکن ان کاموں میں انہیں مولانا کی آشیرباد حاصل تھی مولانا نے اپنی سیاسی مجبوریوں کی خاطر اپنی تحریر "دین میں حکمت عملی کا مقام" میں لکھا ہے کہ ایک اسلامی تحریک کے قائد کو حکمت عملی کے تقاضوں کے تحت یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز ٹھہرا سکے اور شریعت کے کسی بھی حکم کو مقدم یا موخر قرار دے سکے "حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ یہ حق تو اللہ نے اپنے انبیاء کو بھی نہیں دیا جو مولانا مودودی کسی اسلامی تحریک کے قائد کو دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اب انجمن ستائش باہمی کی شوری بن کر رہ گئی ہے اس کی تمام لیڈر شپ "تنخواہ دار" ہے جو قوم کے چندوں پر پل رہے ہیں۔ قاضی حسین احمد ہر جمعرات کو لغاری (اس وقت کے صدر) کے پاس جاتے اور وہاں کھانا کھاتے اور وہیں نماز پڑھتے۔ لغاری نے انہیں بے نظیر کے خلاف استعمال کیا اب لغاری (کیونکہ اب وہ صدر پاکستان نہیں رہے) کے پاس وہ کارڈ نہیں رہے تو قاضی صاحب نے بھی وہاں جانا چھوڑ دیا ہے۔ لغاری نے قاضی صاحب کو منصورہ کا ایک سال کا بجٹ دیا اور کہا کہ دھرنا مارو جس پر عمل کرتے ہوئے قاضی نے اسلام آباد میں تین بچوں کو مروا دیا۔ اس موقع پر قاضی اپنے بیٹوں اور دامادوں کو آگے کیوں نہیں لائے ان کی تعلیمات یہ ہیں کہ جو معاشرے میں فتنہ فساد پھیلائے انہیں شہید کہا جاتا ہے۔ جماعت کی ان ہی پالیسیوں کی وجہ سے مفتی اعظم مفتی محمد شفیع نے فتویٰ دیا تھا کہ جماعت کے عقائد صحیح نہیں ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ جہاد کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے حساب سے کشمیر میں جو کر رہے ہیں وہ ہرگز جہاد نہیں۔ خود مولانا مودودی نے کہا تھا کہ جب تک حکومت پاکستان کے حکومت ہند کے ساتھ معاہدانہ تعلقات قائم ہیں کسی پاکستانی کا کشمیر میں ہندوستانی فوج سے لڑنا از روئے قرآن جائز نہیں۔ اس کے بعد جماعت کیسے کہتی ہے کہ کشمیر میں جہاد ہو رہا ہے یا تو مولانا مودودی غلط تھے یا پھر قاضی حسین احمد۔

(شکریہ روزنامہ پاکستان ۲۰ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ ۲۶ جولائی ۱۹۹۷ء)

مودودی جماعت (جماعت اسلامی) انکی گھر کی خواتین کی نظر میں

قارئین کرام! گذشتہ صفحات میں آپ نے مودودی صاحب اور انکی جماعت کے کردار پر ان کے صاحبزادوں کے "انکشافات" ملاحظہ کیئے' اب انکی گھر کی خواتین کے "انکشافات" بھی ملاحظہ فرمائیں' روزنامہ "الاخبار" اسلام آباد کو ایک انٹرویو میں مودودی صاحب کی بہو "سائرہ عباسی" صاحبہ فرماتی ہیں۔

س ☆ آپ جماعت اسلامی کی جس قیادت کو نشانہ تنقید بنا رہی ہیں اسے تو مولانا مودودی نے اپنی زندگی میں مثالی کارکردگی کی بناء پر اپنے بھرپور اعتماد کا سرٹیفکیٹ عطا کیا تھا؟

ج ☆ جہاں تک میں سمجھی ہوں جماعت کے لوگوں کی خامیاں مولانا کے علم اور نظر میں ضرور تھیں مگر مولانا کی سیاسی ضرورتوں کے لئے یہ لوگ ان کی ضرورت تھے اسی لئے انہوں نے ان تمام خامیوں کو صرف نظر کئے رکھا۔

س ☆ آپ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی میاں طفیل محمد' اور قاضی حسین احمد کے ادوار میں کیا فرق محسوس کرتی ہیں۔؟

ج ☆ جماعت اسلامی کے موجودہ دور کا تو کسی اعتبار سے مولانا کے دور سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں سمجھتی ہوں کہ قاضی صاحب کے دور کا مولانا کے دور سے موازنہ مولانا کی توہین' ڈھول ڈھمکے' فلمی گانوں کی دھنوں پر نعرہ بازی جماعت میں قاضی حسین احمد کی ایجاد ہیں میرے خیال میں اگر مولانا کے دور کی کوئی جھلک کہیں نظر آتی ہے تو وہ میاں طفیل محمد کے دور میں تھی۔ انہوں نے اپنے قول و فعل' عمل سے مولانا کی بھرپور

پیروی کرنے کی کوشش کی اور اسے مولانا ہی کی جماعت سمجھا۔ جہاں تک قاضی حسین احمد کے دور کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہر اس چیز کو مٹانے کے در پے ہیں جسے مولانا سے کوئی نسبت تھی اور انہوں نے بڑی کوشش محنت لگن سے قائم ودائم کیا تھا۔

(روزنامہ "الاخبار" اسلام آباد ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء)

نام نہاد "جماعت اسلامی" کی کہانی بیگم مودودی صاحبہ کی زبانی

اس کے ساتھ خود ساختہ مفکر اسلام کی جماعت کی کہانی ان کی بیگم کی زبانی ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں:

مولانا کے ساتھ یہ المیہ تھا کہ انہیں "اشراف" میں سے حمایتی نہ مل سکے اور "نچلا طبقہ" (ارذال) انکے قریب آیا (بیگم مودودی)

س...... مولانا کے قریبی ساتھی بچوں سے کس طرح کا سلوک کرتے تھے؟

ج...... بچوں کو باپ کی سرگرمیوں سے متنفر کرنے کے لئے جب بھی بچے دفتر میں جاتے تھے انہیں جھڑکتے تھے۔ ان سے سختی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ بچوں کو تھپڑ تک مارنے سے گریز نہیں کرتے تھے صرف اس لئے کہ وہ دفتر میں نہ آئیں اور باپ کے کام سے متنفر ہو جائیں اور دراصل جماعت اسلامی کے لوگوں نے بچوں کو اسلام سے اور جماعت اسلامی سے برگشتہ کیا۔ یہ کیسے تھے یہ "اسلام" ہے؟

س۔ مولانا کے قریبی ساتھیوں میں میاں طفیل' پروفیسر غفور' نعیم صدیقی' مولانا محمد چراغ (گجرانوالہ) خلیل احامدی اور فیض الرحمان ہمدانی اور قاضی حسین احمد جیسے لوگوں کا شمار ہوتا ہے۔ کیا یہ لوگ بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے اور آپ کے خیال میں اس سطحی سلوک کی وجہ کیا تھی؟

ج۔ میں مولانا کے کسی ساتھی کا نام نہیں لوں گی۔ اس وقت مولانا کے قریب ترین جو لوگ تھے سب ان سے واقف ہیں جہاں تک ان کے غلط رویے کا تعلق ہے تو مولانا کے ساتھ یہ المیہ تھا کہ انہیں اشراف میں سے اپنے حمایتی نہ مل سکے اشراف تو مولانا کے قریب نہیں آئے اور نچلا طبقہ مولانا کے قریب آیا' اور اس طبقے کے ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے لوگوں میں اسلام کی وہ بڑائی پیدا نہ کر سکا جو کہ اشراف کے خاندان میں پیدا ہو سکتی تھی۔

س...... مولانا کی وفات کے بعد جماعت کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا رہا؟

ج...... جماعت مولانا کی زندگی میں ہی منصور ہو چکی تھی۔ ہم لوگ خود عذار تھے۔ جماعت کے ساتھ ہمارے تمام رابطے منقطع ہو چکے تھے کیونکہ ہمیں جماعت کے لوگوں سے انکے طریقہ کار سے مکمل اختلاف تھا اس لئے کبھی ان سے کوئی تعلق بھی نہیں رکھا۔ انہوں نے بھی رابطہ نہیں کیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مولانا رہے نہیں جماعت اب ہماری ہے' ہم مولانا کی اولاد ہیں اور ان کے مشن کے وارث بھی ہم ہیں۔ ویسے ہم نے خود بھی جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھا' نہ ہم جماعت اسلامی کے رکن ہیں۔ ہم نے آج تک جماعت کا فارم نہیں بھرا اسلئے کہ رکنیت کا مطلب ہے کہ جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے کام کیا جائے اور ہمارا جماعت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

س...... مولانا کی طرف سے جماعت سے لاتعلقی اختیار کرنے کے باوجود جماعت کی کچھ اپنی ذمہ داریاں بھی تو تھیں' آخر کو مولانا ان کے قائد تھے؟

ج...... جماعت کے ساتھ حقیقتاً ہر تعلق ختم ہو گیا تھا۔ جماعت سے علیحدگی کے بعد خود کبھی ان سے رابطہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اس جماعت سے مایوس ہو گئے تھے۔ مولانا نے اس سے پہلے جو جماعت بنائی تھی جب وہ ان کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹنے لگی تھی تو مولانا نے اس جماعت کو توڑ دیا تھا اور اس کے بعد

مولانا کہتے تھے یہ میرے راستے سے ہٹ گئے ہیں لیکن میرے میں اب اتنی جان نہیں رہی کہ اسے توڑ کر نئی جماعت بنا سکوں

یہ جماعت اسلامی دوبارہ آرگنائز کی تھی اور مولانا اس بات کا اعتراف کرتے تھے کہ یہ جماعت اسلامی بھی ان کے اصولوں پر نہیں چل رہی تاہم انہوں نے اس لئے یہ جماعت توڑنے سے معذوری ظاہر کردی تھی کہ اب میرے میں اتنی طاقت نہیں رہی ہے کہ میں دوبارہ نئی جماعت بنا سکوں۔ مولانا کہتے تھے یہ میرے راستے سے ہٹ گئے ہیں لیکن میرے میں اب اتنی جان نہیں رہی کہ اسے توڑ کر نئی جماعت بنا سکوں۔

س...... جب مولانا بیمار تھے ان کے آخری لمحات میں جماعت والوں کا ان کے ساتھ رویہ کیسا تھا؟

ج...... جماعت کے منصورہ منتقل ہونے کے بعد مولانا جماعت کے معاملات سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے جماعت کے ساتھ تقریباً ہر رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ یوں بھی بیماری کے آخری ایام مولانا نے امریکہ میں گزارے تھے۔ میرا بیٹا ڈاکٹر احمد فاروق مجھے اور مولانا کو زبردستی اپنے ساتھ امریکہ لے گیا تھا تاکہ باپ کا بہتر سے بہتر علاج کروا سکے۔ امریکہ میں ہی مولانا زیادہ بیمار ہو گئے اور وہیں ان کا انتقال بھی ہوا۔



ندائے ملت لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء

موجودہ مودودی جماعت کی کہانی میاں طفیل کی زبانی

قارئین محترم! گذشتہ اوراق میں آپ نے مودودی جماعت کا تعارف گھر کے بھیدیوں کی زبانی ملاحظہ کیا۔ اب مزید تعارف سابق امیر جماعت میاں طفیل محمد صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی صاحب! کوئی آپ کے گھر کے سامنے جلسہ کرے تو آپ اسے غنڈہ گردی قرار دیں گے: میاں طفیل

آپ کہتے ہیں حکومت میرے حوالے کر دو لیکن کون ایسا کرے، یہ حق تو عوام کے پاس ہے جو جماعت اسلامی کو ووٹ ہی نہیں دیتے

دستور کے مطابق راستے ہموار کر کے جمہوری طریقے سے حکومت کی تبدیلی کی بجائے کوئی اور طریقہ اختیار کرنا ملک کی تباہی کے مترادف ہوگا

(عکس خبر روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء)

قارئین محترم!

آپ نے گزشتہ اوراق میں ملاحظہ فرمالیا۔ یہ ہے مودودی صاحب کی "جماعت" جس کو اسلام کے لبادے میں انہوں نے لپیٹا۔ مگر حقیقت حقیقت ہے۔ آشکارا ہو کر رہتی ہے۔ مودودی صاحب سے لیکر موجودہ امیر (جماعت اسلامی) قاضی حسین احمد صاحب تک کے حالات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ کیا یہی اسلام ہے جو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں۔ اور قاضی صاحب نے اب قوم کی بیٹیوں کو جلسوں جلوسوں میں عام شاہراؤں پر جس طرح گھمانا شروع کیا ہے' جن کی تصاویر اخبارات میں آئے دن چھپ رہی ہیں۔ وہ تو درس عبرت ہے۔ اسلامی حیامانع نہ ہوتی تو ہم اس کے عکس چھاپ دیتے۔

باب چہارم

مودودیوں کے شیعہ بھائی
اپنے کفریہ عقائد
کے آئینہ میں

مودودیوں کے شیعہ بھائی اپنے کفریہ عقائد کے آئینے میں

مودودیوں کے شیعہ بھائیوں کے عقائد

شیعہ کتابوں سے مستند حوالوں کے ساتھ

مودودی صاحب نے تقیہ کر کے جس طرح سنی مذہب کی بنیادیں ہلانے اور شیعیت کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے آپ نے شیعوں کی طرف سے ان کوششوں اور خدمات کا اعتراف ملاحظہ فرمالیا۔ اب آپ کو مودودی صاحب کی شیعہ برادری اور ان کے بھائی شیعہ امام خمینی کے کفریات کا کچھ نمونہ دکھاتے ہیں' اور فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ کیا ایسے لوگ از روئے شریعت اس قابل ہیں کہ ان کے ساتھ تعلقات رکھے جائیں ؟اور انکو بھائی بنایا جائے ؟

کلمہ اسلام اور شیعہ

کلمہ اسلام کے صرف دو جز ہیں توحید اور رسالت' حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین ﷺ تک کلمہ شریف کے یہی دو جز رہے ہیں اور اب تک پوری ملت اسلامیہ کا کلمہ انہی دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

مگر شیعہ بدبختوں نے اسمیں ایک تیسرا جز "علی ولی اللہ" شامل کر لیا ہے۔ بلکہ ایرانی شیعوں نے تو کفر بالائے کفر کر کے چہارم جز "خمینی حجۃ اللہ" کا بھی اضافہ کر دیا ہے اور اسطرح خود ہی ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہو گئے' تبدیل کردہ کلمہ کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں!

پاکستان میں کلمہ اسلام میں تبدیلی اور تیسرے جز "علی ولی اللہ" کا اضافہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل رہنمائے اساتذہ " اسلامیات برائے نہم و دہم	رہنمائے اساتذہ اسلامیات جماعت نہم و دہم قومی ادارۂ نصاب و درسی کتب ایمارت تعلیم و صوبائی رابطہ حکومت پاکستان اسلام آباد ١٩٧٥ء

پاکستانی شیعوں نے بھٹو دور حکومت میں لڑ جھگڑ کر اپنے لئے مندرجہ بالا علیحدہ کلمہ سرکاری نصاب دینیات میں منظور کرالیا تھا۔ چنانچہ یہ خود ساختہ کلمہ ان کی کتابوں' رسالوں کے علاوہ ان کے امام باڑوں پر بھی لکھا ہوتا ہے۔

ایران میں کلمہ اسلام میں تبدیلی اور چہارم جز "خمینی" "حجتہ اللہ" کا اضافہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ

(ماہنامہ وحدت اسلامی تہران جون ۱۹۸۴ بحوالہ خمینی ازم اور اسلام صفحہ ۴)

ایرانی شیعوں کی طرف سے شہادتین میں تبدیلی

ایرانی شیعوں نے کلمہ شریف میں تبدیلی کے ساتھ' شہادتین میں بھی تبدیلی کرلی ہے اور اس میں چہارم جز "خمینی روح اللہ حجتہ اللہ علی خلقہ" کا اضافہ کر دیا ہے' ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد کی طرف سے شائع ہونے والے ماہنامہ "وحدت اسلامی" جون ۱۹۸۴ء کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله
و علياً ولي الله واشهد ان خميني روح الله حجة الله على
خلقه ——— (ماہنامہ وحدت اسلامی جون ۱۹۸۴)

ملحوظ رہے کہ ماہنامہ "وحدت اسلامی" ایران کا سرکاری رسالہ ہے اور اس رسالہ میں اس طرح کی دل آزار باتیں چھاپنا ان کا معمول ہے۔

ایرانی کلمہ کا ایک اور نمونہ دوسرا جز صرف "الامام الخمینی"

۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو تہران میں خمینی کے حق میں مظاہرے کے دوران' ان کے پیروکاروں نے ایک بمر اٹھا رکھا ہے جس پر کلمہ اس طرح لکھا ہوا ہے۔ "لا الہ الا اللہ ا لا مام الخمینی" روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۲ فروری ۱۹۷۸ء کا عکس ملاحظہ ہو



لبیک اللّٰھم لبیک کی جگہ لبیک یا خمینی



قارئین محترم! شیعیت دراصل یہودیت کا چربہ ہے اور انکی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی ہر ہر بات کو یا تو ختم کر دیا جائے یا تبدیل کر دیا جائے یا پھر کم از کم اسکو مشکوک بنا دیا جائے' کلمہ توحید پر حملے کیساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلہ کا ایک اور نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں ۱۹۸۷ء میں حرم مکہ مکرمہ میں حج کے موقعہ پر ایرانیوں سے چاقو چھریاں خمینی کی تصاویر وغیرہ علاوہ دھماکہ خیز آتش گیر مادہ برآمد ہوا تھا وہاں ان سے جو دستی گھڑیاں برآمد ہوئی تھیں ان پر جلی حروف میں

"لبیک اللّٰھم لبیک" کی جائے لبیک یا خمینی لکھا ہوا تھا' روزنامہ عکاظ ۱۸ اگست ۱۹۸۷ء سے گھڑی کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ ہر مسلمان حاجی اور عمرہ ادا کرنے والا جانتا ہے کہ" دوران طواف 'ایرانی اللہ اکبر خمینی رہبر کی صدائیں بلند کرتے رہتے ہیں۔

اذان اسلام اور شیعہ

امت مسلمہ کی متفقہ" اسلامی اذان" کے مقابلے میں 'خود ساختہ شیعہ اذان ان کے امام باڑوں سے مسلمان خود سنتے ہی رہتے ہیں۔ جس میں شیعہ کلمہ کی طرح" اشھدان علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کا اضافہ ہے۔ اور یہ اضافہ بھی ان کے باطل اور ان کا عقیدے کا اعلان ہے۔ کہ نعوذ

باللہ حضور ﷺ کے بعد بلا فصل خلیفہ حضرت علیؓ ہیں' حالانکہ یہ کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ سے قبل حضور ﷺ کے بلا فصل خلیفہ تو حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں ان کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے بعد تیسرے نمبر پر حضرت عثمانؓ اور پھر ان کے بعد چوتھے نمبر پر حضرت علیؓ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔

کیا شیعوں کے کلمہ اور اذان میں یہ اعلانیہ کفریہ حرکت خطرناک فرقہ واریت نہیں ؟اور کیا یہ مسلمانوں کی شدید دل آزاری نہیں ہے ؟اور پاکستان کے ۹۷ فیصد غالب سنی اکثریت کی حق تلفی نہیں ہے ؟

آخر کیا وجہ ہے کہ حکمران اور ملک کا قانون اس ظلم کے خاتمہ کے لئے حرکت میں نہیں آتا ؟ ۔اسکی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ملک کی غالب اکثریت خواب غفلت کا شکار ہے' جس دن بیدار ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ بغیر لڑائی جھگڑے اور خون خرابے کے یہ مسئلہ بھی حل ہو جائیگا۔

ارکان اسلام اور شیعہ

مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا اور ایمان رکھتا ہے کہ اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔ کلمہ طیبہ' نماز' روزہ حج اور زکوٰۃ جیسا کہ کتب احادیث' بخاری اور مسلم شریف وغیرہ میں صراحتاً مذکور ہیں۔ شیعوں نے کلمہ طیبہ اور اذان کی طرح ارکان اسلام میں بھی تبدیلی کی ہے' جسمیں کلمہ توحید کی جگہ ولایت کو داخل کیا ہے' شیعوں کی نہایت معتبر کتاب "اصول کافی" میں لکھا ہے' اصل سے عکس ملاحظہ کریں۔

> عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ ، وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوِلَايَةِ.
>
> (اصول کافی صفحہ ۱۸ جلد ۳)

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج اور ولایت۔ اور اس شان کے ساتھ کسی چیز کو نہیں پکارا گیا جتنا کہ ولایت کو۔

ارکان اسلام میں تبدیلی کا ایک اور نمونہ

ایرانی سفارتخانہ دہلی سے شائع ہونے والا رسالہ "راہ اسلام" کا عکس ملاحظہ فرمائیں!

اقوال معصومین

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، حج، روزۂ ماہ رمضان اور ولایت اہلبیت سب پر جھوٹ ہے لیکن ولایت میں کوئی جھوٹ نہیں ہے

راہ اسلام — محرم الحرام ۱۴۰۹ھ — نشر کردہ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران ۱۸ تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

ملحوظ رہے کہ ایرانی سفارت خانے دنیا بھر میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً اپنے باطل عقائد پھیلانے کے اڈے ہیں۔ مندرجہ بالا نمونے اس کا واضح ثبوت ہیں۔

موجودہ قرآن کے بارے میں شیعہ عقائد

ملت اسلامیہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن شریف کامل اور مکمل اور تحریف سے پاک ہے۔ مگر شیعہ اس کے قائل نہیں ہیں، ایران میں مستقل ایک کتاب "**فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب**" لکھی گئی ہے اس کے صفحہ ۷۰ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن میں تورات و انجیل کی طرح تحریف ہوئی ہے اسی طرح شیعوں کی معتبر کتاب "اصول کافی" صفحہ ۱۳۹ پر لکھا ہے کہ اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے اور وہ موجودہ قرآن سے مختلف ہے۔

مزید معلومات کے لئے مفکر اسلام حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب کی مایہ ناز کتاب "**ایرانی انقلاب**" اور علماء اسلام کی طرف سے چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام لکھی گئی کتاب "**سنی موقف**" جو ان موضوعات پر بیش بہا خزانہ ہیں کا ضرور مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں۔

باقر مجلسی اور تحریف قرآن کا عقیدہ

باقر مجلسی شیعوں کا متفقہ مقتدا، اور ان کا خاتم المحدثین ہے، شیعہ امام خمینی نے اپنی تصنیف کشف الاسرار صفحہ ۱۲۱ پر صحیح مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لئے باقر مجلسی کی کتابوں کے مطالعہ کی بہت تاکید کی ہے اور اپنی تائید میں اس کی کتاب "حق الیقین" سے اقتباسات بھی نقل کئے ہیں، نیز پاکستان کے مشہور شیعہ مجتہد نجم الحسن کراروی نے تو باقر مجلسی کی تعریف میں یہاں تک لکھا ہے۔

> حضرت علامہ مجلسی ملا محمد باقر...... اصفہانی کے حالات زندگی قلمبند کرنا تقریباً اسی طرح مشکل ہے، جس طرح حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے کسی ایک فرد کے حالات لکھنا دشوار ہے۔ آپ آسمان شریعت کے آفتاب اور فلک علم و حکمت کے ماہتاب تھے...... اور مملکت علم و اجتہاد کے تاجدار تھے۔
> (مقدمہ ضیاء العیون ترجمہ حیات القلوب ملا باقر مجلسی صفحہ ۵ مطبوعہ لاہور)

شیعہ آسمان شریعت کے آفتاب اور مودودیوں کے بھائی' خمینی' کے مقتدا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الائمہ" مطبوعہ ایران میں یہاں تک لکھا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن مین سورۃ بقرہ سے بھی بڑی بڑی سورتیں تھیں جن میں تحریف کی گئی ہے۔اس ضمن میں اس نے نمونے کے طور پر تحریف کی چند مثالیں بھی پیش کی ہیں۔ جن میں ذیل کی دو جعلی سورتیں سورۃ نورین' سورۃ ولات (جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں) اور تحریف شدہ چند آیات بھی لکھی ہیں۔چنانچہ تذکرۃ الائمہ ہی کے حوالے سے تحریفات کی چند مثالیں قارئین کی نظر کی جاتی ہیں۔

شیعہ کے بناوٹی قرآن کا نمونہ جعلی سورۃ نورین

باقر مجلسی کی کتاب "تذکرۃ الائمہ" مطبوعہ ایران کا عکس ملاحظہ ہو

السورۃ النورین بسم اللہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالنورین الذی انزلنا هما یتلون علیکم آیاتی و یحذرانکم عذاب یوم عظیم نوران بعضہا من بعض وانا السمیع العلیم ان الذین یوفون بعہد اللہ و رسولہ لہم جنات النعیم و الذین یکفرون من بعد ما آمنوا بنقض میثاقہم و ما عاہدہم الرسول علیہم یقذفون بالجحیم اذ ظلموا انفسہم و عصوا الوصی اولئک یسقون من الحمیم تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۸)

تقریباً پونے دو صفحے کی جعلی سورۃ ہے ہم نے صرف نمونہ دکھایا ہے عربی بھی ایسی ہے جیسے کسی جاہل عجمی کی ہو

ایک اور جعلی سورۃ (,,سورۃ ولات) کا نمونہ

سورۃ الولات

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالنبی و الولی الذین بعثناهما یہدیانکم الی صراط مستقیم نبی و ولی بعضہما من بعض و انا العلیم الخبیر ان الذین یوفون بعہد اللہ لہم جنات النعیم فالذین اذا تلیت علیہم آیاتنا کانوا بہ آیاتنا مکذبین ان لہم فی جہنم مقام عظیم اذا نودی لہم یوم القیمۃ این الظالمون المکذبین للمرسلین ما خلفہم المرسلون الا بالحق و ما کان اللہ لینظرہم الی اجل قریب و سبح بحمد ربک و علی من الشاہدین

(عکس تذکرۃ الائمہ ص مطبوعہ ایران)

سورۃ فاتحہ میں تحریف کا نمونہ

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ھناک نعبدو ویاک نستعان نرشد لسبیل المستقیم لسبیل الذین انعمت علیہم سوی المغضوب علیہم و لا الضالین.

(عکس تذکرۃ الائمہ صفحہ ۲۰)

آیت الکرسی میں تحریف کا نمونہ

فی آیۃ الکرسی اللہ لا الہ ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لانوم
لہ ما فی السموات و ما فی الارض و ما بینھما و ما تحت الثری عالم
الغیب و الشھادۃ ھوالرحمن الرحیم من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ

(تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۹-۲۰)

ایران میں قرآن شریف کے خلاف خوفناک سازش

خمینی کے دور حکومت میں ایران میں موجودہ قرآن کریم کے خلاف کی گئی سازش کا سرکاری ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

ایران میں شائع شدہ قرآن پاک کے نسخے ضبط

لاہور (اپ پ) حکومت پنجاب نے ادارہ سازمان چاپ جاودان (ایران) کے شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۳ کے تمام نسخے فوری طور پر ضبط کر لئے ہیں کیونکہ اس کے متن میں الفاظ یا اعراب میں تحریف پائی گئی جو قرآن پاک کے مسلمہ متن کے خلاف ہے۔ اور جس سے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۳-۱۲-۱۹۸۷

JANG

روزنامہ جنگ راولپنڈی

صفحات (۱۲)

شیعہ کے بناوٹی قرآن کا ایک اور نمونہ

(حضرت صاحبزادہ نصیر الدین صاحب گیلانی گولڑہ شریف کا انکشاف)

جو انہوں نے اپنی تصنیف "نام و نسب" میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ وہ تحریر فرماتے ہیں

"آخر میں ایک نئی اور چونکا دینے والی چیز پیش کی جاتی ہے۔ شیعہ مذہب میں ہمارے موجودہ قرآن کے مقابلے میں آیات بھی بنائی گئی ہیں ذرا ان مصنوعی آیات میں استعمال ہونے والی عربی کی شان فصاحت وبلاغت بھی ملاحظہ فرمائیے"

سُورۃ الولایۃ سبع آیات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنبی
وبالولی الذین بعثناھما یھدیانکم الی صراط مستقیم۔ نبی وولی
بعضھما من بعض وانا العلیم الخبیر۔ ان الذین یوفون بعھد اللہ
لھم جنات النعیم۔ والذین اذا تلیت علیھم آیاتنا کانوا بآیاتنا مکذبین
ان لھم فی جھنم مقاما عظیما اذا نودی لھم یوم القیامۃ این الظالمون
المکذبون للمرسلین ما خلفھم المرسلین الا بالحق وما کان اللہ لیظھرھم
الی اجل قریب وسبح بحمد ربک وعلی من الشاھدین۔

احادیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شیعہ عقائد

امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد حضور اقدس ﷺ کی احادیث شریفہ کا درجہ ہے۔ لیکن اس کے برعکس شیعہ کا عقیدہ مندرجہ ذیل ہے۔

موطا امام مالک' بخاری' مسلم اور ابوداؤد' جھوٹ کا پلندہ ہیں

جامعہ المنتظر لاہور کے پرنسپل اور خبیث ترین شیعہ مصنف غلام حسین نجفی نے اہل السنت والجماعت پر رد کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے۔ (اصل سے عکس ملاحظہ ہو۔)

آپ کے مذہب کی پہلی مایۂ ناز کتاب موطأ ہے جسے آپ کے امام مالک نے تحریر کیا ہے۔ مالک ۹۳ھ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹ھ میں مرگیا تھا۔ پس یہ کتاب رسول کریمؐ کے تقریباً سو سال بعد لکھی گئی ہے جس وقت کہ تمام صحابی بھی مر گئے تھے پس یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی دوسری مایۂ ناز کتاب صحیح بخاری ہے جسے محمد بن اسماعیل نے لکھا ہے اور یہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا ہے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی ہے۔ لہٰذا یہ کتاب نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ پس بخاری شریف بھی جھوٹ کا پلندہ ہے کیونکہ اس کے صحیح ہونے کی نہ ہی نبی کریمؐ نے اور نہ ہی کسی اور صحابی نے تصدیق کی ہے۔

آپ کی تیسری مایۂ ناز کتاب صحیح مسلم ہے جسے مسلم بن حجاج نے تحریر کیا ہے۔ یہ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۶۸ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو پچیس برس بعد لکھی گئی ہے پس یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی چوتھی مایۂ ناز کتاب سنن ابی داؤد ہے جسے سلیمان بن اشعث نے لکھا ہے۔ یہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۷۵ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریم سے تقریباً دو سو پچیس برس کے بعد لکھی گئی ہے لہٰذا یہ کتاب بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ (عکس حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۲۱ از غلام حسین نجفی)

شیعہ مجتہد نجفی نے جس دیدہ دلیری سے امت مسلمہ کی شدید دل آزاری کرتے ہوئے رحمتہ للعالمین ﷺ کی مبارک احادیث کے ذخیروں کو جھوٹ کا پلندہ لکھا ہے وہ امت مسلمہ کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ شیعہ عقائد کی بنا پر نہ تو اللہ تعالیٰ کا کلمہ 'نہ ارکان اسلام' نہ اذان اسلام اور نہ ہی قرآن پاک محفوظ ہے۔ اور احادیث شریفہ تو ان کے نزدیک جھوٹ کا پلندہ ہوئیں تو پھر دین اسلام میں رہ کیا گیا؟ شیعوں کے انہی کفریات کی بناء پر امام مسجد نبوی شیخ حذیفی صاحب نے اپنے تاریخی خطبہ میں فرمایا ہے۔

'' هم اضر علی الاسلام من اليهود والنصاری'' کہ یہ شیعہ 'اسلام کے لئے یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں۔

رسالت کے متعلق شیعہ عقائد

اذان 'ارکان اسلام' قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے بارے میں شیعہ نظریات کے بعد ہم رسالت سے متعلق شیعوں بالخصوص ان کے موجودہ امام و مقتدا اور "مودودی" صاحب کے بھائی خمینی کے نظریات کے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

(نعوذ باللہ) ختم المرسلین ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام انسانوں کی اصلاح تربیت اور انصاف کے نفاذ میں ناکام رہے' خمینی

شیعہ امام خمینی کا درج ذیل کفریہ بیان اسکی ایک تقریر کا حصہ ہے جسکو ایرانی سفارت خانے کے "خانہ فرہنگ" ملتان نے "اتحادو یکجہتی امام خمینی کی نظر میں" کے نام سے کتابچہ کی شکل میں شائع کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۵ کا عکس کلیجے پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ فرمائیں۔

> جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔

جنگی کامیابی کا اعلان " الیوم اکملت لکم دینکم " کے قرآنی فرمان سے کیا اور جن کو کافر مورخین نے بھی دنیا کا سب سے عظیم اور کامیاب ترین قائد تسلیم کیا۔ آج ایک غدار اسلامی انقلاب کے ایک جھوٹے دعویدار نے انکی ناکامی کا بر ملا اعلان کر دیا ہے کیا اب بھی نبی رحمت ﷺ کے کسی امتی کے لئے گنجائش ہے کہ وہ ایسے بدبخت انسان اور اسکے پیروکاروں کی تعریف کرے۔ ضمیر فروش اور بے ایمان ہمارے مخاطب ہر گز نہیں ہیں۔

وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی " مودودی "

خمینی کے بیان کے ساتھ مناسب ہو گا کہ اس کے بھائی مودودی کا بھی رسالت سے متعلق بیان پڑھ لیں چنانچہ مودودی نے اپنی تصنیف الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۴ پر لکھا ہے۔

"لیکن وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۷۴)

مودودی صاحب نے جس دیدہ دلیری سے رحمۃ للعالمین ﷺ کے وعظ و تلقین کو ناکام بتایا ہے اور اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا الزام لگایا ہے۔ یہ وہی یہودی الزام ہی تو ہے جو وہ حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر لگاتے تھے۔ مودودی مذہب کے پیروکاروں کو کچھ تو سوچنا چاہئے کہ یہ خدمت اسلام کی ہے یا یہودیت کی ؟ اس کے ساتھ ساتھ مودودی صاحب کے اس فرمان سے مودودیت اور شیعیت کی ذہنی مناسبت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔

نعوذ باللہ حضور ﷺ کی قوم بے وفا اور خمینی کی قوم باوفا تھی

خمینی نے مرنے سے پہلے ایک وصیت نامہ لکھا تھا جسکو وصیت کے مطابق اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے احمد خمینی نے پڑھ کر سنایا' اس وصیت نامہ کو ایرانی حکومت نے مختلف زبانوں میں شائع کیا ہے اس کا اردو ترجمہ " تحریک نفاذ فقہ جعفریہ " پاکستان نے بعنوان " حضرت امام خمینی کا سیاسی والٰہی وصیت نامہ " طبع کیا ہے جس میں خمینی نے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی قوم نعوذ باللہ حضور انور ﷺ کی قوم سے بہتر ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا آپ ﷺ کی قوم بزدل اور غدار تھی اور اس کی قوم زبردست بہادر اور وفادار ہے' اصل کتابچہ سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی آج کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور کی حجازی اور امیرالمومنین (علی) وحسین ابن علی صلوات اللہ وسلامہ علیہما کے دور کی کوفی وعراقی اقوام سے بہتر ہے۔
دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجاز میں مسلمان بھی ان کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور مختلف بہانے بنا کر محاذوں پر نہیں جاتے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں کچھ آیات کے ذریعے ان کو سرزنش کرتے ہوئے عذاب کی وعید سنائی ہے اور اس حد تک ان کو جھوٹ کی نسبت دی کہ نقل شدہ روایت، کے مطابق آپ نے منبر سے ان پر لعنت بھیجی
لیکن آج دیکھتے ہیں کہ ایرانی قوم مسلح افواج، پولیس، سپاہ (پاسداران) اور بسیج کی سطح ۔ سے لے کر قبائل اور رضاکاروں کی عوامی طاقتوں اور محاذوں پر موجود افواج سے لے کر محاذ کے پیچھے موجود عوام تک انتہائی جذبہ و شوق سے کس طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں۔۔۔۔۔
سب کچھ اللہ تعالیٰ، اسلام اور ابدی زندگی کی نسبت ان کے عشق و جذبہ اور پختہ ایمان کی وجہ سے ہیں۔ اسلام کو فخر کرنا چاہیئے کہ اس طرح کے فرزندوں کی تربیت کی ہے، ہم سب فخر کرتے ہیں کہ اس قسم کے دور میں اور اس طرح کی قوم کے ساتھ ہیں۔ ("امام خمینی کا سیاسی و الٰہی وصیت نامہ" صفحہ نمبر ۳۶-۴۷ ناشر نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان)

خمینی نے کس دیدہ دلیری سے نہ صرف ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ کو بلکہ ان ہستیوں کو بھی جن کی محبت کا وہ اتناد عویدار ہے کہ ان کو نبیوں سے افضل قرار دیتا ہے یعنی حضرت علیؓ' حضرت حسینؓ ان سب کا اپنے سے موازنہ کرتے ہوئے' ان کی قوموں کو بے وفا قرار دیا ہے اور یہ کہ ان کے لئے عذاب الٰہی ہے' اور ان پر لعنت کی گئی ہے' وہ بزدل اور میدان سے بھاگنے والی قومیں تھیں وغیرہ وغیرہ۔
مگر اپنی قوم کے لئے اسی تحریر میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ایرانی قوم انتہائی جذبہ و شوق سے قربانی دینے والی قوم ہے' زبردست بہادر' وفا شعار' پختہ ایمان والی ہے۔ یہ ہے مودودیوں کا محبوب خمینی اور اسکا عقیدہ' پھر بھی بھائی بھائی؟

امامت نبوت سے بالا ہے' اور تمام ائمہ تمام انبیاء سے افضل ہیں

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کائنات میں سب سے افضل ہیں اور جو اس کے برعکس عقیدہ رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے' مگر شیعہ اس کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں چنانچہ ملاباقر مجلسی لکھتا ہے۔

"مرتبہ امامت' مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے"
(حیات القلوب مترجم جلد سوم صفحہ ۱۰ ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور)

نیز اسی کتاب کی جلد دوم صفحہ نمبر ۷۸۷ کے حاشیہ میں یہاں تک لکھا ہے کہ
"جناب امیر (حضرت علیؓ) اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں"
ملا باقر مجلسی اور دوسرے شیعوں کی طرح ان کے موجودہ مقتدا "خمینی" نے بھی اپنی تصنیف ولایت فقیہ میں' عقیدہ امامت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں!

از ضروریات مذهب ما است که کسی به مقامات معنوی ائمه (ع) نمیرسد حتی ملک مقرب و نبی مرسل.
(ولایت فقیہ صفحہ ۵۸ مطبوعہ قم ایران)

ترجمہ: اور ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت محمد ﷺ پر واجب ہوا کہ علیؓ کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے

خود ساختہ عقیدہ امامت وولایت نے شیعہ کو کہاں سے کہاں تک پہنچادیا ہے' اس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ پاکستانی شیعہ مجتہد محمد یاور حسین جعفری اپنی کتاب "۱۶ مسئلے" میں لکھتا ہے۔

"حضرت محمدؐ سے بھی یہ عہد لیا گیا کہ کتاب کا نزول ہو چکے تو رسول آئے گا۔ اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا...... حضرت محمدؐ پر واجب ہوا کہ علی کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے...... بہر کیف حضرت علی رسول بھی ہیں اور امام بھی ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ بارہ کے بارہ ہی رسول تھے' اور امام تھے۔
(کتاب سولہ مسئلہ ص ۱۰۰' ۱۰۱ از محمد یاور حسین جعفری ادارہ علوم الاسلام اصغری منزل سانده کلاں لاہور)۔

قارئین محترم! مرزائی تو صرف ایک مرزا قادیانی کو حضور انور ﷺ کے بعد نبی اور رسول ماننے کے جرم میں کافر قرار دیئے گئے ہیں اور یہاں تو نہ صرف بارہ اماموں کو رسول مانا جارہا ہے' بلکہ یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ حضور انور ﷺ پر واجب تھا کہ وہ حضرت علیؓ کی رسالت وامامت کا نہ صرف اعلان کرتے

بلکہ ان کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے' حالانکہ حضرت علیؓ کو تو حضور انور ﷺ کی غلامی پر فخر تھا وہ آپ کے امتی تھے اور چوتھے خلیفہ راشد تھے' ان پر حضور خاتم النبیین ﷺ کا نعوذ باللہ ایمان لانے کا جھوٹا دعویٰ انکار ختم نبوت اور توہین رسالت نہیں تو اور کیا ہے؟ مودودی صاحب کے پیروکارو! یہ ہے تمہارے محبوبوں کا عقیدہ پھر بھی بھائی بھائی؟

خواتین کے لئے عہد رسالت دور جہالت تھا

خمینی کی بیٹی خانم زہرہ نے پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے' جنگ فورم لاہور میں ایک سوال کے جواب میں قرآن وسنت کی تعلیمات کے برعکس بے نظیر کا دفاع کرتے ہوئے' عہد رسالت کے بارے میں جو زہر افشانی کی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

● خواتین کے لیے عہدِ رسالت وخلافت دورِ جاہلیت تھا

خمینی کی بیٹی کا انکشاف

صاحب زادی خانم زہرہ مصطفوی نے "جنگ" فورم میں خواتین کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ جس کی میزبانی کے فرائض ثاقبہ رحیم نے ادا کیے انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وزیر اعظم بننے پر ایران کی عوام بہت خوش ہے اگر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسوہ حسنہ میں عورت کی سربراہی کا ثبوت نہیں ملتا تو اس لئے کہ وہ دور جہالت کا تھا اور اس وقت کوئی عورت اتنی تعلیم یافتہ اور تجربہ کار نہیں تھی کہ سربراہی کے عہدے پر فائز ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔

جنگ راولپنڈی ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء ہفت روزہ تکبیر کراچی یکم فروری ۱۹۹۰ء

قارئین محترم! یہ بھی عجیب بات ہے کہ عہد رسالت اور عہد "خلافت راشدہ" جو کہ پوری انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ روشن اور تابناک تھا' اور علم وعمل کے حوالے سے سب سے زیادہ مثالی دور تھا' خمینی خاندان کو ساری خامیاں اور خرابیاں اسی مبارک دور میں نظر آرہی ہیں' جبکہ اپنی ذات اور حکومت میں سب خوبیاں جمع دکھاتے ہیں۔ کسی شاعر نے ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا ہے

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

نعوذ باللہ حضور ﷺ اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکے (داماد خمینی)

پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے خمینی کے داماد "ڈاکٹر محمود بروجردی" نے روزنامہ مشرق کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنے سسر کی ترجمانی میں جو کچھ کہا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں

ہے۔(استغفر اللہ و لا حول ولاقوۃ الاباللہ) اصل رسالہ سے عکس ملاحظہ ہو۔

وحدت اسلامی

○ شمارہ ، ۵ ۔ خصوصی اشاعت ○ صفحات جمہوری اسلامی ایران ○ ایف ۶/۲ ۔ اسلام آباد ○

چہلم کے موقع پر رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای کا یادگار پیغام

چالیس دن بیشتر ہیں کہ جانے امام وہ روح خدا وہ نفس پاکیزہ جنات کو پہنچ گئے ہیں، انہوں نے خدا کے بحر وحدانیت میں غوطہ لگا لیا ہے، انہوں نے بزم ملکوت کو اپنے وجود سے آراستہ کیا ہے۔ وہ مشرکین و کفار کے لیے نفرت و بیزاری

اور مسلمانان عالم کے لیے مہر و محبت کا نمونہ کرکے "اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ" کا مظہر کامل بن گئے اور اپنی مخلصانہ معاذن اور وفاداری اور تہجد نے انہیں "عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" کے مقام پر فائز کر دیا۔

نعوذ باللہ چار بار متعہ کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پائے گا

مودودی صاحب کی شیعہ برادری یہودیوں کی طرح جھوٹ اور بے حیائی میں اس انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے کہ جس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا' نمونے کے طور پر شیعہ مذہب کی معتمد ترین تفسیر "منہاج الصادقین" کی خبیث ترین جھوٹی روایت 'جس میں نعوذ باللہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے یہاں تک لکھا ہے'

ملاحظہ فرمائیں!

> مَنْ تَمَتَّعَ مَرَّةً كَانَ دَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ الحسين عليه السلام، وَمَنْ تمتع مرتين فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ الحسن عليه السلام، وَمَنْ تمتع ثلث مَرَّاتٍ كانَ دَرَجَتُهُ كَدَرَجَةِ علي ابن ابي طالب عليه السلام وَمَنْ تمتع اربعَ مَرَّاتٍ فَدَرَجَتُهُ كَدَرَجتي۔
>
> (تفسیر منہاج الصادقین جلد دوم صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ ایران
>
> بحوالہ "نام و نسب" صفحہ ۳۴۹ از صاحبزادہ نصیر الدین صاحب گولڑہ شریف)

ترجمہ: جس نے ایک بار متعہ کیا اسے جناب حسینؓ کا درجہ مل گیا۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا' اسے جناب حسنؓ کا درجہ مل گیا۔ جس نے تین بار متعہ کیا' اس نے جناب علیؓ کا درجہ پالیا اور جس نے چار بار متعہ کیا۔اس کا درجہ میرے (یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہوگا۔(نعوذ باللہ' استغفر اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

قارئین محترم! بالفرض محال اگر شیعہ عقیدے کے مطابق متعہ اعلیٰ درجے کی عبادت مان بھی لی جائے' تو کیا

کوئی شخص کسی بھی عبادت کی ادائیگی کر کے بلکہ اپنی گردن کٹوا کر بھی' حضرت علیؓ یا ان کے صاحبزادوں حضرت حسنؓ' حضرت حسینؓ اور حضور پر نور علیہ ﷺ کا درجہ پاسکتا ہے ؟ ہر گز نہیں جب بات ایسی ہی ہے تو پھر متعہ جیسے قبیح فعل کے ذریعے اس مرتبہ کا ملنا کیا معنی رکھتا ہے ؟

قارئین محترم ! اس سے بڑھ کر رسالت اور امامت کی توہین اور کیا ہو گی ؟

ان کفریات کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان ان سے تعلق رکھ سکتا ہے ؟ مودودی مذہب والوں کی طرح ان سے عقیدت و محبت کر سکتا ہے ؟

اصحاب رسول ﷺ کے متعلق شیعہ عقائد

قارئین محترم ! اب ہم آپ کو مودودی صاحب کی طرح ان کے شیعہ بھائیوں کے صحابہ کرامؓ سے بغض کے چند نمونے دکھاتے ہیں سب سے پہلے 'شیعوں کے موجودہ امام خمینی کی کتابوں سے چند حوالے ملاحظہ ہوں' خمینی نے مستقل ایک کتاب "کشف الاسرار" لکھی ہے اور اسمیں نعوذباللہ سارے ہی صحابہ کرامؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سب منافق تھے' صرف حکومت اور اقتدار کی خاطر انہوں نے بظاہر اسلام قبول کیا تھا ۔۔۔۔ اسی کتاب میں آگے چل کر خمینی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کا نام لیکر فرداً فرداً ان پر مشق تبرا کی ہے اور مندرجہ ذیل عنوان قائم کیا ہے۔

مخالفتہائے ابو بکر بانص قرآن ۔۔ یعنی ابو بکرؓ کی نص قرآن کی مخالفت

خمینی کی اپنی کتاب کشف الاسرار کی تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیں !

> **مخالفتهای ابو بکر با نص قرآن**
> شاید بگویند اگر در قرآن امامت تصریح میشد شیخین مخالفت نمیکردند و در صورتیکه مخالفت میخواستند بکنند مسلمانها ز آنها نمیپذیرفتند ناچاریم در این مختصر چند ماده از مخالفتهای آنها با صریح قرآن ذکر میکنیم
> (کشف الاسرار صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ قم ایران)

ترجمہ : شاید آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ امامت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابو بکر و عمر) اس کے خلاف نہ کر سکتے ۔۔ چند نمونے کہ انہوں نے قرآن کے صریح احکام کے خلاف فیصلے کئے (نعوذ باللہ)

مخالفت عمر با قرآن خدا (یعنی حضرت عمرؓ کی قرآن خدا کی مخالفت)

اینجا بعضی از مخالفتهای عمر را با قرآن ذکر میکنیم تا معلوم شود مخالفت با قرآن پیش آنها چیز مهمی نبوده واگر فرت (کشف الاسرار صفحہ ۱۱۷)	مخالفت عمر با قرآن خدا

ترجمہ: خدا کے قرآن کیساتھ عمر کی مخالفت' یہاں پر ہم عمر کے قرآن کی بعض مخالفتوں کا ذکر کرینگے تا کہ معلوم ہو جائے کہ ان کے ہاں قرآن کی مخالفت کوئی مشکل بات نہ تھی (نعوذ باللہ)

ان دونوں عنوانوں کے تحت خمینی نے جو کچھ لکھا ہے وہ امت مسلمہ کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ خاص کر دوسرے عنوان کے آخر میں سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کو نعوذ باللہ کافر اور زندیق تک لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو سفاک خمینی کی کلیجہ پھاڑنے والی تحریر کا عکس۔

> این کلام یاوه که از اصل کفر و زندقه ظاهر شده مخالف است با آیاتی از قرآن کریم۔
> (کشف الاسرار صفحہ ۱۱۹)

ترجمہ: عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا' یعنی ظاہر ہو گیا کہ وہ خود باطن میں کافر اور زندیق تھا۔ (معاذ اللہ)

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں

داماد نبی سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور کاتب وحی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں مودودی کی طرح خمینی کی ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو۔

> ما خدایی را پرستش میکنیم و میشناسیم که کارهایش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته‌های عقل هیچ کاری نکند نه آن خدائی که بنائی مرتفع از خداپرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آن بکوشد و یزید و معاویه و عثمان و از این قبیل چپاولچی‌های دیگر را بمردم امارت دهد
> (کشف الاسرار صفحہ ۱۰۷)

ترجمہ: ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں' ایسے خدا کو نہیں' جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس

کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں بد قماشوں کو امارت اور حکومت سپرد کر دے۔

خمینی کی ان گستاخیوں پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے مگر اس کا انتقام "عزیز ذو انتقام" ہی کے سپرد کرتے ہیں۔ البتہ ہم عام مسلمانوں سے بالعموم اور مودودیت کے علمبرداروں سے بالخصوص مخاطب ہیں اور پوچھتے ہیں کہ جب اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ اور ان کے پاک صحابہ کرامؓ کے بارے میں اس قسم کے صریح کفریہ الفاظ ادا کئے جائیں تو ایسا شخص یا گروہ مسلمان رہ سکتا ہے اور کیا ان کو دوست کہہ کر اور بنا کر ہم مسلمان رہ سکتے ہیں؟

نعوذباللہ مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر کے دو بتوں ابوبکر و عمر کو نکالوں گا

(شیعہ امام خمینی کی خبیث خواہش جو خاک میں مل گئی)

شیعہ امام خمینی، ملا باقر مجلسی کا نہ صرف مداح تھا بلکہ خباثت میں دوسرا باقر مجلسی تھا، باقر مجلسی نے اپنی کتاب حق الیقین میں لکھا ہے کہ ہمارا امام جب آئے گا تو روضہ شریف میں پڑے ہوئے دو بتوں نعوذباللہ (ابوبکر و عمر) کو قبروں سے نکالے گا اور ان کو سخت ترین سزا دے گا مقتدا کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے خمینی نے بھی فرانس کی جلا وطنی میں کہا تھا ملاحظہ ہو۔

> "دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک مکہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا۔ چونکہ یہ علاقہ مہبط الوحی اور مرکز اسلام ہے، اس لئے اس پر ہمارا غلبہ اور تسلط ضروری ہے.......... میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلے میرا یہ کام ہو گا کہ حضور ﷺ کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں ابوبکر اور عمر کو نکال باہر کروں گا"
>
> ("خطاب بہ نوجوانان" بحوالہ خمینی ازم اور اسلام صفحہ ۸)

قدرت کا انتقام

قارئین محترم! حدیث قدسی میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ دشمنی کی اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے، اسی ارشاد کے تحت، قدرت کا انتقام دیکھئے کہ خمینی اپنی اور اپنے مقتدا باقر مجلسی کی تمنا کے باوجود حبیب کبریا ﷺ کے لاڈلے اور روضہ اقدس میں ساتھ آرام فرمانے والے ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو ان کی قبروں سے نکال کر برہنہ تو نہ کر سکا، ہاں وہ خود قدرت کے انتقام کا شکار ہو گیا، وہ اس بیان کے بعد اللہ تعالیٰ کے حرم میں بھی نہ جا سکا اور اپنے عقیدت مندوں کے ہاتھوں خمینی کے ساتھ

جو کچھ ہوا تھا اس کا وہ حال عالمی پریس کے علاوہ پاکستانی اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا اس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

خمینی کی میت گر گئی اور پیروں کے نیچے روندی گئی

" خمینی کو دفن کرنے کی پہلی کوشش اس وقت ناکام ہو گئی جب غم و دکھ سے مغلوب سوگواروں نے ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو کر امام خمینی کے جسد خاکی کو چھین لیا اور ان کا کفن پھاڑ دیا اس بد نظمی میں امام خمینی کی نیم برہنہ میت قبرستان کی زمین پر گر گئی اور پاؤں تلے روندی گئی۔ روزنامہ جنگ لندن کی خبر کا عکس ملاحظہ ہو



میت قبرستان میں گر گئی، پیروں کے نیچے بھی آئی

خمینی کو دفن کرنے کی پہلی کوشش اس وقت ناکام ہو گئی جب غم و دکھ سے مغلوب سوگواروں نے ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو کر امام خمینی کے جسد خاکی کو چھین لیا اور ان کا کفن پھاڑ دیا۔ اس بد نظمی میں امام خمینی کی نیم برہنہ میت قبرستان کی زمین پر گر گئی اور پاؤں تلے روندی گئی

(روزنامہ جنگ لندن ۷ جون ۱۹۸۹ء)

خمینی کی وہ برہنہ تصویر عالمی اخبارات و رسائل ٹائمز آف امریکہ "دی پیپلز لندن" وغیرہ کے علاوہ روزنامہ امروز لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔

تاریخ کا ایک اور عبرتناک واقعہ

علاوہ ازیں تاریخ میں ایک اور عبرتناک واقعہ پہلے بھی پیش آ چکا ہے کہ جب ملک شام کے شہر حلب سے ایک جماعت جو چالیس افراد پر مشتمل تھی اور انہوں نے مسجد نبوی میں داخل ہو کر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو قبروں سے نکالنے کی سازش کی تو وہ اس وقت قہر خداوندی کا شکار ہو گئے جب وہ مسجد نبوی شریف میں روضہ اقدس کی طرف اس ناپاک ارادے سے چلے ابھی منبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ ایک دم ان کو مع ان کے سازو سامان کے زمین نگل گئی یہ بھی شیعہ لوگ تھے۔ آج بھی مسجد نبوی شریف میں وہ نشان عبرت موجود ہے۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے لطف و کرم سے بے ادبی کے وبال سے محفوظ فرمائے۔

شیعہ مذہب کے خبیث ترین مجتہد باقر مجلسی کے چند اور کفریات

نعوذ باللہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو قبر سے نکال کر حد لگائی جائے گی

ملاباقر مجلسی لکھتا ہے۔اصل سے عکس کلیجے پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ فرمائیں!

> چون قائم ما ظاہر شود عایشہ را زندہ کند تابراوحد بزند وانتقام فاطمہ ازاو بکشد
>
> (حق الیقین صفحہ ۳۴۷ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: جب ہمارا امام ظاہر ہوگا تو عائشہ کو زندہ کریں گے تاکہ اس پر حد لگائیں اور اس سے فاطمہ کا بدلہ لیں۔ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ)

کیا یہ مسلمانوں کی شدید دل آزاری نہیں ہے؟ کیا کوئی شیعہ اپنی ماں کے لئے اسطرح کے الفاظ برداشت کریگا؟ اسلام کے دعویدار حکمرانو! اپنی ماں کی ناموس کا کچھ تو خیال کرو!

ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ پر لعنت کے وظیفے

شیعہ مذہب میں جہاں تقیہ (جھوٹ) اور متعہ 'اعلیٰ درجے کی عبادت ہے' وہاں "تبرا" (گالی) بھی اہم ترین عبادت ہے' اور وہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول ﷺ کے محبوبوں کو

عبرت کیلئے باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین سے عکس ملاحظہ فرمائیں!

لعنتی وظیفہ نمبر ا

> اعتقاد ما در برائت آنسکہ بیزاری جویند از بتہای چہار گانہ یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعویہ وزنان چہار گانہ یعنی عایشہ وحفصہ وہند وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکہ ایشان بدترین خلق خدایند وآنکہ تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشان.
>
> (حق الیقین صفحہ ۵۱۹)

ترجمہ: "تبرا" کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں ابوبکر' عمر' عثمان' معاویہ اور چار عورتوں یعنی عائشہ' حفصہ' ہند' ام الحکم سے اور ان کے تمام پیروکاروں سے اظہار بیزاری کریں۔ اور یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ خدا' رسول' اور ائمہ کا ماننا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ انکے دشمنوں سے بیزاری ہو۔

لعنتی وظیفہ نمبر ۲

اسی باقر مجلسی خبیث نے اپنی ایک اور کتاب "عین الحیاۃ" میں یہاں تک لکھا ہے۔ عکس ملاحظہ فرمائیں:

> پس باید بعد از ہر نماز بگوید اللہم العن ابابکر وعمر وعثمان ومعویۃ وعایشۃ وحفصۃ وھندا و ام الحکم (عین الحیاۃ صفحہ ۵۹۹ تصنیف ملا باقر مجلسی مطبوعہ ایران)

ترجمہ : پس چاہئے کہ ہر نماز کے بعد کہے اے اللہ! ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم پر لعنت کر (نعوذ اللہ)

اسی طرح کا ایک تیسرا العنتی وظیفہ کتاب "تحفۃ العوام" میں بھی ہے۔ جس پر دیگر شیعہ مقتداؤں کے ساتھ خمینی لعین کے بھی دستخط ہیں۔

(نعوذ باللہ) صحابہ کرامؓ شجرہ خبیثہ کی جڑ ہیں۔ خمینی

ایران کے خمینی نے مرنے سے قبل ایک وصیت نامہ لکھا تھا۔ جس کو پاکستان میں "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" نے "صحیفہ انقلاب" کے نام سے شائع کیا ہے خمینی اس وصیت نامے کے خطبے میں لکھتا ہے،

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تو پاک ہے اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر............ اور لعنت ہو ان پر ظلم کرنے والوں پر جو شجرہ خبیثہ کی جڑ ہیں (سیاسی والٰہی وصیت نامہ صفحہ ۲۹)

خمینی خبیث نے یہ کن ظالموں کا ذکر کیا ہے اور کن پر لعنت بھیجی ہے اور کن کو شجرہ خبیثہ کی جڑ قرار دیا ہے۔ اس کی تفصیل خمینی کے بد نظیر مقتدا، باقر مجلسی لعین سے سنئے کہ جس نے اپنی تصنیف "حق الیقین" میں اہل بیت عظام پر ظلم کے عنوان سے درجنوں صفحے سیاہ کئے جھوٹی داستانیں گھڑ کر اپنے ماننے والوں کو باور کرایا ہے کہ معاذ اللہ یہ ظالم، غاصب ابوبکر، عمر، عثمان اور دیگر صحابہ کرامؓ تھے کہ جنہوں نے اہل بیت پاک پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہیں، چنانچہ باقر مجلسی لکھتا ہے۔

ابوبکر نے عمر اور تمام منافقین کیساتھ مل کر اہل بیت پر ظلم کئے

حق الیقین صفحہ ۱۵۷ سے عکس!

در بیان جوری کہ ابوبکر و عمر و سایر منافقان بر اہلبیت عصمت و طہارت نمودند در غصب خلافت اول مختصری از روایات شیعہ نقل مینمایم تا معلوم شود کہ اجماع و بیعتی کہ مخالفان بآن متمسک شدہ اند در خلافت آن منافقین دلیل کفر ایشان است نہ خلافت ایشان :
(حق الیقین ص۱۵۷)

ترجمہ : ان مظالم کے بیان میں کہ جو ابوبکر نے عمر اور تمام منافقین (نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ) کے ساتھ مل کر اہل بیت اطہار پر کئے ہیں ان سے خلافت غصب کرنے میں، پہلے مختصراً شیعہ روایات ذکر کروں گا...... تا کہ معلوم ہو جائے کہ مخالفین (خلفاء ثلاثہؓ) کی بیعت و خلافت پر اجماع کی جو دلیل دیتے ہیں وہ ان منافقین

(ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) کی کفر کی دلیل ہے نہ کہ انکی خلافت کی۔

(نعوذ باللہ) فرعون و ہامان سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں

باقر مجلسی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے، اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں!

> ونری فرعون وهامان وجنودهما منهما کانوا یحذرون وفرمانیم بفرعون وهامان
> یعنی ابوبکر و عمر ولشکرهای ایشان (حق الیقین ص ۳۲۲ مطبوعہ ایران)۔

ترجمہ: آیت ونری فرعون وھامان و جنود ھما میں فرعون اور ہامان سے مراد (نعوذ باللہ) ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ان کے لشکر ہیں

(نعوذ باللہ)، جہنم میں فرعون و ہامان کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و معاویہؓ بند ہیں

باقر مجلسی حق الیقین میں لکھتا ہے، عکس ملاحظہ فرمائیں۔

> فلق چاهی است در جهنم که اهل جهنم از شدت حرارت آن استعاذه مینمایند
> از خدا طلب نموده که نفس بکشد چون نفس کشید جهنم را سوزانید ودر آن چاه صندوقی
> است از آتش که اهل آن چاه از گرمی و حرارت آن صندوق استعاذه مینمایند آن تابوتی است
> که در آن شش کس از پیشینیان جا دارند وشش کس از این امت اما شش نفر (اول) پسر آدم
> است که برادر خود را کشت و (نمرود) که ابراهیم را در آتش انداخت و (فرعون) و (سامری)
> که گوساله پرستی را دین خود کرد و (آنکسیکه یهود را بعد از پیغمبر شان گمراه کرد) واما
> شش کس آخر (ابوبکر) و (عمر) و (عثمان) و (معاویه) و (سر کرده خوارج نهروان) و (ابن ملجم)
> (حق الیقین ص ۵۰۳ مطبوعہ تہران ایران)

ترجمہ: جہنم میں ایک آتشی کنواں ہے جہنمی اس کی حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور اس کنوئیں میں ایک آتشی صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ اگلی امتوں کے اور چھ اس امت کے۔ اگلی امتوں کے چھ تو یہ ہیں۔ قابیل، نمرود، فرعون، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، دو بنی اسرائیل میں سے تھے۔ اس امت کے چھ یہ ہیں (نعوذ باللہ) ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ، مرواں، ابن ملجم۔

امام غائب کافروں سے پہلے سنیوں کو اور ان کے علماء کو ذبح کرینگے

باقر مجلسی لکھتا ہے، عکس ملاحظہ فرمائیں!

> وقتیکه قائم ؑ ظاهر میشود پیش از کفار ابتدا به سنیان خواهد کرد
> با علمای ایشان وایشانرا خواهد کشت (حق الیقین ص ۵۲۷ مطبوعہ ایران)

ترجمہ : جب امام ظاہر ہونگے کفار سے پہلے سنیوں کے علماء سے ابتدا کریں گے اور ان کو ذبح کرینگے۔
(حق الیقین صفحہ ۶۸)

باقر مجلسی کے اس منصوبے پر یقیناً آج ایران میں عمل ہو رہا ہے اور رونگٹے کھڑے کرنے والی سنیوں سے متعلق خبریں سنائی دے رہی ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ مشق جاری ہے

اہل السنۃ والجماعت کے متعلق شیعہ عقائد

سنی ولد الزنا سے بدتر اور کتے سے زیادہ ذلیل ہے

باقر مجلسی لکھتا ہے' اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں!

غسل مکن درجائیکہ در آن جمع میشود غسالۂ حمام زیرا کہ در آن غسالۂ ولدزنا میباشد و غسالۂ ناصبی میباشد و آن بدتر است از ولدزنا بدرستیکہ حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریدہ است و ناصبی نزد خدا خوارتر است از سگ
(حق الیقین ص۵۱۶ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: جس جگہ ولد الزنا (حرامی) غسل کرے اس جگہ وضو نہ کرو اور نہ اس جگہ غسل کرو جہاں ناصبی (سنی) غسل کرتا ہے' کیونکہ وہ ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سب سے ذلیل کتے کو پیدا کیا ہے ناصبی (سنی) کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

ناصبی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو ابو بکرؓ عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے۔

پاکستانی شیعوں کے بطور نمونہ چند کفریات

شیعہ خبیث مجتہد حسین نجفی لکھتا ہے

☆ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے۔

☆ جناب عمر جنم کا تالا ہے اور بہتر تو یہ ہے کہ جنم کا گیٹ ہوتا' دنیا سے جاتے وقت ان کی آخری غذا شراب تھی
(سہم المسموم ۴۳۰)

یہی خبیث نجفی اپنی کتاب "جاگیر فدک ص ۵۱۱" پر لکھتا ہے۔

☆ ناصب بھی ظالم ہے اور وہ امام نہیں ہو سکتا ...... ابو بکر پر نبی کی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے خدا اور رسول بھی غضب ناک ہیں لہذا (شیعہ) عقیدہ میں جناب خلیفہ (ابو بکرؓ) مغضوب علیھم میں داخل ہے۔

ایک اور شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو صدر "موتمر علماء شیعہ پاکستان لکھتا ہے'

> "دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلامی میں اس سلسلے میں جو کچھ نزاع ہے۔ وہ صرف اصحاب ثلاثۃ (حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) کے بارے میں اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب اور امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولت ایمان وایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔
> (تجلیات صداقت ص ۲۰۱ انجمن حیدری بھون روڈ چکوال)

محترم قارئین! شیعہ امام خمینی اور دوسرے شیعوں کے ان کفریات کو ملاحظہ کرنے کے بعد آپ مودودی مذہب کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اور ان کے پیروکاروں کے وہ بیانات بغور مطالعہ فرمائیں جس میں وہ خمینی کو امام انقلاب قرار دے رہے ہے اور اس کے کافرانہ شیعہ انقلاب کو نہ صرف اسلامی انقلاب قرار دے رہے ہیں' بلکہ ان کے حواریوں کی دلی خواہش ہے کہ پاکستان اور عالم اسلام میں بھی ایسا ہی انقلاب آنا چاہئے۔ ان ظالموں کو افغانستان میں طالبان کی طرف سے خالص اسلامی نظام نافذ کرنے پر تائید کی توفیق نہیں ہوئی' بلکہ ایران کی طرح اس عظیم مبارک "تحریک طالبان" کے صف اول کے مخالفین میں مودودی جماعت بھی ہے' اسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ مودودی خمینی بھائی بھائی ......

آغاخانی (اسماعیلی) شیعوں کے کفریہ عقائد

قارئین محترم! شیعہ اثناعشری جعفری کے کفریہ عقائد کا کچھ نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا' شیعہ کا ایک اور خطرناک ترین گروہ آغاخانیوں کا ہے' آغاخانی تحریک بھی یہودی تحریک ہے' جو یہودیوں کی سرپرستی میں خفیہ طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہے' یہ لوگ بالخصوص پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں اسرائیل کی طرز پر ایک اور "صیہونی ریاست" کے لئے کوشاں ہیں' اس غرض کے لئے وہ بے دریغ سرمایہ استعمال کر رہے ہیں' سکولوں' ہسپتالوں اور رفاہی کاموں کے پردہ میں' اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں کچھ لوگ ایرانی نمک خواروں کی طرح ذاتی مفادات کی خاطر ان کے ساتھ تعاون بھی کرتے ہیں' آغاخان نے پاکستان میں مختلف ناموں سے کام شروع کروایا ہے تاکہ ایک نام سے بدنامی ہو تو دوسرے سے کام چلایا جائے۔ الحمد للہ اہل حق علماء مشائخ اور مجاہد مسلمان جگہ جگہ ان کے دجل وفریب کا پردہ تحریر' تقریر اور جہاد کے ذریعے چاک کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ "طالبان" نے افغانستان میں جہاد کے ذریعے ان سازشی خبیثوں کے مرکز "کیان" کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد سے فتح کر لیا جسکو ساڑھے آٹھ سو سال میں کوئی فتح کر نہ سکا تھا "طالبان" کے ہاتھ اسلحہ کے بے تحاشا ذخائر بھی آئے اور

کافروں کی کمر بھی ٹوٹ گئی۔ ہم نے مناسب خیال کیا کہ شیعہ اثناء عشریہ جعفریہ کے کفریہ عقائد کے ساتھ ساتھ آغاخانی منافقوں کے کفریات بھی ان کی اپنی تحریر میں آپ پڑھ لیں اور اپنی نسلوں کی حفاظت فرمائیں!

مَوْلَانَا شَاہ کَرِیْمُ الْحُسَیْنِیْ الْاِمَامُ الْحَاضِرُ الْمَوْجُوْدُ اِرْحَمْنَا وَاغْفِرْ لَنَا

دی ایچ۔ آر۔ ایچ پرنس آغاخان فیڈرل کونسل برائے پاکستان

مَوْلَانَا شَاہ کَرِیْمُ الْحُسَیْنِیْ اَلْاِمَامُ الْحَاضِرُ الْمَوْجُوْدُ اِرْحَمْنَا وَاغْفِرْ لَنَا

دی ایچ۔ آر۔ ایچ پرنس آغاخان فیڈرل کونسل برائے پاکستان

فون: 713718، 2256110، 713323، 301025، 710821، 227120، 682250، 692225

(مذہبی کمیٹی) جماعت خانہ۔ برنس روڈ۔ کراچی ۲

آغاخانی مذہبی عبادات کا پیغام

حقیقی مومنوں کو یا علی مدد!

بیان یہ ہے کہ ہم لوگ آغاخانی ہیں۔ ہمارا تعلق اسمٰعیلی تنظیم سے ہے جس کی ذمہ داری لوگوں کو مذہبی معلومات فراہم کرنا ہے۔ ہمیں جماعت خانوں میں مکھی صاحب کی زیر سرپرستی جو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے اس کی روشنی میں ہم آغاخانی بندگی/عبادت جو جماعت خانوں میں کرتے ہیں اس کی مکمل وضاحتی تفصیل ہم تحریر کر رہے ہیں۔

- سلام ہمارا ہے، یا علی مدد اور ہمارے سلام کا جواب ہے، مولا علی مدد۔
- کلمہ ہمارا ہے: اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمد رسول اللّٰہ واشہد ان علی اللّٰہ
- وضو کی ہمیں ضرورت نہیں، اس لئے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔
- نماز کی جگہ ہر آغاخانی پر فرض ہے کہ تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آ کے پڑھے، پانچ وقت کی نماز کے بدلے میں۔ ہماری دعامیں قیام ورکوع کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں قبلہ رُخ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر سمت رُخ کرکے پڑھتے ہیں۔ دعا کے لئے دعامیں حاضر امام کا تصور لانا بہت ضروری ہے (ہم دعا کی کتاب اس پیغام کے ساتھ بھیج رہے ہیں کہ آپ خود بھی پڑھیں اور دوسرے روحانی بھائیوں کو بھی دیں)۔
- روزہ تو اصل میں آنکھ، کان اور زبان کا ہوتا ہے۔ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہمارا روزہ سوا پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں ہے۔ البتہ سال بھر میں جس مہینے کا چاند جب بھی جمعہ کے روز کا ہوگا اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔
- زکوٰۃ کی بجائے ہم آمدنی میں روپیہ پر دو آنہ (دسوند) ہم فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں
- حج ہمارا حاضر امام کا دیدار ہے (وہ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے)
- ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے۔ مسلمانوں کے پاس تو خالی کتاب ہے
- ہمارے صبح و شام تک کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں ہم میں سے اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ جا نہ سکے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر اور آب شفا یعنی

گھٹ پاٹ) پی کر اپنے گناہ معاف کرا سکتا ہے اور اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ جائے تو مہینہ بھر کے گناہ چاندرات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آپ شفا (گھٹ پاٹ) پی کر گناہ معاف کرا سکتا ہے۔

● ہماری بندگی/عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ: ــــ حاضر امام ہمیں ایک بول/اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۵۰ روپے ادا کرتے ہیں جس کی بندگی/عبادت ہم رات کے آخری حصے میں ادا کرتے ہیں۔ ۵ سال کی بندگی/عبادت معاف کرانے کے ہم ۵ سو روپے اور ۱۲ سال کی بندگی/عبادت معاف کرانے کے ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر (پوری لائف (عمر) کی بندگی معاف کرانے کے ۵ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔ نورانی: حاضر امام کے نور کو حاصل کرنے کے لئے، ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جب ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔ فداثین: قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ کو بخشوانے (یعنی حاضر امام کے نور کے ساتھ اپنے نور کو ملائے جانے کا خرچ پچیس ہزار روپیہ ہم جماعت خانے میں دیتے ہیں۔ ناندی: ہم ناندی خیرات کو کہتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں بہترین قسم کے پکنے والے کھانے، عمدہ قسم کے کپڑے، زیورات ہم جماعت خانوں میں خیرات (ناندی) دیتے ہیں۔ جماعت خانے والے اس ناندی کو نیلام کر کے اس کی رقم جماعت خانے میں جمع کر دیتے ہیں۔

آخری طر: یا شاہ کریم الحسینی انت الامام الحاضر الموجود (معبود) اللّٰھم لک سجودی وطاعتی۔

نوٹ: اس پیغام کی نقل سارے جماعت خانوں کو روانہ کر دی گئی ہیں

فقط عاشق علی (پریذیڈنٹ)
دی ہز ہائینس پرنس آغا خان فیڈرل کونسل برائے پاکستان
ریلیجس (مذھبی) کمیٹی

اسماعیلی آغاخانی شیعوں کا کفریہ کلمہ

اسماعیلی آغاخانی فرقہ کی کتاب "دعاء" کے صفحہ ۱۰ سے لئے گئے فوٹو کا عکس جس میں تیسرا جز "علی اللہ" اور چہارم جز شاہ کریم کا اضافہ ہے اور شاہ کریم کو "امام حاضر موجود" بھی لکھا ہے یہ صفات اللہ تعالیٰ کی تھیں جنکا غیر کے لئے استعمال صریح شرک ہے تو آغاخانی کلمہ میں صریح کفر و شرک بھی ہے اور ملت اسلامیہ سے علیحدگی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ اللّٰهِ
مَوْلَانَا شَاهْ كَرِيْمُ الْحُسَيْنِيْ اَلْاِمَامُ
اَلْحَاضِرُ الْمَوْجُوْدُ

(ماخوذ آغاخانی کتاب "دعا" صفحہ ۱۰ شائع کردہ شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان)

اکابرین امت کے شیعوں کے بارے میں فتوے

بہت ہی مناسب ہو گا کہ اس جگہ مودودی صاحب کے فتویٰ کے برعکس قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھیں کہ شیعہ کیا ہیں ؟ چنانچہ قرآن پاک میں سورۃ الفتح کی آیت لیغیظ بھم الکفار کے تحت امام مالکؒ نے روافض کو کافر قرار دیا ہے اسی طرح حدیث مبارک میں ہے کہ جو میرے اصحابؓ کی تنقیص کرتے ہیں تم ان کی مجلس میں نہ بیٹھو نہ ان کے ساتھ مل کر کھاؤ نہ پیو' نہ ان سے رشتہ بندی کرو' نہ ان کی جنازہ کی نماز پڑھو نہ ان سے مل کر نماز پڑھو۔ ایک دوسری حدیث مبارک میں یہاں تک بھی ہے کہ "جب میرے صحابہؓ کو برا کہا جانے لگے تو ہر عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے' جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ایسے عالم کی کوئی فرض یا نفل عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے۔

اب اس کے بعد قرآن وسنت کی روشنی میں اکابرین امت" کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

محبوب سبحانی پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی مفتی اعظم بغداد کا فتویٰ

مفتی اعظم بغداد نے شیعوں کے کفریہ عقائد' مثل تحریف قرآن' عصمت انبیاء' توہین ملائکہ وغیرہ کے بیان میں' شیعہ کو کافر اور خارج از اسلام وایمان کہا ہے

ومردو اعلی کفر ھم و ترکوا الا سلام وخرجوا الایمان (غنیۃ الطالبین ص ۳۲۰ ج ۱)

نیز حضرت شیخ جیلانیؒ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں مزید فرمایا ہے کہ "شیعہ بد ترین خلائق ہیں کیونکہ تقیہ (جھوٹ) اور متعہ (زنا) کو کار ثواب سمجھتے ہیں' شیعہ کی توبہ بھی ناقابل اعتماد ہے کیونکہ کیا پتہ' اپنے اصول تقیہ کی رو سے دھوکہ بازی سے کام لے رہا ہو فقط واللہ اعلم

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا فتویٰ

☆ شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ قطعا خارج از اسلام ہیں۔۔۔۔۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ محمد عبدالشکور فاروقی عفی عنہ از مدرسہ دار لمبلغین لکھنو (ہند)

حضرت مولانا مسعود احمد نائب مفتی دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

شیعہ اپنے عقائد کی بناء پر خارج از اسلام اور کافر ہیں' لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مناکحت کرنا' ان کا ذبح استعمال کرنا' ان کا جنازہ پڑھنا' ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قربانی میں ان کو شریک کرنا' ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا' ان سے مسجد کے لئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔۔ جو شخص شیعوں سے ترک مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج اور انہی کی مثل کافر ہے فھو کافر مثلھم

مفتی اعظم ہند کا فتویٰ

شیعہ واقعی کافر ہیں کیونکہ وہ قذف ام المؤمنین اور سب الشیخین کے علاوہ تحریف فی القرآن کے قائل ہیں۔ کما فی کتبھم (مفتی اعظم ہند) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ' دھلی

مفتی عبدالرحیم صاحب کا فتویٰ

☆ شیعہ قطعی طور پر کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عبدالرحیم نائب مفتی دارالافتاوالارشاد۔ ناظم آباد کراچی

حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ

☆ بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے: کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے ۔۔۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

(احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری)

(ماخوذ از "ردالرفضہ" تصنیف مولانا احمد رضا خانؒ صاحب بریلوی)

ضروری نوٹ :۔

ایک طرف تو حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کا یہ فتویٰ ہے۔ دوسری طرف ان کے نامیوا "پروفیسر طاہر القادری" صاحب ہیں کہ فقہ جعفریہ کے قائد ساجد نقوی سے معاہدہ کر چکے ہیں حالانکہ خمینی انقلاب کے بعد شیعہ ملعونین کے کفریہ عقائد اب راز نہیں رہے۔ اندریں حالات طاہر القادری صاحب اور دوسرے بریلوی علماء مولانا احمد رضا خان صاحب کے اس فتوے کو حرف بہ حرف غور سے پڑھیں۔ اور شیعوں کے ساتھ ساتھ اپنے اوپر لگنے والے اس فتوے کا یا تو مصداق بننے کیلئے تیار ہو جائیں یا پھر توبہ کر کے "ردالرفضہ" کا تبلیغی فریضہ انجام دے کر سرخرو ہوں۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کا فتویٰ

☆ "جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے "الحب للہ والبغض للہ" خلط ملط ہونا اور راہ و رسم رکھنا منع ہے شیخین (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) کو برا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے

ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے" (آفتاب ہدایت ص ۲۷۵ ناشر مدنی مسجد چکوال)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی ؒ کا فرمان

☆ مصنف کتاب "شیعہ مذہب" فرماتے ہیں (اور یہ فرمان بہت زیادہ مشہور ہے) اگر لوپر بہتے ہوئے پانی سے سور (خنزیر) پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر یہ شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ دشمن صحابہؓ ہیں۔

قطب زمان حضرت صاحب کربوغہ شریف کوہاٹ 'شیعوں کو کافر سمجھتے تھے

☆ "دوسرے اکابر کی طرح سرحد کے عظیم روحانی پیشوا و مقتدا حضرت صاحب کربوغہ شریف نے ضلع کوہاٹ میں درجنوں سنی عورتوں کو جن کے غافل سنیوں نے شیعوں سے نکاح کرائے تھے 'جہاد کر کے شیعوں سے ان کی علیحدگی کرائی تھی۔ کہ حضرت صاحب قدس سرہ شیعوں کو کافر سمجھتے تھے"

مگر افسوس صد افسوس کہ آج اس عظیم مجاہد کی قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے۔

شیعہ ختم نبوت کے منکر اور کافر ہیں

(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہندوستان کا فیصلہ)

۲۹۔۳۰۔۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو دار العلوم دیوبند ہندوستان میں "ختم نبوت" کانفرنس ہوئی اور اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے ایک تجویز پیش کی جو بحث و تمحیص کے بعد منظور کر لی گئی۔

ہم اس تجویز کا متن دار العلوم دیوبند کے ترجمان ماہنامہ "دار العلوم" بابت جنوری ۱۹۸۷ء سے بلا تبصرہ نقل کرتے ہیں۔

"یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثنا عشری مسلک جو فی زمانہ دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ماننے والوں کے ذریعہ ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالم اسلام کو زبردست دھوکہ دیا جا رہا ہے 'اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ "عقیدہ امامت" بلاواسطہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بنا پر حضرت شاہ ولی اللہؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی۔ لہٰذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پر فریب بغاوت ہے' نیز یہ اجلاس تمام اہل علم کو اس فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہونے کی اپیل کرتا ہے"

(ماہنامہ "دار العلوم دیوبند 'جنوری ۱۹۸۷ء)



مودودی شیعہ مذہب کی خدمات کے آئینے میں

مودودی صاحب شیعہ مذہب کی خدمات کے آئینے میں

مودودی صاحب کی طرف سے شیعہ مذہب کی خدمت

جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مودودی صاحب نے سب سے زیادہ خدمت شیعہ مذہب کی کی ہے انہوں نے شیعوں کو خوش کرنے کیلئے مستقل ایک کتاب "خلافت و ملوکیت" تصنیف کی ہے۔ جس کو شیعوں نے بہت پسند کیااور اس کی تعریفیں کیں۔

اس طرح مودودی صاحب نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف شیعوں کوایک ایسا ہتھیار فراہم کیاکہ خود شیعہ بھی مودودی صاحب کی اس خدمت پر نہ صرف بہت زیادہ خوش ہیں بلکہ اس کو اپنے حق میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ شیعہ رسالہ ہفت روزہ " رضاکار" لاہور نے ضیاء الحق مرحوم کی حکومت کی طرف سے صحابہؓ آرڈیننس جاری کرنے پر جب شدید احتجاج کیا تو انہوں نے مودودی صاحب کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کا بھی سہارالیا ملاحظہ ہو۔ (شیعہ ہفت روزہ "رضاکار" لاہور کا عکس)

جلد ۴۴ | ۱۶/۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء مطابق ۲۸ ذوالقعدہ / ۶ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ | شمارہ ۳۹/۴۰

ہفت روزہ **رضاکار** لاہور

کچھ تین آرڈیننسوں کے متعلق!

گذشتہ شمارہ میں ہم نے حکومت کے منظور کردہ تین آرڈیننسوں کے متعلق شائع کیا تھا — ان میں پہلا آرڈیننس تو زکوٰۃ و عشر کے متعلق ہے۔ دوسرا آرڈیننس میں ہر فرقہ کے لئے پرسنل لاء کو آئینی تحفظ دیا گیا ہے۔ اور تیسرے آرڈیننس میں خلفائے راشدین، اہلبیت اور صحابہ کرام کے تقدس کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ . . . .

...... شیعہ صحابہ کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے اور بوقت ضرورت اُن پر بحوالہ قرآن حدیث تاریخ تنقید کرتے ہیں...... معلوم رہے کہ برادران اہلسنت کے نزدیک بھی صحابہ کرام تنقید سے بالاتر نہیں ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کے جید سنی عالم مولانا مودودی مرحوم نے اپنی کتاب "خلافت و ملوکیت" میں جا بجا صحابہ پر تنقید فرمائی ہے اور یہ کتاب آج بھی کھلے بندوں بازار میں فروخت ہو رہی ہے۔ ....

ایک اور ہفت روزہ جس کا نام ہی " شیعہ " ہے۔اس نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ

"ان کی تصنیف " خلافت و ملوکیت " ہمیشہ یادگار رہے گی جس میں انہوں نے خلفاء ثلاثہ اور معاویہ پر زبردست تنقید کی ہے ۔ ("ہفت روزہ شیعہ" لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

خلافت و ملوکیت پڑھ کر لوگوں کا گمراہ ہونا

مودودی صاحب کے لٹریچر نے جہاں دشمنان اسلام کو خوشیاں منانے کا موقعہ فراہم کیا وہاں کئی لوگوں کو گمراہ بھی کیا' چنانچہ کیڈیٹ کالج حسن ابدال سے منظور الحق صاحب نے ۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء کو ایک خط میں مودودی صاحب کو انکی کتاب خلافت و ملوکیت کے بارے میں لکھا'

> "میں نے شیعوں کو یا تو اس وقت بغلیں جاتے دیکھا ہے جب سکندر مرزا یساں صفوی حکومت کے قیام کی راہ ہموار کر رہے تھے یا پھر اس کتاب کی اشاعت پر۔ میرے ایک شیعہ رفیق کار نے کہا 'اب بولو' اب تو مولانا مودودی بھی تفضیلی ہو گئے حالانکہ انہوں نے یہ کتاب اب تک دیکھی بھی نہیں۔ مجھے ایک شخص کا علم ہے جو اس کتاب کو پڑھ کر شیعہ ہو گیا اور اب اس کے حوالے دیتا پھرتا ہے۔"
>
> (تذکرہ مودودی صفحہ ۱۳۳ ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور)

اپنی شیعہ برادری کے بارے میں مودودی صاحب کا فتویٰ

قارئین محترم! گذشتہ اوراق میں آپ نے شیعوں کے کفریہ عقائد کا نمونہ اور قرآن و سنت کی روشنی میں اکابرین امت کے فتوے ملاحظہ فرمائے اس کے برعکس جاہل مودودی صاحب کا فتویٰ ہے کہ شیعہ سنی اختلاف کفر و اسلام کا اختلاف نہیں اور یہ کہ دونوں مسلمان ہیں 'ایک دوسرے کے پیچھے نماز بھی پڑھ سکتے ہیں اور جنازے میں بھی شریک ہو سکتے ہیں مودودی فتوے کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اسلامی پاکستان

(شعبہ رسائل و مسائل)

۰۸-اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور

فون نمبر ۵۰۵۰-۵۲۷۵

تار ۰۱۱۰۰

نمبر 334

تاریخ ۷ اگست ۷۶ء

محترمی و مکرمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ شیعوں سے اہلسنت کے اختلافات تو بہت ہیں مگر یہ کفر و اسلام کے اختلافات نہیں ہیں۔ شیعہ کے پیچھے سنی اور سنی کے پیچھے شیعہ نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ دونوں مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کی نماز دوسرے مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے جنازے میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

والسلام

[دستخط]

پرائیویٹ سیکرٹری ... سید ابوالاعلیٰ مودودی

سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد اور نائب امیر پروفیسر غفور احمد کا مودودی صاحب کے فتویٰ پر عمل
'دونوں شیعہ میت کا شیعہ امام کے پیچھے ہاتھ کھولے اور بوٹ پہنے نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں۔



... نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں ... (فوٹو ...)

صورة میان طفیل وبروفیسور عبدالغفور وهما یصلیان مثل الطائفة الشیعة



تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما جی الانہ کو
سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں پروفیسر غفور،
میر افغانی اور سول و فوجی حکام نے شرکت کی

کراچی ۹ مارچ (اسٹاف رپورٹر) تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما ادیب و دانشور جی الانہ کو آج صبح ... اسماعیلی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ مرحوم کی رہائش گاہ واقع ڈیفنس سوسائٹی میں پڑھائی گئی۔ مرحوم کے جنازے میں پروفیسر غفور احمد

تحریک پاکستان کے رہنما، ممتاز دانشور اور کراچی کے سابق میئر غلام علی الانہ مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے (تصویر جسارت)

خمینی انقلاب اسلامی ہے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بھرپور تائید و تعاون کریں

مودودی کی طرف سے خمینی کی زبردست تائید اور حمایت

ذیل میں ایران کے سرکاری عربی رسالہ صوت الامہ سے عکس ملاحظہ فرما کر عبرت حاصل کریں۔

١٠ ـ السنة الثانية ـ رجب ـ ١٤٠١ هـ ـ ١ ـ ١٥ حزيران ـ ١٩٨١ م



صوت الأمة

مجلة شهرية فكرية سياسية اجتماعية
تصدرها: وزارة الارشاد في جمهورية ايران الاسلامية
المجلة حرة والوزارة غير مسؤولة عن كل ما ينشر فيها
العنوان ايران ـ طهران خيابان مصدق ـ وزارة الارشاد الاسلامي
مجلة صوت الأمة

THE MINISTRY OF ISLAMIC GUIDANCE
TEHRAN, MUSADAQ - STR.
THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN

○ ثورة الخميني ثورة إسلامية والقائمون عليها هم جماعة إسلامية وشباب تلقوا التربية الإسلامية في الحركات الإسلامية وعلى جميع المسلمين عامة والحركات الإسلامية خاصة أن تؤيد هذه الثورة كل التأييد وتتعاون معها في جميع المجالات.

(العالم المجاهد أبو الأعلى المودودي)

ترجمہ : خمینی کا انقلاب ایک اسلامی انقلاب ہے اور اسے قائم کرنے والی بھی ایک اسلامی جماعت ہے اور (ایرانی) نوجوانوں نے اسلامی تحریکوں میں اسلامی تربیت حاصل کی ہے۔ اور تمام مسلمانوں پر بالعموم اور خاص کر اسلامی تحریکوں پر لازم ہے کہ وہ اس انقلاب کی بھر پور تائید کریں اور ہر میدان میں اس کے ساتھ تعاون کریں۔ (از عالم مجاہد ابوالاعلیٰ مودودی، صوت الامہ ص ۵۶)

(عبرت عبرت ہزار عبرت)

اباجان کی خواہش تھی کہ ایران کی طرح پاکستان میں بھی انقلاب برپا ہوتا

(صاحبزادہ ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کا بیان)

ڈاکٹر احمد فاروق مودودی نے کہا کہ علامہ خمینی کے ساتھ اباجان کے تعلقات بہت پرانے تھے 'آیت اللہ خمینی نے ان کی چند کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے "قم" کی درسگاہ کے نصاب میں شامل کر لیا تھا۔ علامہ خمینی کی جلاوطنی کے دوران حرم کعبہ میں ۱۹۶۳ء میں علامہ خمینی کی اباجان سے ملاقات ہوئی 'اباجان کی خواہش تھی کہ ایران کی طرح پاکستان میں بھی اسلامی انقلاب برپا ہوتا۔ وہ آخری لمحوں میں بھی ایران کے حالات کے متعلق متفکر تھے (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء)

خمینی دنیا کے مسلمانوں کے رہنما ہیں (میاں طفیل)

چوہدری اسلم سلیمی نے بتایا کہ میاں طفیل اور اسلامی تحریکوں کے نمائندوں نے تہران میں آقائے خمینی کی

امامت میں نماز ادا کی انہوں نے کہا کہ آقائے خمینی دنیا کے مسلمانوں کے رہنما ہیں۔
"(روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی پاکستان ۲۵ مارچ ۱۹۷۶ء)

پاکستان کے تمام مسلمان خمینی کا فیصلہ تسلیم کریں

(امیر جماعت اسلامی پنجاب کی تجویز)

حوالہ بیان مولانا فتح محمد صاحب امیر جماعت اسلامی پنجاب جو اخبار "مسلم" مورخہ ۱۲ اگست میں چھپا ہے
"میں یہ تجویز خوشی قبول کرتا ہوں کہ متنازعہ سوالات متعلقہ فقہ جعفریہ اور فقہ حنفی آیت اللہ آقائے روح اللہ خمینی صاحب کی خدمت میں پیش کیے جائیں اور ان کا فیصلہ پاکستان کے تمام مسلمان تسلیم کر لیں۔ دراصل یہ میری ہی تجویز تھی جو میں نے سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۷۹ء میں پیش کی تھی اور یہ تجویز ایجنڈہ پر بھی موجود ہے۔ مجھے یقین ہے یہ فیصلہ پاکستان کے تمام شیعوں کے لئے قابل قبول ہوگا کیونکہ وہ فیصلہ اعلیٰ ترین قانون کے طور پر سمجھا جائے گا" سید جمیل حسین رضوی ۱۱ فیمن روڈ لاہور
(حوالہ شیعہ ہفت روزہ رضاکار لاہور یکم ستمبر ۱۹۷۹ء)

مقاصد کے لحاظ سے مودودی اور خمینی مشن ایک ہے

(موجودہ جنرل سیکرٹری پروفیسر منور حسن کا بیان)

پروفیسر سید منور حسن نے (تعزیتی) جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آیت اللہ خمینی اور مولانا مودودی کا مشن مقاصد کے لحاظ سے مماثلت رکھتا ہے۔
(روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء)

شیعہ اہل سنت سے بڑھ کر مسلمان ہیں

سابق امیر جماعت اسلامی لاہور اسعد گیلانی کا بیان

"انقلاب اسلامی ایران کی ساتویں سالگرہ کی خصوصی تقریب سے جناب اسعد گیلانی نے خطاب کرتے ہوئے۔ (جس کے وہ مہمان خصوصی تھے) کہا کہ ہمیں فرقہ بندی کو بھول کر ہر کلمہ گو کو مسلمان کہلانے کا حق دینا ہوگا۔ اگر شافعی، مالکی، حنبلی اور حنفی وغیرہ مسلمان ہیں تو شیعہ ان سے بڑھ کر مسلمان ہیں"
(نوائے وقت لاہور ۱۲ فروری ۱۹۸۶ء)

ہم چاہتے ہیں کہ عالم اسلام کی تقدیر کے فیصلے تہران میں ہوں

(اسلم سلیمی سابق جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی کا بیان)

> ہم چاہتے ہیں کہ عالم اسلام کی تقدیر کے فیصلے تہران میں ہوں اور یہ امت اسلامیہ کی امامت کا فریضہ انجام دے افغانستان کے جہاد میں ایران کا بے مثال کردار بھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔
>
> (حوالہ شیعہ ہفت روزہ "رضاکار" لاہور ۱۶ جون ۱۹۹۱ء)

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ مودودی صاحب سے لیکر تقریباً جماعت کے تمام اہم عہدیدار کس قدر شیعہ نواز ہیں۔ ان کے ہاں شیعہ اہل سنت سے بڑھ کر مسلمان ہیں۔ وہ خمینی کے اسلام دشمن، ظالمانہ اور خالص "شیعی انقلاب" کو خالص اسلامی انقلاب قرار دے رہے ہیں، اور اس کی ہر ممکن تعاون و تائید کر رہے ہیں، وہ خمینی کو سنی، شیعہ اختلاف میں ایسا حکم مانتے ہیں کہ جس کے حکم سے سر تابی ممکن نہیں۔ ان کے ہاں خمینی اور مودودی کا مشن مقاصد کے لحاظ سے ایک ہی ہے، ان کی چاہت اور خواہش ہے کہ "عالم اسلام کی تقدیر کے فیصلے تہران میں ہوں، اور ایران امت مسلمہ کی امامت کرے" لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ انہی وجوہات کی بناء پر بعض حضرات کہتے ہیں کہ مودودی صاحب شیعہ تھے۔ اور انہوں نے سنی مذہب کو تباہ کرنے کے لئے تقیہ کی چادر اوڑھ رکھی تھی واللہ اعلم۔ کچھ مزید بھی ملاحظہ فرمائیں

مودودی خمینی بھائی بھائی

قارئین محترم! ایران میں ظالم اور سفاک خمینی کے خالص شیعہ انقلاب کے بعد سب سے پہلے جس غیر ملکی جگری دوست کو اس نے خصوصی پیغام بھجوایا تھا، وہ "ابو الاعلیٰ مودودی" تھے چنانچہ خمینی کے ایلچی جب وہ پیغام لے کر پاکستان پہنچے تو مودودیوں نے خوشی میں آسمان سر پر اٹھا کر جو کچھ کہا وہ ان کے رسالہ "ایشیا" میں "درود بر خمینی بت شکن" کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس میں مودودیوں نے نعوذباللہ جہاں خمینی پر درود لکھا ہے۔ وہاں وہ درج ذیل نعرے بھی لگاتے رہے۔

"بین شیعہ سنی فرق نیست" (یعنی شیعہ سنی میں کوئی فرق نہیں) "رہبر ما خمینی است" (خمینی ہمارا رہبر ہے)

"رہبران ما مودودی خمینی" (مودودی اور خمینی ہمارے رہبر ہیں) اور "مودودی خمینی بھائی بھائی" ہم نے مودودیوں کے اسی جذبہ اخوت سے متاثر ہو کر زیر نظر کتاب کا نام بھی مودودیوں کے پسندیدہ نعرے پر "دو بھائی" رکھا ہے۔

مودودیوں کی اس شیعیت نوازی کی تفصیل انکے اپنے رسالہ ہفت روزہ "ایشیاء" لاہور سے لئے گئے عکس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔



تحریک

"درود بر خمینی بت شکن"

یہ بین الاقوامی خبر ہے کہ علامہ آیت اللہ روح اللہ خمینی کے پیغام بانی تحریک اسلامی مولانا مودودی کے نام ایک خصوصی پیغام لیکر پاکستان پہنچے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ علامہ خمینی جس طرح ایران مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں اسی طرح مولانا مودودی بھی مسلمانان پاکستان کی صحیح معنوں میں روح ہیں۔

یہ نمائندے ۱۷ جنوری کو کراچی آئے۔ ان کے استقبال کے لئے شیعہ رہنماؤں کے علاوہ جماعت اسلامی کراچی کے سرکردہ اصحاب بھی موجود تھے۔ یہ دونوں نمائندے جوان سال اور شکیل تھے۔ ان کے سر پر سیاہ عمامے اور چہرے پر چھوٹی داڑھیاں بڑی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔ پریس سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ علامہ خمینی کا ایک پیغام مولانا مودودی کے نام لیکر آئے ہیں۔ ...

نعرہ [illegible] لگایا جاتا تھا۔

> بین شیعہ سنی فرقی نیست
> رہبر ما خمینی است، رہبر ما خمینی است

[illegible] ان کی بڑی بڑی [illegible] جمعیت [illegible]

خمینی صاحب کے نمائندے جو ہوٹل [illegible] سے نکلنے والے [illegible] تھے، اس رات [illegible] ایک ہال بار بار [illegible] نعروں سے گونج اٹھا۔

> • رہبر ما خمینی است،
> • رہبران ما مودودی خمینی۔
> • انقلاب انقلاب۔ اسلامی انقلاب۔
> • مودودی خمینی، بھائی بھائی۔

انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ایران کی حالیہ تحریک سو فیصد اسلامی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا دنیا کی سربرآوردہ شخصیات سے رابطہ ہے حضرت اللہ مولانا مودودی ہمارے لئے سب سے اہم ہیں۔ پروگرام کے آخر میں ایرانی اسلامی تحریک پر متحرک دستاویزی رنگین فلم دکھائی گئی۔ مہمانوں نے بزبان انگریزی ہی خطاب کیا۔ شام کو ان مہمانوں نے جماعت اسلامی لاہور کے زیر اہتمام دفتر جماعت اسلامی، شیخ فاطمہ جناح میں بزبان فارسی خطاب کیا۔ اسی رات کو مہمانوں کے اعزاز میں منصورہ میں امیر جماعت کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔

ہم دل و جان سے آپ کی "اسلامی تحریک" کے حامی ہیں۔

(خمینی کے نام ابوالاعلیٰ صاحب کا پیغام)

ہفت روزہ "ایشیا" کے علاوہ مودودی رسالہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور نے مودودی خمینی بھائی چارے اور باہمی تعلقات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

> "جناب کمال اور انجینئر محمد بڑے ادب اور احترام کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے وہ جھک کر سید مودودی کا ہاتھ چوم رہے تھے پھر سید مودودی کو جناب خمینی کے پیغام کا سربمہر لفافہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مولانا آپ محض پاکستانی نوجوانوں کے قائد نہیں ایران کا نوجوان طبقہ بھی آپ کو اپنا رہنما سمجھتا ہے۔ آپ کی انقلاب آفرین تصانیف میں سے بیشتر کا فارسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اہل ایران آپ کو پاکستانیوں سے زیادہ جانتے ہیں اور ایران کے اسلامی انقلاب میں آپ کی موجودہ تحریک کی نشوونما میں آپ کے بخشے ہوئے انقلابی جذبوں نے ہی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔۔۔۔۔ مولانا مودودی نے اپنے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی آمد پر بہت خوش ہوں میری طرف سے آیت اللہ خمینی کا شکریہ ادا کیجئے کہ انہوں نے مجھے یاد رکھا مسلمان خواہ پاکستان میں ہو یا ایران ترکی یا کسی اور ملک میں وہ سب ملت واحدہ ہیں ہم دل و جان سے آپ کی اسلامی تحریک کے حامی ہیں۔ ہم سب میں کوئی وجہ اختلاف نہیں ہمارا خدا ایک ہے رسول ایک ہے قرآن ایک ہے جناب ڈاکٹر کمال نے مولانا محترم کے جواب میں کہا کہ انشاء اللہ پاکستان دارالاسلام بن کر رہے گا۔ ہم ایران میں حقیقی اسلامی ریاست کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔"
>
> (ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۹ جنوری تا یکم فروری ۱۹۷۹ء)

قارئین محترم! مودودی صاحب نے ایلچیوں کا جس والہانہ انداز میں استقبال کیا وہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا اس بھائی چارے اور خیر سگالی کے جواب میں مودودی جماعت کی طرف سے میاں طفیل محمد صاحب کی قیادت میں 'اپنے محسن قائد شیعہ امام خمینی کی چوکھٹ پر قدم بوسی کے لئے 'حاضری دینے والے وفد کا حال بھی' حوالہ مودودی رسالہ "ہفت روزہ ایشیا" لاہور ملاحظہ فرمائیں۔

جناب خمینی ہم آپ کے دست و بازو اور ادنیٰ کارکن ہیں

(امیر جماعت اسلامی میاں طفیل کا بیان)

ایشیا لاہور ۸ ۴ مارچ ۹ ۷ء

امیر جماعت کی قیادت میں عالمی تحریک اسلامی کے وفد کا دورۂ تہران

وفد نے امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد کی زیر قیادت مختصر دورے کا پروگرام بنایا۔ وفد امیر جماعت کی قیادت میں ۲۳ جنوری (جمعہ) کو کراچی روانہ ہوا۔ اور وہاں سے خصوصی طیارے میں عازم تہران ہوئے یہ وفد ۲۴ جنوری کو کراچی سے تہران روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل ایرانی حکومت سے باقاعدہ رابطہ قائم کیا گیا تھا۔ اور اس سلسلے میں پیشگی اجازت لے لی گئی تھی۔ جواب میں نہ صرف یہ کہ اجازت دے دی گئی بلکہ اس ملاقات کی سرکاری طور پر دعوت دی گئی۔ وفد جب تہران پہنچا تو اس کا شاندار سرکاری طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ تہران میں وفد کے قیام کا ابتدائی پروگرام پانچ چھ گھنٹوں کا تھا اور طیارہ بھی اسی مقصد کے لئے چارٹرڈ کرایا گیا تھا۔ لیکن ایرانی حکومت نے باصرار وفد کو اپنے قیام میں توسیع پر مجبور کیا اور چارٹرڈ طیارہ خالی اسی رات پاکستان لوٹ آیا۔

امام خمینی کے ہاں

وفد تحریک اسلامی ایران کے قائد امام خمینی سے ملاقات کرنے کیلئے انکے دفتر پہنچا اس وقت روسی سفیر امام سے ملاقات کر کے واپس جا رہا تھا۔ امام صاحب کو جب وفد کی اطلاع ہوئی تو وہ خود اپنے دفتر سے باہر تشریف لے آئے اور وفد کا استقبال کیا۔ امیر جماعت نے قائد وفد کی حیثیت سے امام صاحب کو اسلامی تحریک کی عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دی۔ وفد نے امام خمینی اور وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مہدی بازرگان کو اپنی طرف سے ہر ممکن یقین دہانی کرائی اور کہا کہ ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہے۔ کہ حالیہ تحریک اور جدوجہد کے دوران ایران کی اجتماعی [illegible] اور معیشت کو شدید دھکا لگا ہے اور وہ درہم برہم ہر قسم کے بلامعاوضہ تعاون کا یقین دلاتے ہیں یہ سب آپ کے دست و بازو اور ادنیٰ کارکن ہیں جیسے اور جن اشخاص کی جب بھی خدمات کی ضرورت ہو بلا تاخیر خدمت کے لئے تیار ہے ہم ایران کو صحیح اسلامی جمہوریہ بنانے کے لئے ہر قسم کی مدد اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ امام خمینی نے جواباً کہا کہ آپ کی تشریف آوری میرے لئے بہت ہی مسرت اور خوشی کا موجب ہے میں آپ کا اور جن لوگوں کی آپ نمائندگی کرتے ہیں اپنی طرف سے اہل وطن کی طرف سے دلی شکر گزار ہوں۔ اس ملاقات کے دوران وفد نے قائد تحریک اسلامی سید ابوالاعلیٰ مودودی کا علامہ خمینی کے نام ایک خصوصی پیغام بھی پہنچایا۔

یوم یکجہتی

ایک اہم تجویز یہ تھی کہ ۱۶ مارچ کو پوری دنیا میں یوم یکجہتی منایا جائے اس روز دنیا بھر کے مسلمان اپنے اختلافات کو بالائے رکھ کر مشرق و مغرب میں اپنے اس عزم کا اعلان کریں گے۔ کہ وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اسلامی حکومت کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ تجویز جب ڈاکٹر بازرگان کو پیش کی گئی تو انہوں نے اپنی گہری مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اس طرح مسلمانوں میں اخوت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوگا۔ اور ایران کے عوام کو یہ احساس اور تقویت حاصل ہوگی کہ وہ تنہا نہیں ہیں بلکہ پوری امت مسلمہ انکی پشت پر ہے اور انکی مدد کے لئے تیار ہے۔

اس تجویز کے مطابق اس روز ایرانی شہداء کے لئے مغفرت اسلامی تحریک کی کامیابی کے

ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کی از سر نو تعمیر کے لئے ہم دنیا بھر کے مسلمانوں اور خصوصا دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اسلامی تحریکوں کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ صلاحیت اور قابلیت رکھنے والے کارکنوں کی جانب سے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ اور جلسے جلوسوں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا جائے گا اور تاروں کے ذریعے ایرانی حکومت کو مبارکباد دی جائے گی۔

(ایشیا لاہور ۳ مارچ ۱۹۷۹ء)

مودودی جماعت کے بڑوں کی طرح ان کے چھوٹے بھی خمینی کے دام کے اسیر ہیں

ذیل میں ایران کے سرکاری رسالہ "وحدت اسلامی" اسلام آباد سے لیا گیا عکس ملاحظہ فرمائیں!

وحدت اسلامی

شمارہ ۶۲، ۶۳۔ جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ

سلیم اللہ۔ پشاور یونیورسٹی

"میرا تعلق ایک اسلامی انقلابی تنظیم "اسلامی جمعیت طلبہ۔ پاکستان" سے ہے۔ ہم اس بات کے بہت زیادہ خواہشمند ہیں کہ اُمّتِ مسلمہ کے مابین وحدت و یگانگت ہو۔ یقین کیجئے کہ اتنا معیاری رسالہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ کوئی رسالہ مجھے اتنا پسند آیا ہے خدا کرے ہم آپ برادرانِ اسلام خصوصاً امامِ انقلاب حضرت امام خمینیؒ کی انقلابی باتوں سے مستفید ہو کر اپنے مقاصد تک پہنچ سکیں۔

دو بھائی

مودودی جماعت کے شعرا بھی خمینی کے کتنے اسیر ہیں؛ ملاحظہ کیجیے

جن کا سوز جنوں، مزاج اور تکلم بھی ایک ہی ہے

نظم

" اک آفتاب ادھر ہے ایک ادھر "

خدا کے نام پے ایران و پاک ایک ہوئے
ہے ان کا سوز جنوں ایک اور مزاج بھی ایک

ادھر خمینی ادھر ہے مودودی
یہ کل بھی ایک تکلم تھے آج بھی ایک

سلامت ملت ایراں کے جانثاروں کو
کہ جن کے خون سے ہوئی کشت دین حق سیراب

جلا رہی ہے چراغ یقین ہر اک دل میں
امام پاک خمینی کی فکر عالم تاب

کہیں پناہ ملے گی نہ اب اندھیروں کو
اک آفتاب ادھر ہے اک آفتاب ادھر

از غافل کرنالوی۔ مودودی رسالہ ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء



شیعوں کی طرف سے
مودودی صاحب کی خدمات
کا کھلا اعتراف اور اعزاز

شیعوں کی طرف سے مودودی صاحب کی خدمات کا کھلا اعتراف اور اعزاز

مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے شیعہ مذہب کی کتنی خدمت کی ہے وہ آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں' مزید اندازہ آپ شیعہ لیڈروں کے درج ذیل بیانات سے کر سکتے ہیں'

مودودی صاحب کے مشن کو آگے بڑھانے کی بہت ضرورت ہے

(شیعہ امام خمینی کا بیان)

"سید مودودی صرف پاکستان ہی کے نہیں' پورے عالم اسلام کے قائد تھے۔ ان کے اسلامی فکر نے پوری اسلامی دنیا میں اسلامی انقلاب کی تحریک برپا کردی...... انکے مشن کو آگے بڑھانے کی بہت ضرورت ہے"

(ہفت روزہ "شیعہ" لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

مودودی کا بڑا کارنامہ ہے کہ ہماری شیعہ تہذیب کو دنیا کے سامنے واضح کیا

(ایرانی انقلاب کے اہم رکن آیت اللہ نوری کا بیان)

مودودی اخبار روزنامہ "جسارت" "مودودی نمبر صفحہ ۶۴" کی خصوصی اشاعت میں' ایرانی انقلاب کے اہم رکن آیت اللہ نوری کے بیان کا عکس ملاحظہ فرمائیں'

① مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی عظیم عالم تھے۔ وہ آج کے دور میں عالم اسلام کے اہم ترین مصنف تھے علامہ مودودی صرف ایک عالم ہی نہیں بہت بڑے اسلامی رہنما تھے۔ ہم نے ایران میں ان کی وفات کی خبر نہایت دکھ کے ساتھ سنی۔ وہ صرف پاکستان کی نہیں عالم اسلام کی شخصیت تھے اور ان کی وفات صرف پاکستان کو نہیں، پورے عالم اسلام کا نقصان ہے۔ جب میں

سید ابو الاعلیٰ مودودی

نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ ہماری اسلامی سوسائٹی (شیعی) تہذیب کو دنیا کے سامنے واضح کیا ہے کہ منبع بنیادوں سے دوسروں کو آگاہ کیا۔

ایسے وقت میں اس دنیا سے گئے ہیں جب ان کی ضرورت پہلے سے زیادہ تھی۔

② سید ابو الاعلیٰ مودودی عالم اسلام کے عظیم رہنما تھے۔ تاریخ میں ان کا مقام بلند ترین اسلامی قائدین کی صف میں نمایاں ہوگا۔

میں ان کے بارے میں کیا عرض کروں میں تو دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ سید ابو الاعلیٰ مودودی جیسا ایک شخص اور دے۔

مولانا مودودی نمبر (۶۴) جسارت کراچی

حق خدمت کا صلہ' مودودی صاحب کو "آیت اللہ" کا خصوصی خطاب

محترم قارئین! شیعوں نے اپنے بھائی مودودی صاحب کو شیعہ مذہب کی خدمت کے صلے میں

"آیت اللہ" کا خصوصی خطاب دیا ہے۔ جب کہ شیعوں کے ہاں "آیت اللہ" کا خطاب عام شیعوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف قابل اعتماد اور ذمہ دار شیعہ کے لئے ہوتا ہے۔ اب بھی اہل سنت نہ سمجھیں تو پھر کب سمجھیں گے؟ کیا اب بھی کوئی شک وشبہ باقی ہے؟

آیت اللہ مودودی اور ان کے رفقاء کی حمایت نے شیعان پاکستان کی لاج رکھ لی

شیعہ ہفت روزہ بلتستان یکم مارچ ۱۹۷۹ء کا اقتباس ملاحظہ ہو۔



"ایران کی اسلامی تحریک کی اگر کسی طبقہ نے مکمل حمایت کی ہے اور خطرات کی پرواہ کیے بغیر اسلامی اخوت کا حق ادا کیا ہے تو وہ طبقہ آیت اللہ مودودی کے جانثاروں کا طبقہ ہے۔ جماعت اسلامی کے اخبار "جسارت اور نوائے وقت" نے اس تحریک میں جو کردار ادا کیا ہے وہ لائق ستائش اور قابل فخر ہے۔

آیت اللہ مودودی اور انکے رفقا کی اس کڑے وقت میں حمایت ونصرت نے یقیناً شیعان پاکستان بلکہ مسلمانان پاکستان کی لاج رکھ لی

آیت اللہ یقیناً شیعہ عالم ومرجع کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور اس خطاب سے ان کے علم وعمل اور زہد وتقویٰ کو مشخص کیا جاتا ہے اور دوسرے فقوں کے علماء اسے اپنے نام کے ساتھ نہیں لکھ سکتے مگر اس کو کیا کیا جائے کہ مولانا مودودی کے لئے یہ اعزاز وخطاب بھی خود امام خمینی کے شیعوں کی زبان سے نکلا

(ہفت روزہ صدائے بلتستان یکم مارچ ۱۹۷۹ء)

مودودی صاحب کو "آیت اللہ" کا خطاب ملنے پر مودودیوں میں خوشی کی لہر

شیعہ ہفت روزہ کے علاوہ خود مودودی جماعت سے تعلق رکھنے والے صحافی عبدالقادر حسن نے ہفت روزہ "ایشیا" لاہور یکم فروری ۱۹۷۹ء میں مودودی صاحب کو "آیت اللہ" کا خطاب ملنے پر جس خوشی کا اظہار کیا ہے اور جتنا کچھ بڑے فخریہ انداز میں لکھا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"اسلامی جذبات واحساسات کا سب سے بڑا اور حیرت انگیز مظاہرہ ان دنوں ایران میں ہو رہا ہے۔ دنیا ساری اسلامی جذبے کی اسی طاقت کے اظہار پر دم بخود ہے۔ ایران کے مسلمانوں نے عہد حاضر کے سب سے بڑے یزید کو شکست دی ہے۔ حسین علیہ السلام کا نام لینے والوں نے حق ادا کر دیا ہے۔ ایران میں کربلا برپا ہے اور اسلام زندہ ہو رہا ہے۔

اسی آج کی کربلا میں خون کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے رہنما کے نمائندوں نے گذشتہ ہفتہ پاکستان کا دورہ کیا اور یہاں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی خدمت میں حضرت آیت اللہ خمینی کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے مولانا سے ملاقات میں جن عقید تمندانہ جذبات کا اظہار کیا۔ وہ پاکستانیوں کے لئے انتہائی فخر کا باعث ہیں کہ ان کے درمیان ایک ایسی نادر روزگار شخصیت موجود ہے جس کے افکار وخیالات ساری دنیا میں مسلمانوں کے دلوں کی دنیا بدل رہے ہیں ان میں آگ لگا رہے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس شخص کی

مسرت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی زندگی میں ہی اس کی آرزوئیں حقیقت کا رخ دھار چکی ہیں پاکستان کے اسلامی احساس رکھنے والے مسلمان بھی پھولے نہیں سماتے کہ ان کا قائد دنیا بھر کے مسلمانوں کا قائد ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے اندر ہم اس عظمت اور نعمت کی وہ قدر نہیں کر رہے جس کی وہ مستحق ہے۔ ہمیں اپنے درمیان موجود اس عظمت کی خبریں باہر سے ملتی ہیں ہم یہاں چھوٹے چھوٹے بے معنی گروہوں میں بٹ کر اس میں عیب نکالنے اور اس کے نام سے دنیا سنوارنے میں مصروف ہیں۔ باہر سے آنے والے کہتے ہیں کہ وہ ان کے لئے آیت اللہ ہے ہم یہاں کہتے ہیں کہ وہ تحریک پاکستان کا مخالف تھا وہ ایک فرقے کا بانی ہے۔ وہ پوپ ہے۔ وہ تنگ نظر ملا ہے اور نہ جانے کیا کیا ہے ۔آہ! ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے (ہفت روزہ "ایشیا" لاہور یکم فروری ۱۹۷۹ء)

بحیثیت اسلامی مفکر مودودی ایران میں زیادہ بلند مقام رکھتے ہیں

مودودی اخبار روزنامہ "جسارت" کراچی میں شیعہ لیڈر کرنل غفار مہدی نے "آیت اللہ مودودی" کو جن زوردار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اور انکی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت و ملوکیت" کی تعریف کی ہے وہ کرنل غفار مہدی کی زبانی روزنامہ "جسارت" کے حوالے کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

شیعہ لیڈر کرنل (ریٹائرڈ) غفار مہدی کا بیان

جسارت

تیری فکر رسا نے خاک کے ذروں کو چمکا دیا!

ماہر القادری کی ایک ولگداز نظم بعنوان "اے ابو الاعلیٰ" کے مندرجہ بالا مصرع سے متاثر ہو کر یہ چند سطریں مولانا سے اپنی عقیدت کے اظہار میں لکھ رہا ہوں۔ مولانا سے میں پہلی بار ان کی مشہور تصنیف "خلافت و ملوکیت" پڑھ کر متعارف ہوا اس کتاب کے مطالعہ نے میرے ذہن پر مولانا کی شخصیت کو ایک غیر متعصب عالم اور ایک عظیم تاریخ دان کی حیثیت سے مسلط کر دیا ....

میں مولانا کو شیعہ سنی اتحاد کا علمبردار تصور کرتا ہوں اس مضمون کے قارئین کیلئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ راقم الحروف کا مسلک اثنا عشری ہے ....

راقم الحروف فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتے ہوئے مولانا مودودی کے مندرجہ ذیل نتیجہ سے اتفاق کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہے۔

نشاۃ ثانیہ کے عظیم مجاہد آیت اللہ خمینی نور مولانا مودودی کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ بحیثیت اسلامی مفکر کے سید مودودی ایران میں پاکستان کی نسبت زیادہ بلند مقام رکھتے ہیں

اب ہر چند کہ اتحاد بین المسلمین کا یہ نقیب جید عالم دین اور مختلف علوم پر دسترس رکھنے والا یہ بزرگ ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہیں ہے لیکن ان کی فکر دیدہ وری ہماری رہنمائی کے لئے سانچہ سے زیادہ کتابوں میں محفوظ ہے۔

پاکستان اور عالم اسلام کے ایک عظیم مفکر کے حضور یہ چند سطور بطریق عقیدت نذر ہیں' مجھے فخر ہے کہ میں مولانا سے شرف نیاز حاصل کر سکا میں نے ان کی زندگی میں چند گھڑیوں کی رفاقت پائی اور میرے دونوں بیٹوں کیپٹن سید حیدر رضا مہدی اور سید علی رضا مہدی کو قذافی اسٹیڈیم میں مولانا کی نماز جنازہ پڑھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔

مولانا مودودی کے مشن کو ان کی موت کے بعد جاری رکھا جائے گا

مرحوم نے مسلم اتحاد کے لئے اپنی زندگی کا بہترین حصہ وقف کر دیا تھا۔ ایرانی ناظم الامور



راولپنڈی ۱۹ اکتوبر (سٹاف رپورٹر) عالم اسلام کی مقتدر شخصیت اور عظیم مفکر سید ابوالاعلیٰ مودودی کو آج شام ایک تقریب میں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا مقررین نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ اسلامی انقلاب کے لئے مولانا مودودی نے جس مشن کا آغاز کیا تھا ان کی موت کے بعد بھی اسے جاری رکھا جائے گا۔ یہ تقریب شوکت اسلام سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی اور اس کی صدارت ایرانی سفارت خانہ کے ناظم الامور محمد گنجی دوست نے کی۔ مسٹر گنجی دوست نے کہا تھا کہ وہ جب پاکستان آئے تو سید مودودی جو کہ ان کے استاد ہیں سے ملنا چاہتے تھے اور ان کی امریکہ سے واپسی کا انتظار کر رہے تھے مگر ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔

پروفیسر سید منور حسن نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آیت اللہ خمینی اور مولانا مودودی کا مشن مقاصد کے لحاظ سے مماثلت رکھتا ہے۔

(نوائے وقت، راولپنڈی ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء)

قارئین محترم! ہر غیرت مند مسلمان کے لئے یہ بات نہایت غور طلب ہے کہ شیعہ صحابہ کرامؓ کا مشن تو کجا ان کو مسلمان تک نہیں مانتے۔ مگر مودودی صاحب سے ان کو اتنی عقیدت و محبت ہے کہ انکے مرنے کے بعد بھی ان کا مشن جاری رکھنا چاہتے ہیں آخر کیوں؟ اس سوال پر ہم آپ کو غور فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

ایرانی شیعوں کا سرکاری وفد اپنے محسن مودودی صاحب کی قبر پر

ایران کے سرکاری نمائندے آیت اللہ یحییٰ نوری لاہور میں سید مودودی کی قبر پر



مودودی نے بڑی فراخدلی سے شیعہ نظریات کی صداقت تسلیم کی ہے

(ہندوستانی شیعہ مجتہد نقی النقوی کا بیان)

ہندوستان کے مشہور شیعہ مجتہد نقی النقوی نے اپنی کتاب "متعہ اور اسلام" میں لکھا ہے!

"سواد اعظم اہلسنت کے علماء میں جناب ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔۔۔۔۔۔ مرجعیت صحابہ، موقف اہل بیت اور جواز متعہ جیسے موضوعات پر انہوں نے بڑی فراخدلی سے شیعہ نظریات کی صداقت تسلیم کی ہے" (حوالہ متعہ اور اسلام صفحہ ۲۶۵ تصنیف شیعہ مجتہد نقی النقوی)

قارئین کرام! شیعہ مجتہد کے اس انکشاف نے تو مودودی صاحب کا تقیہ بھی پاش پاش کر دیا۔ کہ "مودودی صاحب نے بڑی فراخدلی سے شیعہ نظریات کی صداقت تسلیم کی ہے" اب کیا کسر باقی رہ گئی ہے؟

مودودی صرف پاکستان کے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے قائد تھے ان کے مشن کو بڑھانے کی بہت ضرورت ہے (شیعہ امام خمینی)

ہفت روزہ شیعہ لاہور

جلد ۵۱	یکم تا ۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء	شمارہ ۳۸-۴۱

مولانا مودودی کی وفات پر اظہار تعزیت

مولانا مودودی کی وفات پر دنیا بھر کے علماء اسلام نے رنج و غم کا اظہار فرمایا ہے اور انکی خدمات دینی کو سراہا ہے۔ مرحوم اپنا مخصوص عقیدہ رکھنے کے باوجود ایک صلح کل انسان تھے اور حق بات کہنے میں ذرا بھی نہ جھجکتے تھے انکی تصنیف "خلافت و ملوکیت" ہمیشہ یادگار رہے گی جس میں انہوں نے خلفائے ثلاثہ اور معاویہ پر زبردست تنقید کی ہے مرحوم نے مہاجر ہونے کے باوجود تھوڑے عرصہ میں صف علماء میں بہت اونچا مقام حاصل کر لیا اور جماعت اسلامی کو عروج تک پہنچایا انہوں نے جداگانہ شیعہ دینیات کے اجراء کی بھی حمایت کی اور بعض دیگر شیعہ سنی مسائل میں حق گوئی سے کام لیتے تھے اور اختلافی مسائل میں بھی نہیں الجھتے تھے مرحوم اور انکی جماعت نے ایران کے حالیہ انقلاب کی نہ صرف حمایت کی بلکہ اپنی جماعت کا وفد ایران بھیجا جس نے آیت اللہ خمینی کو مبارکباد کا پیغام دیا۔ انکے جنازہ میں مولانا سید مرتضیٰ حسین کی قیادت میں ایک شیعہ وفد نے شرکت کی۔ ذیل میں حضرات علماء ایران کے پیغامات تعزیت شائع کئے جاتے ہیں۔

آیت اللہ خمینی

آیت اللہ خمینی نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ سید مودودی صرف پاکستان میں ہی نہیں پورے عالم اسلام کے قائد تھے انکے اسلامی فکر نے پوری اسلامی دنیا میں اسلامی انقلاب کی تحریک برپا کر دی۔ انکی ان کوششوں کے نتیجہ میں انشاء اللہ دنیا بھر میں اسی طرح اسلامی انقلاب برپا ہو کر رہے گا۔ جس طرح ایران میں اسلام کو غلبہ نصیب ہوا ہے انکا انتقال دنیا اسلام کا عظیم نقصان ہے انکے مشن کو آگے بڑھانے کی بہت ضرورت ہے۔

ایران کے ممتاز مذہبی رہنما سید آیت اللہ کاظمی شریعت مدار

نے مولانا مودودی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے انہیں قابل احترام اسلامی شخصیت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی کی ایران کی مسلم امہ کے لئے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

آیت اللہ شریعت مدار نے کہا ہے کہ مولانا مودودی پورے عالم اسلام کی قابل احترام شخصیت تھے انہوں نے ملت اسلامیہ کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور ایران میں اسلامی انقلاب کی حمایت کر کے ایرانی عوام کے دل موہ لئے۔ وہ ہماری جوان نسلوں کے لئے روشنی کے مینار تھے انکی وفات پر پورا ایران سوگوار ہے۔

(ہفت روزہ "شیعہ" یکم تا ۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)



شیعہ سنی بھائی بھائی کی خطرناک تحریک

امام مسجد نبوی شریف

شیخ حذیفی کی حق گوئی

شیعہ سنی بھائی بھائی کی خطرناک تحریک

دو بھائیوں آیت اللہ خمینی اور آیت اللہ مودودی کی خواہش سنی شیعہ اتحاد

یہ بات تو اب روز روشن کی طرح واضح ہے کہ موجودہ ایرانی انقلاب کا قائد خمینی نہ صرف یہ کہ خود کٹر اور غالی شیعہ تھا' بلکہ وہ شیعہ مذہب کا زبردست داعی اور مبلغ بھی تھا۔ اس کے دور جوانی کی لکھی ہوئی کتابیں بالخصوص "کشف الاسرار" ہی دیکھ لیں کہ اس میں اس نے نعوذ باللہ تمام صحابہ کرامؓ بالخصوص فاتح ایران فاروق اعظمؓ کو کافر اور زندیق تک لکھا ہے جیسا کہ آپ باب چہارم میں ملاحظہ فرما چکے ہیں

اور خمینی نے نہ صرف شیعہ انقلاب کے لئے قوم کو تیار کیا بلکہ اس انقلاب کے ذریعے اپنے عقائد کو قانونی تحفظ بھی فراہم کیا' جیسا کہ ایرانی دستور کے آرٹیکل ۱۲ میں تحریر کیا گیا ہے کہ

> "ایران کا سرکاری مذہب اثنا عشری جعفری ہے اور یہ ناقابل تنسیخ و ترمیم ہے"۔
> (ایرانی دستور صفحہ ۹ آرٹیکل ۱۲ ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد)

علاوہ ازیں شیعہ انقلاب کی خاطر دنیا بھر میں ایرانی حکومت نے' اپنے سفارتخانوں کو متحرک کیا' اپنے سرکاری وسائل کو ہر طرح استعمال کیا' اس کے ساتھ ساتھ ایرانی حکومت نے عالمی سطح پر شیعوں کو منظم کرنے کے لئے روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا اور ان کو اسلحہ بھی فراہم کیا' جس سے پاکستان میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا' اور یہ نہ ختم ہونے والا بد ترین چکر اب بھی جاری و ساری ہے' اپنے باطل اور کفریہ عقائد کی اشاعت کے لئے بھی خوب وسائل بروئے کار لائے گئے جس کا علم ہر خاص و عام کو ہے' خمینی کا وصیت نامہ جو اسکی وصیت کے مطابق اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے نے پڑھ کر سنایا تھا اور اب کتابچہ کی شکل میں طبع ہے کو دیکھ لیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ وہ کس قدر خطرناک اور غالی شیعہ تھا مگر اس کے باوجود اس نے خالص شیعہ انقلاب کو اپنے مذہبی ہتھیار' تقیہ (جھوٹ اور فریب) کے پردوں میں چھپانے کے لئے زوردار پراپیگنڈہ کیا کہ ایرانی انقلاب شیعہ نہیں بلکہ اسلامی انقلاب ہے اور ہمیں شیعہ سنی اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ' اس مقصد میں جہاں دنیا بھر کے شیعوں کو استعمال کیا گیا وہاں بعض بدبخت' ملک و ملت کے غدار میر جعفر اور میر صادق کردار کے حامل نام نہاد سنی علماء مشائخ' صحافی اور سیاسی نمک خواروں کے علاوہ آیت اللہ خمینی نے اپنے بھائی "آیت اللہ مودودی" اور ان کی جماعت سے بھی خوب خدمت لی ' مودودی صاحب کے بیٹے ڈاکٹر احمد فاروق مودودی کے بیان کے مطابق مودودی

صاحب اور خمینی کے تعلقات ۱۹۶۲ء سے قائم ہو گئے تھے اور دونوں انقلاب کے لئے سرگرم تھے۔ خمینی نے مودودی صاحب کی اس فکر کو تقویت دینے کے لئے خصوصی پیغام بھیجا تھا اس کا عکس بحوالہ روزنامہ جنگ ۲۱ جنوری ۱۹۷۹ء ملاحظہ فرمائیں!

تحریک احیائے اسلام کو آگے بڑھانے کے لئے شیعہ سنی اتحاد کی کوشش کی جائے ۞ خمینی

ایران میں تحریک اسلامی کی کامیابی مسلمانوں کے اتحاد کا بہترین موقع فراہم کر سکتی ہے

ایرانی رہنما آیت اللہ خمینی کا پیغام مولانا مودودی کو پہنچا دیا گیا





لاہور ۲۰ جنوری (نمائندہ خصوصی) ایران میں تحریک اسلامی کے قائد آقائے آیت اللہ خمینی نے مولانا مودودی کے نام اپنے پیغام میں ان سے اپیل کی ہے کہ وہ پورے عالم اسلام میں احیائے اسلام کی تحریک کو آگے لے جانے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے شیعہ اور سنی اتحاد کے لئے کوشش کریں۔ ایرانی رہنما کا یہ پیغام آج ان کے دو نمائندوں ڈاکٹر کمال اور انجینئر [illegible] نے مولانا مودودی کے حوالے کیا وہ آج ہی یہ پیغام لے کر کراچی سے لاہور پہنچے ہیں۔ آقائے خمینی نے اپنے پیغام میں کہا کہ اس وقت ایران میں جو شاندار تحریک اسلامی چل رہی ہے وہ مسلمانوں کے اتحاد کا بہترین موقع فراہم کر سکتی ہے

قارئین محترم! مندرجہ بالا باطل خواہش اور تمنا تو دو بھائیوں کی تھی، مگر ممبر رسول ﷺ کی صدا کچھ اور ہے۔

منبر رسول ﷺ سے حق و صداقت کی صدا

ایرانی نمک خوار، محض ذاتی مفادات کے لئے سنی شیعہ، اتحاد کے نعرے بلند کر رہے ہیں اور اسطرح اپنے ہی مذہب کو یہ "میر جعفر" اور "میر صادق" ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی 'دانستہ یا نادانستہ کوششیں کر رہے ہیں' الحمد للہ ان کی ان ناپاک کوششوں کا اہل حق ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں اب تو حق و صداقت کی یہ صدا مسجد نبویؐ کے ممبر شریف سے بھی بلند ہو گئی ہے۔ چنانچہ سال (۱۴۱۸ھ) کے حج سے قبل ریاض الجنہ میں خطیب منبر رسول ﷺ جناب شیخ علی عبد الرحمٰن حذیفی صاحب نے ایک ایسے موقعہ پر عظیم اور تاریخی خطبہ دیا کہ ان کے سامنے سابق ایرانی صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی بھی بیٹھا ہوا تھا۔

اس خطبہ کے لئے امام صاحب کیوں مجبور ہوئے؟ اسکی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ رفسنجانی جو کہ سعودی عرب میں سرکاری مہمان تھا جب وہ روضہ شریف پر حاضر ہوا تو اپنے مذہبی فریضہ کے تحت اس نے حضرات شیخین (حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ) پر "تبرا کیا جسکی اطلاع شیخ حذیفی صاحب کو ہوئی ایک روایت کے مطابق شیخ حذیفی صاحب کو آقائے نامدار ﷺ کی زیارت ہوئی، جس میں ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھیوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) کو گالیاں دی جارہی ہیں اور تم خاموش ہو اس پر انہوں نے یہ تاریخی خطبہ دیا واللہ اعلم۔ شیخ حذیفی صاحب کی ضرب مئومنانہ کی تاب نہ لاکر دوران خطبہ ایرانی صدر بھاگ گیا اس تاریخی خطبہ سے جہاں شیعیت پر کاری ضرب لگی ہے وہاں شیعہ ایجنٹوں اور ایرانی نمک خوار سنی علماء اور مشائخ اور غیرت ایمانی سے عاری صحافی، سیاسی لیڈر اور حکمرانوں کے چہروں پر بھی غیبی تھپڑ ہے، جو شیعہ سنی اتحاد کی غیر فطری اور غیر اسلامی تحریک محض اپنے ذاتی مفادات کیلئے چلارہے ہیں۔ شیخ حذیفی نے اس خطبہ میں شیعیت کے ساتھ یہودیت اور نصرانیت اور ان کے سرپرست عالمی دہشت گرد امریکہ کا بھی خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے انکی یہ تقریر اب کیسٹوں کے علاوہ پمفلٹ کی صورت میں بھی طبع ہو چکی ہے یہاں صرف متعلقہ حصہ کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے جس سے ہر قسم کے دجل وفریب کا پردہ چاک ہوگا ملاحظہ فرمائیں:۔

"سنی شیعہ" اتحاد کی تحریک بڑی تکلیف دہ اور خطرناک ہے (شیخ حذیفی)

مسجد نبوی شریف کے امام وخطیب شیخ حذیفی فرماتے ہیں۔

"ہم مسلمانوں کے لئے یہ تحریک بڑی تکلیف دہ ہے جو ایک طرف تو مختلف مذاہب (اسلام اور یہودیت، اسلام اور عیسائیت) کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے اور دوسری طرف شیعہ اور سنی اتحاد کے لئے چلائی جارہی ہے، جبکہ اس (بے بنیاد اور باطل) تحریک کے چلانے والے بعض (نام نہاد) منکرین اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد سے بھی واقف نہیں ہیں، اور یہ تحریک اس لحاظ سے اور بھی خطرناک ہے کہ آج کی جنگیں مذہب کی بنیاد پر ہی لڑی جارہی ہیں اور تمام تر مفادات بھی دین پر مرکوز ہو چکے ہیں..........

آگے مزید فرماتے ہیں کہ

اہل سنت اور رافضی (شیعہ) کا اتحاد ممکن ہی نہیں، شیخ حذیفی

(اور جس طرح یہودیت اور عیسائیت کا اسلام سے جوڑ اور اتحاد ممکن نہیں) اسی طرح سے اہل سنت اور شیعوں کے درمیان اتحاد اور جوڑ ہرگز ممکن نہیں اہل سنت تو قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ کے حامل ہیں ان کے ذریعے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دین کی حفاظت فرمائی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر دور میں اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کیا اور اپنے خون سے سنہری تاریخ رقم کی جبکہ دوسرے طرف روافض (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ پر لعنت کرتے ہیں اور دین اسلام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ بے شک صحابہ کرامؓ تو وہ عظیم شخصیات ہیں جن کے ذریعے ہم تک دین پہنچا ہے۔ سو جو (بدبخت) ان پر لعن طعن کرے وہ دین اسلام کو منہدم کر رہا ہے۔

امام مسجد نبوی شریف کا دو ٹوک اعلان

شیعوں کے گمراہ کن عقائد

بھلا! اہل سنت اور شیعہ میں اتحاد اور جوڑ کیسے ممکن ہے؟ جبکہ شیعہ خلفاء ثلاثہؓ (حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ) کو گالیاں دیتے ہیں۔

حالانکہ اگر ان میں عقل ہوتی تو یہ سوچتے کہ حضرات خلفاء ثلاثہؓ پر طعن و تشنیع کرنا حضور انور ﷺ پر طعن و تشنیع کرنا ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ تو حضور ﷺ کے سسر تھے اور حیات طیبہ میں آپ ﷺ کے وزیر تھے اور بعد وصال آپ ﷺ کے ساتھ روضہ شریف میں آرام فرما ہیں۔

بھلا! اور کون اتنے بلند مقام پر پہنچ سکتا ہے (جس پر یہ دونوں خوش نصیب پہنچے ہیں) یہ دونوں حضرات تمام غزوات میں بہ نفس نفیس رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے (ایسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع) یہی دلیل شیعہ مذہب کے باطل ہونے کے لئے کافی ہے۔

رہے حضرت عثمان ذوالنورینؓ تو وہ آپ ﷺ کی دو صاحب زادیوں (سیدہ رقیہؓ سیدہ ام کلثومؓ) کے شوہر تھے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ کے لئے سب سے بہترین ساتھیوں اور سب سے بہترین داماد کے سوا کسی کا انتخاب نہیں کرتا۔

اگر یہ روافض اپنے خیال میں سچے ہیں تو بھلا یہ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خلفاء ثلاثہؓ کی اسلام دشمنی کو واضح کیوں نہ کیا؟ اور اپنی امت کو اس سے خبردار کیوں نہ کیا؟

اسی طرح امام نبوی شریف فرماتے ہیں کہ

حضرات خلفاء ثلاثہؓ پر طعن و تشنیع خود حضرت علیؓ پر طعن و تشنیع ہے

بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان حضرات خلفاء ثلاثہؓ پر طعن و تشنیع خود حضرت علیؓ پر طعن و تشنیع ہے۔ اس لئے کہ حضرت علیؓ نے مسجد شریف میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر خوشی سے بیعت کی تھی۔ اور اپنی صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کیا تھا۔ اور اپنی خوشی سے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور صرف یہی نہیں بلکہ آپؓ تو خلفائے ثلاثہؓ کے وزیر اور ان سے محبت کرنے والے اور ان کے خیر خواہ تھے

کیا حضرت علیؓ نے معاذاللہ کسی کافر کو اپنا داماد بنایا تھا؟ اور کیا آپؓ نے کسی کافر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی؟

سبحانك هذا بهتان عظيم

اسی طرح امام مسجد نبوی مزید فرماتے ہیں کہ

ان شیعوں کا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن و تشنیع کرنا در حقیقت حضرت حسنؓ پر طعن ہے

اور ان شیعوں کا حضرت امیر معاویہؓ پر لعن طعن کرنا در حقیقت حضرت حسنؓ پر طعن ہے۔ اس لئے کہ حضرت حسنؓ محض اللہ کی رضا کے لئے حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس بات پر پیشگی حضرت حسنؓ کی تعریف فرمائی تھی۔ پس کیا نواسہ رسول اللہ ﷺ کسی ایسے کافر کیلئے جو مسلمانوں پر حکمرانی کرے، خلافت سے دستبردار ہو سکتے ہیں؟ سبحانك هذا بهتان عظيم

اس پر اگر شیعہ یہ کہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ دونوں اس بارے میں مجبور تھے۔ (تو یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے) کہ ان (روافض) میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے کہ یہ بات تو ان دونوں حضرات کی شان میں ایسی گستاخی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی گستاخی ہو ہی نہیں سکتی۔

اور امام مسجد نبوی مزید حقائق بیان کرتے ہیں۔

یہ بد بخت ایمان والوں کی ماں حضرت عائشہؓ پر کس منہ سے لعنت بھیجتے ہیں

اور یہ (بد بخت) لوگ ایمان والوں کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر کس منہ سے لعنت بھیجتے ہیں حالانکہ انکے "ام المؤمنین" ہونے کی تصریح خود اللہ رب العزت نے اپنے کلام میں کی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{النبي اولىٰ بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم}

ترجمہ: "نبی ﷺ مومنوں پر انکی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور انکی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں"

(الاحزاب ترجمہ آیت ۶)

بے شک "ام المؤمنین" پر صرف وہی شخص (نعوذباللہ) لعنت کر سکتا ہے جسکے نزدیک ام المؤمنین انکی ماں نہ ہو اسلئے کہ جو ماں کے تقدس کو سمجھتا ہے، وہ ان پر لعنت ہرگز نہیں کرتا بلکہ اس پر فدا ہوتا ہے۔

امام حرم نبوی خمینی کی حقیقت بیان فرماتے ہیں کہ

خمینی ضلالت اور گمراہیت کا سرغنہ ہے

اور اہل سنت اور شیعوں کا اتحاد کیسے ممکن ہے؟ جبکہ یہ روافض "امام الضلالہ" گمراہی کے سرغنہ خمینی کو معصوم کہتے ہیں اور خود یہ اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ خمینی انکے مہدی کا نائب ہے۔ وہ مہدی جس کے بارے میں انکا عقیدہ ہے کہ وہ ایک غار میں چھپے ہوئے ہیں۔ چونکہ خمینی، مہدی کا نائب ہے اور نائب کا حکم وہی ہوتا ہے جو اصل کا، چنانچہ جب مہدی معصوم ہے، تو خمینی بھی معصوم ٹھہرا!

اور ان روافض نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ اپنے ہر فقیہ کی ولایت اور معصومیت کے بھی قائل ہیں۔ یہ انکے عقیدے کا کس قدر کھلا تضاد ہے۔ گویا انہوں نے اپنے مذہب کی بنیادیں خود ہی کھوکھلی کر دی ہیں۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ باطل کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے۔ کہ اسکی باتیں ایک دوسرے سے متصادم ہوتی ہیں۔ اور وہ یوں خود ہی اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک تمام اہل بیت" روافض کے ان باطل عقائد سے بری الذمہ ہیں اور انکے مذہب کے بطلان پر شرعاً اور عقلاً اتنے دلائل ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

امام حرم نبوی شیعوں کو یہودیوں اور نصرانیوں سے بھی زیادہ اسلام کے حق میں مضر قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

روافض اسلام کے حق میں یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں

سوانکو چاہئے کہ اپنے عقائد باطلہ سے فوراً توبہ کر کے دین اسلام میں داخل ہو جائیں ورنہ ہم اہل سنت تو بالمدہ بھی انکے قریب نہیں ہو سکتے۔

یہ لوگ اسلام کے حق میں یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں۔ ان پر کبھی بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

بلکہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ انکے مکر و فریب سے دفاع کے لئے ہر وقت کمربستہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یہی لوگ اصل دشمن ہیں' آپ ان سے ہوشیار رہیے اللہ انہیں غارت کرے کہاں پھرے چلے جا رہے ہیں"۔ (المنافقون ترجمہ آیت ۴)

بے شک رفض (شیعیت) کا نسب (مشہور منافق) عبداللہ ابن سباء یہودی اور (مشہور دشمن اسلام) ابولولو مجوسی سے جاملتا ہے۔"

پس اے مسلمانو! اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ مسلمان اپنے عقیدہ میں حق و باطل کا امتیاز کرے' جسے اللہ نے پسند کیا اسے پسند کرے اور جسے اللہ نے ناپسند فرمایا اسے ناپسند جانے سب مسلمان باہمی مددگار ہو کر ایک ہو جائیں کیونکہ مسلمانوں کے تمام دشمنوں کو ان کے باطل دین اور انکے کافرانہ عقائد نے اسلام دشمنی پر متحد کر دیا ہے"

اہلسنت والجماعت کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے

قارئین محترم! محترم امام مسجد نبوی شریف شیخ حذیفی کی تقریر کو آپ نے پڑھ لیا' شیخ موصوف نے اپنی تقریر میں جہاں باطل کی سرکوبی فرمائی ہے وہاں مسلمانوں (اہل سنت والجماعت) کے باہمی اتحاد پر بھی زور دیا ہے کیونکہ اتحاد کے بغیر منزل تک رسائی نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے'۔

الحمدللہ اہل سنت والجماعت کے آپس میں اتحاد کی برکت سے آج افغانستان میں خلافت راشدہ کے طرز پر عظیم اسلامی حکومت "طالبان" کی صورت میں چمک رہی ہے' اور انگریز کا یہ منصوبہ الحمدللہ ناکام ہو گیا کہ لڑاؤ اور حکومت کرو لہٰذا اہل سنت والجماعت آپس کے فروعی اختلافات نظر انداز کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا اور دین حق کی سربلندی کے لئے ایک ہو جائیں۔



مودودی وشیعہ
دو بھائیوں کی طرف سے
مغالطوں کے چند نمونے

مودودی و شیعہ دو بھائیوں کے جھوٹ اور مغالطوں کے چند نمونے

شیعہ مذہب کا بنیادی عقیدہ " تقیہ " اور اس کے مودودیوں پر اثرات

شیعہ مذہب کا ایک بنیادی عقیدہ تقیہ (جھوٹ) بھی ہے تاکہ اپنے قول یا عمل سے واقعہ اور حقیقت کے خلاف' یا اپنے عقیدہ و ضمیر اور مذہب و مسلک کے خلاف ظاہر کر کے دوسروں کو دھوکے اور فریب میں مبتلا کیا جائے' شیعہ مذہب کی معتمد ترین کتاب "اصول کافی" کے صفحہ ۴۸۲ پر لکھا ہے " لا دین لمن لا تقیة له' کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی عمارت ہی تقیہ (جھوٹ) پر کھڑی ہے' اور ان کا یہ اثران کے بھائی مودودی صاحب اور ان کے پیروکاروں پر بھی خوب پڑا ہے کہ وہ جھوٹ اور مغالطوں سے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے چند ایک نمونے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بات سراسر بے بنیاد ہے کہ جماعت اسلامی نے پاکستان یا قائد اعظم کی مخالفت کی تھی (میاں طفیل)

مودودی صاحب نے "پاکستان" بننے کی نہ صرف مخالفت بلکہ شدید مخالفت کی تھی۔ انہوں نے اپنی کتاب "سیاسی کشمکش" حصہ سوم میں "پاکستان" کو مسلمانوں کی کافرانہ حکومت لکھنے کے بعد یہاں تک لکھا کہ

> "اس نام نہاد مسلم حکومت (پاکستان) کے انتظار میں اپنا وقت یا اس کے قیام کی کوشش میں اپنی قوت ضائع کرنے کی حماقت آخر ہم کیوں کریں جس کے متعلق ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے مقصد کے لئے نہ صرف غیر مفید ہو گی بلکہ کچھ زیادہ ہی سدراہ ثابت ہو گی" ("سیاسی کشمکش" حصہ سوم صفحہ ۱۷۵)

مگر ستم ظریفی دیکھئے آج کل مودودی صاحب کے پیروکار بڑی دیدہ دلیری اور ڈھٹائی سے پراپیگنڈہ کر کے عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حصول پاکستان میں مودودی صاحب کی خدمات دوسرے حضرات سے زیادہ ہیں اور یہ کہ مودودی صاحب کی وجہ سے پاکستان وجود میں آیا اور مودودی صاحب یا جماعت اسلامی نے کبھی بھی پاکستان کی مخالفت نہیں کی اور تو اور سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد صاحب نے بھی جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کیا "چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد" چنانچہ روزنامہ جنگ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء کے ایک انٹرویو میں وہ فرماتے ہیں۔

> "یہ بات سراسر بے بنیاد ہے کہ جماعت اسلامی نے پاکستان یا قائد اعظم کی مخالفت کی تھی"

مولانا مودودی اور قائداعظم کی سوچ میں اتنا فرق ہے جتنا مشرق اور مغرب میں

(مودودی صاحب کی "بہو سائرہ") صاحبہ کا بیان

میاں طفیل اور دیگر جماعتیوں کے اس صریح جھوٹ کی تردید مودودی صاحب کی بہو "سائرہ عباسی" صاحبہ نے ایک انٹرویو میں کی ہے جو ۳۱ اگست ۱۹۹۴ء کو روزنامہ "الاخبار" اسلام آباد میں شائع ہوا تھا ایک سوال کے جواب میں وہ فرماتی ہیں۔

> س ☆ کیا آج جماعت اسلامی سیاسی ضرورتوں کے تحت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو بانیان پاکستان کی فہرست میں شامل کر رہی ہے۔؟
>
> ج ☆ جی ہاں آج جماعت اسلامی نے سیاسی ضرورتوں کے تحت مولانا مودودی کو بھی پاکستان کے بانیوں میں شمار کرنا شروع کر دیا حالانکہ مولانا مودودی اور قائداعظم کی سوچ میں اتنا فرق ہے جتنا مشرق اور مغرب میں۔ جو لوگ مسلم سٹیٹ اور اسلامک سٹیٹ کا فرق جانتے ہیں وہ کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولانا مودودی محمد علی جناح صاحب کے پاکستان کی حمایت کر سکتے تھے۔ یہ تو مولانا مودودی اور محمد علی جناح کی روحوں کے ساتھ زیادتی ہے اور آنے والا مورخ بھی ان کی جہالت پر ہنسے گا۔
>
> (روزنامہ "الاخبار" اسلام آباد ۳۱ اگست ۱۹۹۴)

قارئین کرام ہم یہاں یہ بحث نہیں کر رہے کہ تقسیم کی مخالفت صحیح تھی یا غلط؟ بلکہ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب مودودی صاحب نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر پاکستان کی مخالفت کی تھی تو انکے پیروکار ان کو بانیان پاکستان میں شامل کیوں کر رہے ہیں؟ اور صریح جھوٹ اور مغالطہ کیوں دے رہے ہیں؟ اور بھی تو بہت سے حضرات تھے جنھوں نے پاکستان بننے کی مخالفت کی تھی مگر انہوں نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا کہ ہم بانیان پاکستان میں سے ہیں وغیرہ وغیرہ

تقسیم ہند کے بارے میں اصل صورتحال اور پہلے فریق کی تقسیم ہند کے بارے میں رائے

تقسیم ہند کے بارے میں مسلمان دو فریق تھے اور ہر ایک کا الگ نظریہ تھا جس کو وہ مسلمانوں کے لئے مفید سمجھ رہے تھے' ایک فریق جسکی قیادت مسلم لیگ کے ہاتھ میں تھی ان کی رائے میں ایک علیحدہ وطن "پاکستان" ضروری تھا جہاں مسلمان اسلامی نظام کے تحت آزادانہ زندگی بسر کر سکیں۔ مسلم لیگ کی طرف سے اس کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا گیا تھا۔

پاکستان کا مطالبہ اسلامی نظام حیات قائم کرنے کے لئے کیا گیا تھا

چنانچہ مسلم لیگ کے قائد جناب محمد علی جناح صاحب نے ۸ مارچ ۱۹۴۴ء میں علی گڑھ یونیورسٹی

میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبے کا جذبہ محرکہ کیا تھا؟ مسلمانوں کے لئے جداگانہ مملکت کی وجہ جواز کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ تھا"......

"راہنمائی کے لئے ہمارے پاس اسلام کی عظیم الشان شریعت موجود ہے۔ درخشاں کارنامے، تاریخی کامیابیاں اور روائتیں موجود ہیں۔ اسلام ہر شخص سے امید رکھتا ہے کہ وہ اپنا فرض بجالائے"

(خطاب علی گڑھ ۱۹۴۴ء)

اگست ۱۹۴۴ء میں مسٹر گاندھی کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے اس میں مذہبی اور مجلسی، دیوانی اور فوجداری، عسکری اور تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں"۔

اسلامیہ کالج پشاور میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں"۔ (خطاب اسلامیہ کالج پشاور ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء)

اس مطالبہ میں وہ اکیلے نہ تھے بلکہ اکابر علماء و مشائخ کی بڑی تعداد اسی نظریئے کے پیش نظر ان کے ساتھ تھی، جن میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ جیسے صاحب علم و فضل بھی تھے۔

پاکستان "اسلامی نظام" کے لئے بنایا ہی نہیں گیا

افسوس کہ آجکل کے بعض ذمہ دار لیگی لیڈر جناح صاحب کے ان بیانات کے برعکس تقسیم ہند کو محض سیاسی تقسیم قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ نہ صرف نظریہ پاکستان کی توہین ہے بلکہ تقسیم کے وقت لاکھوں مسلمانوں کے خون، ان کی عصمتوں کی پامالی اور قربانیوں سے غداری کے بھی مترادف ہے یہ لوگ اس طرح کا تاثر بھی دیتے رہتے ہیں کہ جناح صاحب سیکولر ذہن کے مالک تھے، اور پاکستان اسلامی نظام کے لئے بنایا ہی نہیں گیا تھا بلکہ یہ نعرہ بھی کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" سکول کے بچوں کا نعرہ تھا وغیرہ وغیرہ

اس طرح کے بیانات دینے والوں میں پیر پگاڑا' سردار شوکت حیات' ممتاز دولتانہ اور کبیر علی واسطی جیسے لوگ شامل ہیں۔ حال ہی میں ممتاز مسلم لیگی راہنما عبدالحمید جتوئی صاحب نے قومی اسمبلی میں جو کچھ فرمایا وہ بھی مسلم لیگی اخبار روزنامہ "نوائے وقت" سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

پاکستان بنا کر مسلمانوں کو تقسیم کر دیا گیا: عبدالحمید جتوئی

۲۰-۲۵ کروڑ بھارت میں رہ گئے' ۱۵ کروڑ بنگال میں اور ۱۳ پاکستان میں ہیں' اکٹھے ہوتے تو ہماری بات سنی جاتی

پاکستان کی مخالفت کرنے والوں کو کافر کہتے رہے لیکن ہم نے ثابت کیا ملک جس طرح چل رہا ہے اس سے نقصان ہوا ہے

شریعت بل کی منظوری میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے پہلے ہی آدھا ملک گنوا چکے ہیں' خدارا پاکستان کو بچائیں

چھوٹے صوبوں کے حقوق محفوظ نہیں اگر شریعت بل کی منظوری سے سینیٹ کی حیثیت ختم ہو کر رہ جانے کی ملک پر... [illegible]

ولی خان نے ۷۳ء کے آئین پر سودے بازی کر کے دو صوبوں میں حکومتیں حاصل کیں' منظوری کے وقت کہا تھا کہ اس سے پاکستان ٹوٹ جائے گا

[illegible]

[illegible]

(روزنامہ "نوائے وقت" اسلام آباد ۱۹۹۸ء)

اسی ضمن میں ایک اور پاکستانی لیڈر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب جناب حنیف رامے صاحب کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں:

"قائد اعظم نے کبھی شریعت کا نام نہیں لیا وہ سیکولر ریاست کے حامی تھے"

اگر پاکستان اسلامی ریاست ہے تو اسکی مخالفت کرنے والے مولویوں پر لعنت ہے

قائد اعظم نے کہا تھا کہ میں پاگل ہوں جو شریعت کے چکروں میں پڑوں' حنیف رامے کا کانفرنس سے خطاب



لاہور (خبر نگار خصوصی) کرسچین لبریشن فرنٹ کے زیر اہتمام کانفرنس میں سابق سپیکر پنجاب اسمبلی اور پیپلز پارٹی کے رہنما محمد حنیف رامے نے کہا کہ قائد اعظم نے کبھی شریعت کا نام نہیں لیا بلکہ وہ ایک سیکولر ریاست کے حامی تھے انہوں نے جداگانہ انتخابات کی بھی حمایت نہیں کی یہ سب ضیاء الحق کی مہربانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان کو اسلامی ریاست ہر گز نہیں مانا۔ پاکستان نیشنلسٹ سٹیٹ ہے اسلامی ریاست نہیں اور اگر یہ اسلامی ریاست ہے تو اسکی مخالفت کرنے والے مولویوں پر لعنت ہے۔ رامے نے کہا کہ قائد اعظم سیکولر شخص تھے اسی لئے انہوں نے پہلا وزیر کسی عالم یا "ملاں" کو مقرر کرنے کی بجائے جوگندر ناتھ کو مقرر کیا۔ قائد اعظم نے اسلام کے نام پر نہیں قومیت کے نام پر ملک بنایا۔ محمود ہارون نے قائد اعظم سے جب شریعت کے نفاذ کے بارے میں کہا تو انہوں نے کہا تھا کہ میں پاگل ہوں جو شریعت کے چکروں میں پڑوں اور پھر کونسی شریعت نافذ کی جائے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" ۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

دوسرے فریق کے نزدیک تقسیم ہند انگریز کی سازش اور مسلمانوں کے لئے نقصان دہ تھی

دوسرا فریق "تقسیم ہند" کا مخالف تھا ان میں 'خاکسار' زمیندارہ لیگ' سرخپوش' جماعت اسلامی" مجلس احرار' جمیعت علماء ہند" کے علاوہ دیگر جماعتیں بھی تھیں' ان مخالفین میں بہت سے وہ حضرات بھی تھے جن کے تقویٰ اور دین داری' آزادی وطن کے لئے قربانیوں اور اسلام کی سربلندی کے لیۓ علمی اور جہادی کارناموں سے مخالفین کو بھی انکار نہیں' ان میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ وغیرہ بھی تھے۔ان کا نظریہ تھا کہ تقسیم ہند سے مسلمانوں کو نقصان ہوگا...... چنانچہ اپریل ۱۹۴۶ء کو اردو پارک دہلی میں ایک بہت بڑے جلسہ عام (جس کی صدارت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نے کی تھی) سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے فرمایا۔

پاکستان میں کیا ہو گا؟

"مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا' لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہو گا جو دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں موجود ہے اور جس کے لئے آپ بڑے خلوص سے کوشاں ہیں' ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے! بات جھگڑے کی نہیں' بات سمجھنے اور سمجھانے کی ہے' سمجھا دو مان لوں گا' لیکن تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد ہے اور بنیادی فرق ہے۔اور اگر مجھے کوئی اس بات کا یقین دلادے کہ متقسم پاکستان کے کسی قصبہ کی گلی میں' کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الٰہیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے تو رب کعبہ کی قسم آج ہی میں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو لوگ اپنے جسم پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کر سکتے وہ دس کروڑ افراد کے وطن میں کس طرح اسلامی قوانین نافذ کر سکتے ہیں؟ یہ ایک فریب ہے اور میں فریب کھانے کے لیۓ ہرگز تیار نہیں ہوں' پھر آپ نے اپنی کلہاڑی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر تقسیم کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کا نقشہ سمجھانا شروع کر دیا' آپ نے فرمایا "ادھر مشرقی پاکستان ہوگا اور ادھر مغربی پاکستان ہوگا' درمیان میں ہندو کی چالیس کروڑ آبادی ہوگی اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی۔

ہندو ذہنیت شاہ جیؒ کی نظر میں

کون لالے؟ لالے' دولت والے لالے ہاتھوں والے لالے' لالے مکار لالے! ہندو اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتے رہیں گے' اسے کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش

کریں گے۔ اس تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائے گا' آپ کی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کی یہ حالت ہو گی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان مغربی پاکستان کی اور مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی مدد سے قاصر ہو گا' اندرونی طور پر پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہو گی اور یہ خاندان زمینداروں' صنعتکاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے۔ انگریز کے پروردہ فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے' سروں' نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہوں گے جو اپنی من مانی کاروائی سے ہر محب وطن اور غریب عوام کو پریشان کر کے رکھ دیں گے' غریب کی زندگی اجیرن ہو جائے گی' ان کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے۔ امیر روز بروز امیر تر اور غریب روز بروز غریب تر ہوتے چلے جائیں گے۔" رات کافی بیت چکی تھی حضرت امیر شریعت اپنی سیاسی بصیرت کے موتی بکھیر رہے تھے اور مستقبل سے ناآشنا مسلمان منہ کھولے انجانے واقعات کو حیرت واستعجاب کے عالم میں سن رہے تھے حضرت امیر شریعت نے ہندو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "پاکستان کی بنیاد ہندو کی تنگ نظری اور مسلمان دشمنی پر استوار ہوئی ہے دولت سے پیار کرنے والے ہندو نے گائے کی پوجا کی پیپل مہاراج پر پھول چڑھائے' چیونٹیوں کے بلوں پر شکر اور چاول ڈالے' سانپ کو اپنا دیوتا مانا لیکن مسلمان سے ہمیشہ نفرت کی اس کے سائے تک سے اپنا دامن بچائے رکھا پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ذات پات کے پجاری بڑے بڑے ہندوؤں نے اچھوتوں پر اپنے مندروں کے دروازے کھول دیئے لیکن مسلمانوں کے لئے اپنے دل کے دروازے کبھی وا نہ کئے آج اسی تعصب تنگ نظری اور حقارت آمیز نفرت کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان اپنا الگ وطن مانگنے پر مجبور ہوا ہے' اور کانگریس یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی مصلحتوں کی بناء پر خاموش رہی اگر کانگرسی راہنما ہندو بھائیوں جن سنگھی انتہاء پسندوں اور اسی قسم کی تحریکوں کو اپنے اثر سے ختم کر دیتے اور وہ کر بھی سکتے تھے تو مسلم لیگ کو یہاں پنپنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی مگر کیا کیا جائے کہ یہ کوڑھ کانگریس کے اندر سے پھوٹا ہے جو ساری جسم کے اندر سے پیدا ہو اس کا علاج محض باہر کے اثرات کو تبدیل کرنے سے نہیں ہو سکتا کانگریس نے ہمارے ساتھ بھی نباہ نہ کیا اگر مسلم لیگ سے بگاڑ پیدا کیا تھا تو نیشنلسٹ مسلمان کی بات ہی مان لی ہوتی لیکن ایسا نہ ہو سکا اور ہوا کیا کہ آج اس قدر قربانیوں کے باوجود دونوں فرنگی کو اپنا ثالث مان رہے ہیں کون فرنگی؟ جو ہندوستان کے لئے کبھی بھی صحت مند اور انصاف پر مبنی فیصلہ ہرگز نہیں دے سکتا اے کاش! کانگریس نے ہم سے ہی نہیں تو مسلم لیگ سے ہی نباہی ہوتی تاکہ آپس میں مل بیٹھ کر کوئی صحیح حل تلاش کر لیا جاتا۔" رات کافی گزر چکی تھی' سحر قریب تھی اور حضرت امیر شریعتؒ بے تکان بولے جا رہے تھے' کیا مجال کہ ایک متنفس بھی کہیں سے ہلا ہو' یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جیتے جاگتے انسان نہیں بلکہ انسانی شکل و صورت کی مورتیاں پڑی ہوئی ہیں۔ آخر میں حضرت امیر شریعتؒ نے زوردار آواز میں کہا کہ: "کانگریس اور

مسلم لیگی دونوں سنو!

میر جمع ہیں احباب، حال درد دل کہہ لے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

شاہ جیؒ کی پیشینگوئی

یاد رکھو کہ اگر آج تم باہم بیٹھ کر کوئی معاملہ طے کر لیتے تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہوتا، تم الگ الگ رہ کر باہم شیر و شکر رہ سکتے تھے، مگر تم نے اپنے تنازعہ کا انصاف فرنگی سے مانگا ہے اور وہ تم دونوں کے درمیان کبھی نہ ختم ہونے والا فساد برپا کر کے جائے گا جس سے تم دونوں قیامت تک چین سے نہیں بیٹھ سکو گے اور آئندہ بھی تمہارا آپس کا کوئی ایسا تنازعہ باہمی گفتگو سے کبھی بھی طے نہیں ہو سکے گا۔ آج انگریز سامراج کے فیصلے سے تم تلواروں اور لاٹھیوں سے لڑو گے تو آنے والے کل کو توپ اور بندوق سے لڑو گے، تمہاری اس نادانی اور من مانی سے اس برصغیر میں جو تباہی ہو گی، عورت کی جو بے حرمتی ہو گی، اخلاق اور شرافت کی تمام قدریں جس طرح پامال ہوں گی تم اس وقت اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں دہشت و درندگی کا دور دورہ ہو گا، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو گا، انسانیت اور شرافت کا گلا گھونٹ دیا جائے گا اور کسی کی عزت محفوظ نہیں ہو گی، نہ مال، نہ جان، نہ ایمان، اور اس سب کا ذمہ دار کون ہو گا؟ تم دونوں! (بہت خوب) لیکن اس وقت تم یہ نہیں دیکھ سکتے، تمہاری آنکھوں پر اپنی خود غرضی اور ہوس پرستیوں نے پردے ڈال رکھے ہیں اور تم ایک ایسے شخص کی مانند ہو کہ جو عقل تو رکھتا ہو مگر صحیح سوچنے سے عاری ہو، کان ہیں مگر سن نہیں سکتا، آنکھیں ہیں مگر بصارت چھن چکی ہے، اس کے سینے میں دل تو دھڑک رہا ہے مگر احساسات سے خالی محض گوشت پوست کا ایک لوتھڑا"

(ماخوذ از چراغ محمد ﷺ تصنیف حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحبؒ دارالارشاد مدنی محلہ اٹک پاکستان)



یہ حضرات اگرچہ تقسیم ہند کے شدید مخالف تھے، لیکن انہوں نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم مخالف نہیں تھے بلکہ ملک بنانے والوں میں تھے۔ مگر اس کے باوجود تقسیم کے بعد انہوں نے اپنے تعلق والوں کو پاکستان کی حمایت کا حکم فرمایا۔ وہ پاکستان کے لئے دو مثالیں دیا کرتے تھے نمبر (۱) ایک مسجد کی کہ مثلاً مسجد بنانے پر اختلاف تھا، مگر ایک فریق غالب آگیا اور اس نے مسجد بنالی، اس کے بعد مسجد کی حفاظت دونوں فریقوں پر لازم ہے نمبر (۲) کہ گھر کا کوئی فرد خاندان کی مرضی کے بغیر کہیں شادی کر لے، تو پہلے تو اختلاف تھا مگر اب جبکہ وہ بہو، بن گئی اب وہ سب خاندان کی مشترک عزت ہے اسکی سب حفاظت کرینگے، یہاں ہم دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ تقسیم ہند کے بارے میں اختلاف ہوا تھا۔ اور یہ صرف اور صرف رائے کا

اختلاف تھا۔ کفر و اسلام کا اختلاف نہیں تھا۔ دونوں فریق مسلمانوں کے لئے اپنی اپنی رائے کو بہتر قرار دے رہے تھے اس لئے ہم مودودی صاحب کی مذمت اختلاف رائے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ مخالفت کے باوجود وہ "لہو لگا کے شہیدوں میں شامل ہونے کے مصداق "بڑی ڈھٹائی سے بانیان پاکستان میں شامل ہو رہے ہیں۔

ہم نے تقسیم کرا کر ہندوستان کے مسلمانوں کو کمزور کر دیا

قیام پاکستان کے مقاصد بھی حاصل نہ ہو سکے، چوہدری خلیق الزمان

ممتاز مسلم لیگی لیڈر چوہدری خلیق الزمان نے روزنامہ جنگ کے نمائندہ کو ایک ملاقات میں انٹرویو دیا اور برصغیر کی تقسیم کے بارہ میں تفصیل سے اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے یہ تقسیم کرا کر ہندوستان کے مسلمانوں کو کمزور کیا اور جن عظیم مقاصد کے لئے پاکستان قائم کیا تھا وہ بھی حاصل نہ ہو سکے اب ہم ایک کونے میں بند ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں اب بھی ۵ ۔ ۶ کروڑ مسلمان ہیں جن کی ہم کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ تقسیم ہند کرا کر ہم نے کوئی فائدہ حاصل کیا۔



روزنامہ جنگ راولپنڈی۔ ۳ر اپریل ۷۳ء

تحریک ختم نبوت اور مودودی صاحب

ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے' شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں اور وہ ۱۲ اماموں کو نبیوں سے افضل مانتے ہیں' مودودی صاحب بھی سیاسی اغراض کے لئے سب کچھ کرتے رہے' ۱۹۷۰ کے الیکشن میں ان کا بیٹا فاروق مودودی ربوہ جا بیٹھا تھا' جبکہ لاہوری مرزائیوں کو ہمنوا بنانے کے لئے مودودی صاحب نے درج ذیل فتویٰ جاری کیا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مودودی صاحب ختم نبوت کے ہیرو تھے' لاہوری مرزائیوں کے بارے میں مودودی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ کفر و اسلام کے درمیان معلق ہیں۔ فتوے کا عکس ملاحظہ فرمائیں

جماعت اسلامی پاکستان
۵-اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور

فون نمبر ۶۵۰۰۹

حوالہ 227

تاریخ 29.1.68

محترمی و مکرمی   السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ مرزائیوں کی لاہوری جماعت
کفر و اسلام کے درمیان معلق ہے۔ یہ نہ ایک منفی،
نقطہ سے بالکل برأت ہی ظاہر کرتی ہے کہ اس کے افراد
کو مسلمان قرار دیا جا سکے۔ نہ اس کی نبوت کا صاف
اقرار ہی کرتی ہے کہ اس کی تکفیر کی جا سکے۔

خاکسار

یہ جواب میری معلومات کے مطابق ہے

[illegible]

معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
[illegible]

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی قیادت میں مسلمانوں نے جو عظیم قربانیاں دیں وہ کسی تفصیل کی محتاج نہیں ہیں مگر اس نازک موقع پر بھی مودودی صاحب نے جو کردار ادا کیا وہ ان کے اس بیان حلفی سے واضح ہے، جو انہوں نے عدالت میں اپنے دستخطوں سے دیا تھا۔ مودودی صاحب کے بیان کا عکس ان کے رسالہ ترجمان القرآن ص ۴۷ ۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء سے ملاحظہ فرمائیں!

۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ اور اس نے
ڈائریکٹ ایکشن سے جماعت اسلامی کی قطعی بے تعلقی کا فیصلہ کیا۔ اسی موقع پر میں نے پنجاب کے تمام
اضلاع سے جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کو لاہور بلا کر ہدایات دیں کہ وہ جماعت کے ارکان کو اس
تحریک سے بالکل علیحدہ رکھیں۔ اس کے بعد صرف دو مقامات سے مجھے اطلاع ملی کہ جماعت کے دو
ارکان نے ڈائریکٹ ایکشن میں حصہ لیا ہے اور میں نے فوراً ان دونوں کو جماعت سے خارج کر دیا۔
اس پوری مدت میں میرے یا جماعت اسلامی کے کسی فعل سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ ہم
اضطرابات کی ذمہ داری میں ہمارا کوئی ادنیٰ سا حصہ بھی ہے۔ اس کے باوجود جس طرح مجھے اور جماعت
کے بہت سے ارکان کو خواہ مخواہ اس کی ذمہ داری میں گھسیٹا گیا ہے، اس کی مثال بالکل ایسی ہے
جیسے ایک شخص سڑک سے ہٹ کر کھیتوں میں جا کھڑا ہو [illegible]
پکڑ لیا جائے۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا بیانات جو باتیں درج کی گئی ہیں ... میرے بہترین اطلاع، جہاں پر میں یقین کرتا ہوں، کے مطابق صحیح و درست ہیں

ابو الاعلیٰ مودودی

[illegible] سنٹرل جیل لاہور ۲۹ جولائی ۵۳ء

[illegible]
Superintendent Central Jail
Lahore

یہ تھا مودودی صاحب کا بیان حلفی مگر مودودی صاحب اوران کے ہمنوا جھوٹ وغلط بیانیوں کے بڑے ماہر ہیں۔ انہوں نے ایک طرف تو تحریک ختم نبوت سے غداری کی اور دوسری طرف اسکا کریڈٹ لینے کے لئے ہیرو بننے کی بھی کوشش کررہے ہیں' مرزائیوں کے بارے میں مودودی صاحب کے ایرانی بھائیوں کا فیصلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تحریک ختم نبوت اور شیعوں کا عقیدہ

قادیانیوں کو دینی فرائض سے روکنا ظلم ہے

پاکستان میں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو حکومت کی طرف سے قادیانیوں کیلئے خود کو مسلمان کہلانے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا گیا ہے حکومتی آرڈی ننس کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں اور امت مسلمہ کو اسلامی اصطلاحات کے ذریعہ دھوکہ دے رہے ہیں جنکا انہیں کوئی حق نہیں۔ مگر ایرانی رسالہ الجہاد کے اداریہ میں قادیانیوں کے خلاف اس آرڈیننس کی مخالفت کرکے قادیانیوں کو دائرہ اسلام میں شامل رکھنے پر اصرار کیا گیا ہے بلاشبہ خمینی صاحب کی سرپرستی میں نکلنے والے اس رسالہ کی اس تحریر سے ختم نبوت کے بارے میں ایرانیوں کے عقائد کی قلعی کھل گئی ہے۔ ایرانی رسالہ سے عکس ملاحظہ فرمائیں:

ایرانی رسالہ "الجہاد" ۱۳ اگست ۱۹۸۴ء کی اصل عبارت کا فوٹو

(رسالہ الجہاد ۱۳ اگست ۱۹۸۴ء کی اصل عبارت کا فوٹو)

مضايقة المتدينين في الباكستان

[illegible]

[illegible] ١٥ ذي القعدة ١٤٠٤هـ ١٣ آب ١٩٨٤م

جہاد کشمیر اور مودودی صاحب

مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کے خلاف فتوٰی دیا تھا' جس کا اقرار انکے بیٹے حیدر فاروق مودودی نے بھی کیا ہے' جو صفحہ ۱۹۱ پر ملاحظہ فرمالیں' لیکن اب وہ عوام کو دھوکہ دیکر جہاد کشمیر کے ٹھیکیدار بنتے ہیں۔ کشمیر کے معاملے میں بھی ایران کا رویہ مودودیوں جیسا ہے' جو ہر محب وطن پاکستانی پر عیاں ہے

اسلامی تحریک طالبان اور دو بھائی

قارئین کرام! یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اسلامی تحریک طالبان کو اللہ تعالٰی نے چودہ سو سال کے بعد امت مسلمہ کی کرامت کے طور ظاہر فرمایا اور احسان عظیم فرماتے ہوئے اس کی تائید و نصرت فرمائی۔ چنانچہ طالبان نے اپنے کردار' قول و فعل اور عظیم مقصد "اعلائے کلمۃ اللہ" کے جذبہ کو بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف اہل حق علماء کو بلکہ دنیا بھر کے مخلص مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور خالص اسلامی نظام حکومت قائم کر کے پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

مگر صد افسوس کہ اس مبارک اور عظیم خالص پاکیزہ اسلامی تحریک کی حمایت و تائید کی بجائے نام نہاد جماعت اسلامی اور اس کے کارندوں نے بجائے اسلامی بھائی چارے کے ایرانی بھائی چارے کو اہمیت دی اور اس مبارک تحریک کی کھل کر مخالفت کی۔



رشدی اور خمینی

قارئین محترم! کائنات کے خبیث ترین انسان "سلمان رشدی" ملعون کی شیطانی کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد دنیا بھر کے عاشقان رسول ﷺ اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے علماء کرام نے فتوٰی جاری کیا کہ "ملعون رشدی واجب القتل ہے" عاشقان مصطفٰے ﷺ نے دنیا بھر میں اس خبیث کے خلاف مظاہرے کئے اور عزم کیا کہ اس مردود کو قتل کرنیکی سعادت حاصل کرینگے' اسی اثناء میں عالمی سطح پر یہ خبر بھی مشہور ہو گئی کہ ملعون رشدی "شیعہ فرقہ" سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ اس خبر کے بعد مظاہروں میں رشدی کے ساتھ

خمینی پر بھی لعنتیں پڑنی شروع ہو گئیں چنانچہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں جو عظیم مظاہرہ (بے نظیر دور حکومت میں) ہوا تھا اس میں کتبوں پر یہ نعرے بھی درج تھے..........

رشدی خمینی بھائی بھائی..........

"شیطانی آیات" کے مصنف سلمان رشدی ملعون کا اعتراف حقیقت

ملعون رشدی نے بھی اس وقت ایک بیان دیا تھا جسکو ہفت روزہ "تکبیر" کراچی کے علاوہ عالمی اخبارات نے بھی شائع کیا تھا چنانچہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور نے برطانوی جریدہ "کمنٹس" اپریل ۱۹۹۰ء کے حوالے سے جو خبر شائع کی تھی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

> "خمینی کے قاتلانہ فتوے کی اطلاع مجھے میرے دوست طارق علی (معروف پاکستانی اشتراکی دانشور' جو خاصے عرصے سے لندن میں مقیم ہے اور گاندھی اور بھٹو پر متنازعہ فیہ کتابیں لکھ کر عالمی شہرت کما چکا ہے) نے دی تو مجھے ایک لمحے کے لئے خوف کے ساتھ حیرت ہوئی۔ حیرت اس لئے کہ اس فتویٰ سے چند ہفتے پہلے ہی میرے اس ناول "سیٹنک ورسز" کا فارسی ترجمہ ہوا تھا اور مترجم کو موجودہ معروف ایرانی رہنما ہاشمی رفسنجانی نے انعام سے نوازا تھا اور اس کے لئے ایک بڑی تقریب بھی منعقد ہوئی تھی۔ پھر میں خود بھی شیعہ ہوں' اس لئے شیعہ بھائی کو دوسرے شیعہ کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔
>
> (برطانوی جریدہ کمنٹس اپریل ۱۹۹۰ء حوالہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء)

رشدی ملعون کے اس بیان اور مظاہروں میں خمینی کا نام لئے جانے کے بعد اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر ایرانی حکومت کے قائد "خمینی" کی طرف سے فتویٰ جاری کیا گیا جسمیں انعام بھی مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس طرح سازشی ٹولے نے ایک تیر سے دو شکار کھیلے۔

(۱) رشدی کی شیعیت پر پردہ ڈال دیا۔

(۲) اور کفریہ طاقتوں کو اس کی حفاظت پر مامور بھی کروادیا۔

چونکہ پاکستانی بلکہ عالمی ذرائع لبلاغ پر یہ سازشی ٹولہ حاوی ہے اور ایران میں خالص شیعہ حکومت کے بعد اس کو اور بھی تقویت ہوئی تو "میڈیا" پر پاکستان سمیت عالم اسلام کے علماء کے فتوؤں کے برعکس صرف خمینی کے فتوے کی تشہیر کی گئی۔

حالانکہ ملعون رشدی کی "شیطانی" کتاب میں جو کچھ ہے اس سے کہیں زیادہ ایرانی اور پاکستانی رشدیوں کی کتابوں میں ہے' جسکا کچھ نمونہ آپ کتاب ہذا کے باب نمبر چہارم پر ملاحظہ کر چکے ہیں مزید ملاحظہ

کرنا ہو تو علماء اسلام کی ردشیعیت پر لکھی گئی کتابوں 'ایرانی انقلاب' سپریم کورٹ کے لئے لکھی گئی کتاب "سنی موقف" وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جھوٹ آخر جھوٹ ہے' اور کہتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اس کا نقاب اٹھ جایا کرتا ہے' جسطرح ایران کی پاکستان دشمنی اور یہود' ہنود اور خاص کر امریکہ و اسرائیل کے ساتھ اس کی دوستی کا ہر ایک کو علم ہو چکا ہے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں مزید جب تقیہ (جھوٹ) کے دبیز پردے ہٹینگے بہت کچھ نظر آجائیگا تقیہ باز خمینی نے جس وقت فتویٰ دیا تھا' اس وقت بعض اہل حق نے برملا کہہ دیا تھا کہ تقیہ کے پردوں میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا حربہ ہے تاکہ اسطرح اپنے خالص شیعہ خونی انقلاب کے حق میں راہ ہموار کی جائے' اس وقت کسی کی سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی تھی مگر الحمدللہ اب خود ایرانی منافقوں نے وہ حجاب "تقیہ" اپنے عمل سے تار تار کر دیا' جس سے سب کی آنکھیں کھل گئیں اس سلسلے میں روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء کی سرخیاں ملاحظہ فرمائیں۔

سلیمان رشدی کے خلاف فتویٰ واپس لینے پر ایران برطانیہ سفارتی تعلقات بحال ہو گئے

تعلقات بحال کرنے کا معاہدہ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک اور ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی کے درمیان ملاقات میں کیا گیا' ... خارجہ کا مشترکہ بیان

تمام حلقوں کے جنرل سیکرٹری اور مغربی ممالک کی طرف سے فتویٰ واپس لینے کے ایرانی فیصلے کا خیر مقدم' عوام اب بھی رشدی کو واجب القتل کہتے ہیں' بی بی سی

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی نژاد برطانوی مصنف سلمان رشدی کے خلاف ایران کی طرف سے قتل کا فتویٰ واپس لینے پر برطانیہ اور ایران نو سال بعد سفارتی تعلقات بحال کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں یہ فیصلہ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک اور ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے کیا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

فتوے کی واپسی پر سلمان رشدی کی طرف سے ایرانی صدر کا شکریہ

شاتم رسول برطانوی مصنف نے خوشی کا اظہار کیا کہ اس پر دس سال سے مسلط عذاب ختم ہوا اور معاملہ طے ہو گیا

نیویارک (آئی کے اے) شاتم رسول برطانوی مصنف سلمان رشدی نے ایران کی طرف سے اپنے قتل کا فتویٰ واپس لیے جانے پر ایرانی صدر خاتمی کا شکریہ ادا کیا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

"شیطانی آیات" لکھنے پر معذرت خواہ نہیں' ملعون رشدی

ایرانی فیصلہ خوش آئند ہے مجھے اس بات کا یقین ہے کہ فتویٰ واپس لینے پر ایرانی قیادت میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے ایران اپنے فیصلے پر قائم رہے گا

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) شاتم برطانوی مصنف سلمان رشدی نے کہا ہے کہ وہ اپنی کتاب شیطانی آیات جس پر اس کے خلاف قتل کے فتوے دیئے گئے ہیں کی تصنیف پر معذرت خواہ نہیں ہوں لندن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس نے ایرانی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ایرانی قیادت میں فتویٰ واپس لینے پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے اور ایران کی حکومت اپنے عہد پر قائم رہے گی

(روزنامہ اوصاف آباد ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

سلمان رشدی کو ایران نے معاف کر دیا ہم نہیں کرینگے' طالبان و افغان علماء

کابل (نمائندہ خصوصی) افغانستان کے علماء نے ایرانی صدر ڈاکٹر خاتمی کی طرف سے سلمان رشدی کے خلاف فتوے کی واپسی پر کہا ہے کہ یہ واپسی امریکی غلامی قبول کرنے کا ایک ثبوت ہے علماء کانفرنس میں کہا گیا کہ ایران بے شک شاتم رسولؐ سلمان رشدی کو امریکی دباؤ پر معاف کر دے لیکن طالبان معاف نہیں کریں گے یاد رہے کہ سلمان رشدی نے شیطانی آیات کے نام سے کتاب میں توہین رسالت کی تھی جس پر آیت اللہ خمینی نے رشدی کے قتل کا فتویٰ دیا تھا ڈاکٹر خاتمی نے سی این این پر اس فتوے کو ماضی کا قصہ قرار دے دیا۔

روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء

روزنامہ اوصاف کا اہم اداریہ

روزنامہ
اوصاف

ایران برطانیہ سفارتی تعلقات کی بحالی

ایرانی صدر خاتمی کی طرف سے بھارتی نژاد برطانوی شاتم رسول سلمان رشدی کے خلاف قتل کا فتویٰ واپس لینے پر ایران اور برطانیہ نو سال بعد سفارتی تعلقات کی بحالی پر رضامند ہو گئے ہیں جبکہ فتوے کی واپسی پر ملعون رشدی نے ایرانی صدر کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ایران میں شاہ کا تختہ الٹے جانے کے فوراً بعد شاہی دور میں عوام پر مظالم ڈھانے والوں کے ساتھ ساتھ ایران میں سامراج دشمن تحریک کی بنیاد رکھنے والے ہزاروں افراد کو جس بے دردی سے قتل کیا گیا تھا اس کے پیش نظر دنیا بھر کے حقیقی سامراج دشمنوں نے ایران میں رونما ہونے والے واقعات کی اصل حقیقت کو اس وقت اچھی طرح بھانپ لیا تھا۔ تاہم ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خمینی کی قیادت میں ایران نے اپنے عوام کے مذہبی جذبات کو ہوا دیتے ہوئے ایک طویل عرصے تک بظاہر اپنے سامراج دشمنِ بھرم کو کامیابی سے قائم و برقرار رکھا۔

اس بھرم کو قائم رکھتے ہوئے جہاں ایک طرف ایرانی عوام کے ساتھ سامراج دشمنی کے نام پر تاریخی دھوکہ کیا گیا وہاں انتہائی منظم طریقے سے سامراجی مفادات کے لئے حقیقی خطرے کا باعث بننے والے عناصر سے بھی چھٹکارا حاصل کر لیا گیا لیکن تاریخ کا بے رحم ہاتھ جھوٹ کے چہرے پر پڑے ہوئے سچائی کے مصنوعی نقابوں کو جلد یا بدیر نوچ کر پھینک دیا کرتا ہے۔ اہل فکر و نظر روز اول سے انقلاب ایران کی ''انقلابیت'' کی اصل حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے۔ تاہم آج تاریخ نے ان کے موقف پر مہر تصدیق ثبت

کرتے ہوئے ایران میں "انقلاب" کے نام پر رچائے جانے والے ڈرامے کا پول ایران سمیت پوری دنیا کے عوام پر کھول کر رکھ دیا ہے۔

ہم اپنی اوارتی سطور میں تسلسل کے ساتھ مغربی طاقتوں کے ساتھ ایران کے گٹھ جوڑ کو بے نقاب کرتے چلے آئے ہیں۔ اگرچہ بعض حلقوں کی طرف سے ہمارے اس موقف کا مذاق بھی اڑایا جاتا رہا ہے تاہم واقعات نے ہمارے موقف کو درست ثابت کر دیا ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ایران کے روحانی پیشوا امام خمینی کی طرف سے شاتم رسول سلمان رشدی کے خلاف جاری کیا جانے والا فتویٰ واپس لئے جانے پر سامراج دشمنی کا سوانگ بھرنے والی ایران کی "روحانی قیادت" بھی مکمل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے حالانکہ ایرانی صدر کا فیصلہ ایران میں اس "روحانی اقتدار" کے خاتمے کا بھی واضح اعلان ہے جس کی بنیادوں میں ہزاروں بے گناہ ایرانی انقلابیوں کا خون بھی شامل ہے۔ کیا اس کے بعد بھی انقلاب ایران کے مصنوعی پن اور ایران مغرب گٹھ جوڑ کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

(روزنامہ "اوصاف" ۲۷ ستمبر ۱۹۹۸ اسلام آباد)



عالم اسلام کیلئے
ایران کے خطرناک
اور ناپاک عزائم

عالم اسلام کے لئے ایران کے خطرناک اور ناپاک عزائم

قارئین محترم ! مسجد نبوی شریف کے امام و خطیب شیخ علی عبدالرحمن حذیفی صاحب کے بیان میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ "شیعیت" کا نسب نامہ مشہور منافق عبداللہ ابن سبا یہودی سے ملتا ہے اور اسلام و مسلمان کے لئے یہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ شیخ موصوف کا یہ فرمانا کوئی جذباتی یا خلاف واقعہ بات نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ نے اسلام اور مسلمانوں سے پے در پے شکستیں کھا کر اسلام کے نام پر یہ "منافق ٹولہ" جس کا سرغنہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا تخلیق کیا جنہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اور انکی محبوب و عظیم جماعت صحابہ کرامؓ کو نہ صرف تنقید و تنقیص کا نشانہ بنایا بلکہ انکے خلاف جو کچھ ان سے ہو سکا کر گزرے۔ ہمارے اس دعوے پر قرآن و سنت اور اسلامی تاریخ شاہد ہے بلکہ ان منافقین نے ہر دور میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی روکنے کے لئے خود بھی جو کچھ کر سکتے تھے کیا اور یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کے آلہ کار بن کر بھی اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا یہ اتنا مکار ٹولہ ہے کہ ایک طرف تو اہل بیت مبارک کی محبت کے نعرے لگاتے ہیں اور دوسری طرف کربلا میں انکے مبارک خون سے انہی دشمنان اسلام کے ہاتھ اور دامن رنگین ہیں چنانچہ ان مظلوموں کی بددعا نے قیامت تک ان کو اپنے ہاتھوں اپنے سینے پیٹنے کی لعنت میں گرفتار کیا ہے مگر پھر بھی یہ حب اہل بیت کے نام سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں اسی طرح کا دھوکہ ایرانی انقلاب کے وقت دیا گیا کہ شاہ ایران تو امریکی ایجنٹ ہے اور ہم امریکہ کے دشمن ہیں چنانچہ "مرگ بر امریکہ" اور "امریکا شیطان بزرگ" کے نعرے عالمی سطح پر بلند کئے گئے اور امریکہ بھی ایسا منافق ہے کہ بسا اوقات اپنوں سے اپنے اوپر لعنتیں بھجواتا ہے تاکہ نورا کشتی سے مطلب حاصل کرے مگر جھوٹ آخر جھوٹ ہے وہ ظاہر ہو کر رہتا ہے آیئے تقیہ اور نفاق کا مکروہ چہرہ اخبارات کے آئینے میں ملاحظہ فرمائیں۔

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۹ ستمبر ۱۹۹۸ء میں "زاویہ نگاہ" کے عنوان سے کالم نگار جناب نصرت مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

ایران اور امریکی عزائم کا پھندا

جو تنازعہ افغانستان ایران اور پاکستان کے درمیان جنم لے رہا ہے پورا نہیں کر رہے کہ پورے علاقے کو جنگ کی لپیٹ میں دے

وہ انتہائی افسوسناک ہے مجھے لگتا ہے کہ یہاں جو کبھی جنگ کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ ایرانی حکام غیر ضروری طور پر جذباتی ہو رہے ہیں اور وہ بغیر صبر کا دامن پکڑے پاکستان کو ہر لمحہ دشنام دے رہے ہیں۔ وہ تدبر اور فراست سے کام لیتے ہوئے نظر نہیں آ رہے۔ انہوں نے پاکستان کی بجائے بھارت سے پینگیں بڑھا لیں ان سے معاہدے کر کے بھارت کو سمندری راستے سے سینٹرل ایشیا تک پہنچا دیا۔ اسے ذرا خیال نہ آیا کہ ایک غیر مسلم ملک کیونکر اسلامی ملک ایران کا دوست ہو سکتا ہے ایک ایرانی ڈپٹی وزیر خارجہ آقائے مرتضیٰ نے مجھے منہ پر یہ کہا کہ انڈیا تو خود امریکہ کے زیر عتاب ہے ہمارے دلوں پر آرے چل گئے پھر پاکستانیوں نے انتہائی رواداری کا ثبوت دیا جب مشہد 'تجن' سرخس ریلوے لائن کا افتتاح ہوا اس کے ذریعہ سینٹرل ایشیا تک جانے کا صرف ایک ہی راستہ وہ بندر عباس کے ذریعہ۔ یہ دوست متوقف نہیں ہے اور نہ بھائیوں کے انداز ہیں۔ ایران کے بدلے ہوئے انداز بلکہ مداخلت کرتے ہوئے انداز اس وقت نظر آتے ہیں جب پنجاب میں سپاہ صحابہ شیعوں کے قتل میں ملوث ہوتی ہے پاکستان نے اس معاملہ میں سختی برتی اور اس قتل کے سلسلے کو قدرے کنٹرول کر لیا ہے لیکن ایران کی اسمبلی کے سپیکر اور دیگر لوگوں کی طرف سے جو بیانات آئے وہ کافی دل آزار تھے اور تدبر و فراست سے عاری تھے اور پاکستان کے اندرونی معاملہ میں مداخلت کے مترادف بھی ہم نے اس صورت حال کو بھی نرمی اور سلیقہ سے نمٹانے کی کوشش کی اور ایرانی بھائیوں کو سمجھانے کی حتی الامکان کوشش کی لیکن وہ بپھرے چلے جا رہے ہیں اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے خلاف کیا کیا منصوبے روبہ عمل ہیں پاکستان نے ہمیشہ ایران کے خلاف کسی منصوبہ کا حصہ بننے سے انکار کیا ہے جس کو ایرانی پڑوسی سراہنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہمیں امریکہ کے زیر اثر سمجھتے ہیں پاکستان کی عوام کبھی امریکہ کے زیر اثر نہیں رہی ممکن ہے پاکستانی حکومت پر کچھ اثر رہتا ہو لیکن عوام نے کبھی ایران کے خلاف اپنی حکومت کو جانے نہیں دیا لیکن اب جس طرح ایرانی جذباتی رد عمل ظاہر کر رہے ہیں کیا وہ امریکہ کے عزائم کو رہے ہیں امریکیوں کا منصوبہ تو یہ ہی تھا کہ ایران کو لبھاؤ کے ذریعہ افغانستان میں کھینچا جائے اور یہاں جنگ میں الجھا کر اس کی معیشت کو تباہ کیا جائے اور ایرانی کشاں کشاں اس دلدل میں کھنچے چلے جا رہے ہیں پاکستان کے خلاف مظاہرے کیے جا رہے ہیں توڑ پھوڑ کی جا رہی ہے یہ جذباتیت کا مظاہرہ ہی مانا جائے گا ورنہ دوستوں کے یہ انداز تو نہیں ہوتے۔ اب ذرا سی بات پر رد عمل ظاہر کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی مرضی کے مطابق چلا جائے افغانستان میں آپ کا دل چاہتا ہے تو الجھیں یہ پھندا ہے جو ایران کے لئے امریکہ نے بچھایا ہے معیشت تباہ ہو گی اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے امریکی اپنی فوجوں اور اسلحہ کے ساتھ یہاں وارد ہو جائیں گے اور ایران سے اگلا پچھلا حساب چکانے کی کوشش کریں گے اب جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کو پاکستان ایران اور افغانستان کے درمیان ہی رہنے دیں انڈیا کو اس میں نہ گھسیٹیں تو معاملہ زیادہ نہیں الجھے گا۔ ایران کو پاکستان پر اعتماد کرنا چاہئے مجھے ایرانی حکومت کی طرف سے تدبر کا ذرا سا اشارہ بھی نہیں مل رہا ہے وہ خود اپنے غصہ کی وجہ سے پھندے میں پھنستے اور شکنجے میں کستے چلے جا رہے ہیں۔........ ایرانی کیوں امریکیوں کے منصوبہ کا شکار ہو رہے ہیں اور اس پورے علاقہ کو جنگ کی آگ میں دھکیل رہے ہیں اس وقت انتہائی تدبر کی ضرورت ہے .... ایران کی ذہنی حالت اسے آسانی سے امریکیوں کا آلہ کار بنا رہی ہے وہ بجائے قتل کے قتل کی زبان بول کر اپنی ساری ترقی غارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں جس پر ہمیں دلی دکھ ہے اور ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ تدبر اور فراست کا مظاہرہ کریں........ ایسی خبریں جاری نہ کریں جن میں کہا گیا ہو کہ شاید ان سفارت کاروں کو شمال میں پاکستان کے سنی جہاد پرست سپاہ صحابہ والوں نے قتل کر دیا ہے یہ مسئلہ پاکستان نے بڑی مشکل سے ٹھنڈا کیا ہے براہ کرم اسے پھر بھڑکانے کی کوشش نہیں ہونی چاہئے۔

(نوائے وقت راولپنڈی ۱۹ ستمبر ۱۹۹۸ء)

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
روزنامہ نوائے وقت لاہور

روزنامہ "جنگ راولپنڈی ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء میں میر جمیل الرحمٰن صاحب زیر عنوان "آیت اللہ خامنائی کا طبل جنگ" لکھتے ہیں

آیت اللہ خامنہ ای کا طبل جنگ، تحریر میر جمیل الرحمٰن

جب افغانستان کے مجاہدین روسیوں کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے اس وقت اسلامی ممالک ان کی ہر ممکنہ امداد کر رہے تھے۔ پاکستان اور ایران نے لاکھوں افغان مہاجرین کو پناہ دی تھی۔.......... روسی فوجوں کے انخلاء کے بعد امید تھی کہ افغانستان میں امن قائم ہو جائے گا لیکن ان کے نکلتے ہی مجاہدین کے مختلف جتھوں میں اقتدار کے لئے رسہ کشی شروع ہو گئی جس نے ایک ہولناک خانہ جنگی کو جنم دیا جو روسی جارحیت سے بھی زیادہ تباہ کن تھی۔ اس خانہ جنگی کے دوران ایک نئی قوت "تحریک طالبان" ابھری جس نے آہستہ آہستہ دوسری متحارب قوتوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ مزار شریف اور بامیان فتح کرنے کے بعد اب طالبان پورے افغانستان پر قابض ہیں۔ بامیان اور مزار شریف پر حزب وحدت قابض تھی جس کو شیعہ ہونے کے ناطے سے ایران کی سرپرستی حاصل تھی۔

مزار شریف کی جنگ میں وہاں پر متعین چند ایرانی سفارت کار مارے گئے.......... لیکن خانہ جنگی کے دوران جب اپنے پرائے کی پہچان مٹ جاتی ہے تو ایسے حادثات کو روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایران اپنے غصہ میں حق جانب ہے لیکن اپنا غصہ نکالنے کے لئے اس نے جو راہ اختیار کی ہے وہ نامناسب ہے۔

محترم خامنہ ای نے نہایت غضبناک لہجہ میں افغانستان کو ڈانٹ پلائی ہے اور ساتھ ہی پاکستان کو رگید ڈالا ہے اور انہیں ایک ہولناک جنگ کی دھمکی دی ہے اس وقت افغانستان کی سرحد پر ایرانی فوج ایستادہ ہے اور اندیشہ ہے کہ کسی وقت بھی جنگی چھیڑ چھاڑ شروع ہو سکتی ہے۔ ملا محمد عمر نے ایران کو پیشکش کی ہے کہ اس کے سفارت کاروں کی ہلاکت سے جو مسئلہ پیدا ہوا ہے وہ باہمی بات چیت سے طے کیا جائے ملا عمر ثالثی کے لئے بھی تیار ہیں لیکن ایران رضامند نہیں ہے اور ہر صورت افغانستان کو سزا دینا چاہتا ہے مناسب یہی ہے کہ ایران افغانستان سے بات چیت کر کے مسئلہ حل کرنیکی کوشش کرے۔ افغانستان کے کانوں میں تو پچھلے بیس سال سے طبل جنگ کی آواز گونج رہی ہے ایران نے افغانستان پر طالبان کے قبضہ کو شیعہ سنی رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پاکستانی عوام اس چکر میں نہ آئیں یہ شیعہ سنی جھگڑا نہیں ہے یہ محض قومی مفادات کی جنگ ہے۔

("روزنامہ جنگ" راولپنڈی ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)



"ایران امریکہ گٹھ جوڑ پر "روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد نے ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء کو مندرجہ ذیل اداریہ لکھا۔

ایران امریکہ گٹھ جوڑ کا ایک اور ثبوت

ایرانی صدر ڈاکٹر محمد خاتمی کی طرف سے سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ واپس لیئے جانے کے فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے افغان علماء نے کہا ہے کہ ایران نے امریکی غلامی قبول کرلی ہے۔ علماء نے کہا کہ ایران کی طرف سے سلمان رشدی کو معاف کر دینے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انہوں نے بھی شاتم رسول کو معاف کر دیا ہے۔ علماء نے کہا کہ سلمان رشدی آج بھی واجب القتل ہے اور اسے کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد خاتمی نے اب تک متعدد ایسے اقدامات کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ

تعلقات بہتر بنانے کے سلسلے میں کوشاں ہیں۔ سی این این پر امریکی سفارت خانے پر قبضے کے حوالے سے انہوں نے جب امریکہ سے معافی مانگی تو ایک دنیا حیرت زدہ رہ گئی اور صدر خاتمی کی اس پالیسی کو مغربی دنیا نے ایران میں ایک "نئے انقلاب" کا پیش خیمہ قرار دیا۔ شاید اسی "نئے انقلاب" کے بطن سے ہی سلمان رشدی کو معاف کر دینے کے فیصلے نے نیا جنم لیا ہے۔.........

افغان علماء کے فیصلے کو سراہے بغیر اس لئے نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ فیصلہ امت مسلمہ کی آرزوؤں اور امنگوں کے عین مطابق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس امر پر افسوس کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ایرانی حکومت نے شاتم رسول کے خلاف فتویٰ واپس لے کر توہین رسالت کے قانون کی توہین کی ہے۔

انبیائے کرام کی عزت اور حرمت کا لحاظ رکھنا امت مسلمہ کا ہی نہیں تمام اہل کتاب کا بھی فرض ہے۔ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا نہ تو عیسائیوں کے لئے قابل احترام ہو سکتا ہے۔ نہ یہودیوں کے لئے اور نہ مسلمانوں کے لئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے لئے بھی اسی قدر واجب الاحترام ہیں جس قدر عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے۔ اس احترام اور رواداری کا اولین تقاضا تھا کہ عیسائی اور یہودی بھی حضرت محمد ﷺ کا اتنا ہی احترام کرتے جتنا احترام مسلمان دوسرے انبیاء کا کرتے ہیں لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ بغض محمد ﷺ رکھنے والے کچھ آزاد خیال لوگ شان رسالت میں ایسی گستاخیاں کر جاتے ہیں کہ اگر ان کی زبان نہ پکڑی جائے تو وہ پوری دنیا میں آگ لگوا دیں۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ توہین رسالت کا قانون ظالمانہ ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ یہی تو وہ قانون ہے جو بغض محمد ﷺ رکھنے والوں کو ایک حد میں رکھتا ہے۔ اگر یہ حد ختم کر دی جائے تو جگہ جگہ توہین رسالت ہونے لگے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ایسے تنازعات اٹھ کھڑے ہوں کہ پوری دنیا میں فساد برپا ہو جائے ہم افغان علماء کے فیصلے کو سراہتے ہوئے ایرانی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ محض امریکہ سے دوستانہ روابط قائم کرنے کے لئے ایسے فیصلوں سے گریز کرے جن سے پوری امت مسلمہ کی توہین کا پہلو نکلتا ہو۔ (روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء)

عظیم شیطان (امریکہ) اور ایران کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں

"دی اکانومسٹ" کا تبصرہ

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) برطانوی جریدے "دی اکانومسٹ" نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ ایران کچھ عرصہ پہلے تک امریکہ کو عظیم شیطان قرار دیتا تھا لیکن گزشتہ دنوں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس اور بعد ازاں آٹھ ملکی کانفرنس میں ایران عظیم شیطان کے ساتھ بیٹھ گیا اور اب عظیم شیطان کے ساتھ تعلقات بہتر بنا رہا ہے۔



روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء

ایران اور اسرائیل گٹھ جوڑ

"مرگ بر اسرائیل" کے منافقانہ نعرے لگانے والے ایران کا اسرائیل کے ساتھ گٹھ جوڑ بھی اخبارات کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

ایران کو اسرائیل کے ذریعے ڈھائی ارب ڈالر کا جدید امریکی جنگی سازوسامان فروخت کرنے کی سازش

عدالت نے ۱۷ افراد پر فرد جرم عائد کر دی 'ملزموں میں برطانیہ' مغربی جرمنی' فرانس' اسرائیل اور یونان کے شہری شامل تھے

واشنگٹن ۲۳ اپریل (ریڈیو رپورٹ) امریکی کسٹم حکام نے کہا ہے کہ انہوں نے ایران کو بھاری تعداد میں اسلحہ پہنچانے کی ایک سازش کا سراغ لگایا ہے۔ ایک عدالت نے ۱۷ افراد پر فرد جرم عائد کر دی ہے۔ فرد جرم میں کہا گیا ہے کہ یہ سازش جن لوگوں نے تیار کی ہے انہوں نے ایف ۱۶ لڑاکا طیاروں 'مال بردار طیاروں' ٹینکوں' ہیلی کاپٹروں اور ہزاروں کی تعداد میں میزائلوں سمیت ڈھائی ارب ڈالر مالیت کا اسلحہ کی فروخت کی کوشش کی۔ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ اس اسلحہ کو پہلے اسرائیل بھیجا جانا تھا اور وہاں سے اسے ایران اور مختلف تنظیموں کو فراہم کیا جانا تھا سازش میں مبینہ طور پر ملوث ۱۹ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔ ۸ دیگر افراد کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں ایک برطانوی ہے۔

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۲۳ اپریل ۱۹۸۶ء)

روزنامہ نوائے وقت نے مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ایران اسرائیل گٹھ جوڑ پر درج ذیل اداریہ لکھا ہے۔

ایران کے لئے امریکی اسلحہ

ڈنمارک کے ملاحوں کی یونین کی جانب سے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا گیا ہے کہ ڈنمارک کا ایک جہاز طویل عرصہ سے اسرائیل سے ایران کے لئے امریکی اسلحہ لانے میں مصروف رہا ہے یہ نیرنگی سیاست دوراں کا کرشمہ ہے کہ صیہونیت کا علمبردار اور عالم اسلام کا بدترین دشمن اسرائیل ایران کے دشمن امریکہ سے حاصل کیا ہوا جدید ترین اسلحہ 'اسلامی جمہوریہ ایران کو فروخت کر رہا ہے اور یہ ایک مسلم مملکت کی طرف سے دوسری مسلم ریاست کے خلاف دھڑلے سے استعمال ہو رہا ہے۔ ایران اب تک یہ دعویٰ کرتا رہا ہے کہ وہ اسرائیل کا بدترین دشمن ہے اور اسرائیل سے اسلحہ کی خریداری کے الزامات امریکہ اور اس کے دوست ممالک کے پروپیگنڈہ مہم کا حصہ ہیں جو وہ ایران کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہے تاہم اب جبکہ آزاد اور غیر جانبدار ذرائع نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے دیکھنا یہ ہے کہ ایران اور اسرائیل اس کی کیا توجیہہ کرتے ہیں۔

(نوائے وقت راولپنڈی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۶ء)

یہ تو ۱۹۸۶ء کی خبر تھی اس کے بعد خاص کر "طالبان" کے برسر اقتدار آنے سے ایران اور اسرائیل گٹھ جوڑ میں اضافہ ہو رہا ہے جسکا مشاہدہ آپ کرتے رہیے کیونکہ عربی مقولہ ہے " الجنس یمیل الی الجنس " جسکا ترجمہ فارسی کے درج ذیل شعر سے واضح ہے

؎ کند ہم جنس باہم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

اسرائیل کے بعد سب سے زیادہ یہودی ایران میں رہتے ہیں

لاہور (جنگ فارن ڈیسک) اسرائیل کے بعد سب سے زیادہ یہودی ایران میں رہتے ہیں...... خلیج ٹائمز نے لکھا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران میں یہودیوں کی تعداد چالیس ہزار سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے۔ صرف تہران میں پچیس ہزار یہودی رہائش پذیر ہیں۔ ان کے 23 مشہور عبادت خانوں میں ہر وقت رونق لگی رہتی ہے (روزنامہ جنگ ۱۶ فروری ۱۹۹۸)

ایران اور حرمین شریفین

حرمین شریفین جو امت مسلمہ کے انتہائی محترم مراکز ہیں' وہ بھی ایرانی دہشت گردوں سے محفوظ نہیں' ہر سال ایرانی وہاں جو کچھ کرتے ہیں وہ دنیا بھر کے حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے حضرات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں ایرانیوں کی وجہ سے حرم پاک کی مبارک سرزمین کئی بار خون سے رنگین ہو چکی ہے ۱۹۸۷ء میں حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں ایرانیوں سے چاقو' چھریاں' اور خطرناک آتش گیر مادہ برآمد ہوا تھا' اس روز ایرانی پاسداران انقلاب نے (جو حاجیوں کے بھیس میں حرمین شریفین پہنچے تھے) حرم شریف پر قبضہ کرنے کیلئے منظم طریقے سے جلوس نکالا تھا۔ سعودی پولیس نے جلوس روکنے کی کوشش کی تو ایرانیوں نے ان پر حملہ کیا' اس تصادم میں سینکڑوں لوگ جاں بحق ہو گئے تھے یہ خبریں ملکی اخبارات کے علاوہ عالمی پریس میں بھی جلی سرخیوں کیساتھ شائع ہوئیں تھیں۔

حرم مکہ کی حرمت کی پامالی کے ساتھ حرم مدینہ میں بھی ہر سال ایرانی جو کچھ کرتے ہیں اسکا ایک نمونہ روزنامہ مشرق کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں

مسجد نبوی میں ایرانی عازمین حج نے ہنگامہ کر دیا پولیس نے نعرہ بازی کرنیوالوں کو بھگا دیا



پولیس تصادم میں بیس ایرانی اور چھ پولیس ملازم زخمی ہو گئے
خمینی کی تصاویر اور سیاسی لٹریچر لانے والے عازمین حج کو واپس ایران بھیج دیا گیا۔

"آل سعود" پر خمینی کی طرف سے لعنت کا وظیفہ

خمینی نے اپنے دستخطوں سے جاری کئے گئے "وصیت نامہ" میں جہاں "صحابہ کرامؓ" اور ان کے پیروکاروں پر نعوذباللہ "تبرا" کیا ہے وہاں اس نے آل سعود پر بھی مندرجہ ذیل الفاظ میں نہ صرف لعنت بھیجی ہے بلکہ اپنے پیروکاروں کو یہ عمل شدومد کے ساتھ جاری رکھنے کی تاکید بھی کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

> "خدا کے عظیم حرم کے غاصب آل سعود بھی انہی ظالموں میں شامل ہیں' ان سب پر خدا' اس کے ملائکہ اور اس کے رسولوں کی لعنت ہو' پوری شدومد کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے اور ان پر لعنت و نفرین کی جائے ...."دستخط روح اللہ الموسوی الخمینی"
>
> (وصیت نامہ صفحہ ۳۵ مطبوعہ خانۂ فرہنگ جعفریہ پاکستان)

انہی وجوہات کی بنا پر سعودی حکومت کے زیر انتظام "رابطہ عالم اسلامی" نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۴۰۸ھ مکہ مکرمہ میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے خمینی کو گمراہ اسکی تعلیمات کو اسلام سے متصادم قرار دیا تھا۔

(حوالہ التضامن الاسلامی "ربیع الاول ۱۴۰۸ ہجری)

اور عربی جریدہ "المسلمون نے ۲۲ صفر ۱۴۰۸ھ کو مفتی اعظم سعودیہ شیخ بن باز کا فتویٰ شائع کیا تھا جس میں انہوں نے خمینی کو "مرتد بالاجماع" قرار دیا تھا۔ اس فتویٰ کا عکس "المسلمون "۲۲ صفر ۱۴۰۸ کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔

الخمينى مرتد .. بالإجماع

المؤتمر الإسلامي العام يتبنى فتوى ابن باز بردة الخميني

مكة المكرمة - المسلمون - من محمد الدسوقي محمد

المفتي الشيخ عبد العزيز بن باز بردة الخميني وخروجه على النصوص القرآنية قطعية الدلالة . وتاييده لكل الفتاوى التي صدرت بهذا الشان دعا المؤتمر إلى اتخاذ موقف جماعي نهائي واضح من الفتنة الخمينية التي يسعى الخميني لتصديرها إلى بلاد المسلمين مستخدما في سبيل ذلك وسائل متعددة منها العنف والإرهاب وإنشاء جامعات لتدريب . الخمينية .

مگر افسوس صد افسوس کہ جو سعودی حکمران خمینی کو مرتد قرار دے چکے ہیں اور انہوں نے اسکے اور اس کے پیروکاروں کے خلاف اخبارات و رسائل کتابوں اور فتاویٰ کے ذریعے دنیا بھر میں مہم چلائی تھی۔ اب وہ سعودی حکمران اپنے سنی بھائیوں اسلام کے سچے شیدائی "طالبان" سے بے وفائی کر رہے ہیں امریکہ کی ایماء پر حقیقی دشمنوں سے بھائی چارے کے درپے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور حضور ﷺ کے فرمودات اور اپنے فتوے کا بھی پاس نہ رہا۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہی مار آستین ان کے لئے مصیبت بنیں گے کیونکہ ان ایرانیوں کے سامنے خمینی کا وصیت نامہ موجود ہے۔

ایران اور پاکستان

"پاکستان" جس نے ہمیشہ ایثار اور قربانی کر کے اور خود نقصان اٹھا کر بھی ایرانی مفادات کا تحفظ کیا ہے جس نے امریکہ کے حکم سے شاہ ایران کی خاطر پاکستانی سر زمین کے علاقے بلوچستان میں اپنے تیل کے کنویں بند کروائے اور ایران کو مالا مال کیا (کیونکہ پاکستانی زمین نشیب میں ہے ہمارے کنویں کھلے ہوں تو ایرانی کنویں خشک ہو جائیں) نیز پاکستان نے اپنے مفادات پر ایرانی مفادات کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔

مگر اس کے برعکس ایران نے جس طرح سے اس ایثار کا ناروا جواب دینا شروع کیا ہے اس سے اسکے مکروہ

چہرے کا نقاب الٹ گیا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب پاکستانی عوام کو ایرانی عزائم کا پتہ چل گیا ہے اب تو ملکی اخبارات بھی اس پر بھرپور تبصرے کر رہے ہیں چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" نے ایرانی دھمکیوں کے جواب میں درج ذیل اداریہ لکھا ہے۔



ایران کی دھمکی

ایران کے روحانی رہنما اور ایرانی فوج کے کمانڈر انچیف آیت اللہ خامنہ ای نے طالبان اور پاکستان پر افغانستان میں شیعہ آبادی کے قتل عام کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ ان کارروائیوں سے علاقے میں وسیع پیمانے پر آگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستانی فوج طالبان کی پشت پناہی کر رہی ہے اور افغانستان میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک پاکستان وہاں مداخلت بند نہیں کرتا۔ خامنہ ای نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کے جیٹ طیاروں نے بامیان پر حملہ کر کے وہاں کی آبادی کا قتل عام کیا ہے اور طالبان نے سات سال سے زائد عمر کے تمام مردوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ایرانی رہنماء نے بامیان کی شیعہ آبادی سے کہا کہ وہ اسلامی تعلیمات سے نابلد وحشی طالبان کی مزاحمت کریں انہوں نے امت مسلمہ سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ افغانستان کی شیعہ آبادی کی مدد کرے ایران نے اقوام متحدہ سے بھی کہا ہے کہ وہ افغانستان میں مداخلت کرے اور طالبان کے ہاتھوں بے گناہ عوام کا قتل عام بند کرائے ایرانی حکومت اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ پاکستان پر الزام لگا چکی ہے کہ وہ افغانستان میں طالبان کی مدد کر رہا ہے اگرچہ پاکستان ہر مرتبہ اس کی تردید کرتا رہا ہے لیکن اب طالبان کے ہاتھوں بامیان کی فتح کے بعد برادر ملک ایران کا لہجہ زیادہ تلخ ہو گیا ہے اور وہ افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکیاں دینے پر اتر آیا ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ ایران افغانستان کے مسئلے کو فرقہ واریت کی عینک سے دیکھ رہا ہے حالانکہ افغانستان ایک آزاد ملک ہے اور کسی دوسرے ملک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ وہاں کے حکمرانوں کے مذہبی عقائد پر تنقید شروع کر دے ہر مسلمان ملک میں مختلف مسالک کے لوگ آباد ہیں خود ایران کی پوری آبادی شیعہ نہیں ہے بلکہ یہاں بہت بڑی سنی آبادی بھی ہے بلکہ بعض لوگوں کے خیال میں ایران میں شیعہ سنی برابر کی تعداد میں ہیں۔ افغانستان میں کافی عرصے سے داخلی کشمکش جاری ہے اس کشمکش میں اب اگر طالبان ملک کو متحد کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں تو اس پر خوشی منانی چاہئے تھی کہ ایک مسلمان ملک سول داخلی انتشار سے نجات پا گیا ہے ایران اگر بامیان کی شیعہ آبادی کی مدد کر رہا تھا تو یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی اب طالبان کی فتح کے بعد اسے شکوہ کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس نے طالبان کا راستہ روکنے کی پوری پوری کوشش کر کے دیکھ لیا ہے۔ ویسے بھی حکومت ایران کی شیعہ سنی آبادی میں تفریق کی پالیسی عالم اسلام کے اتحاد میں ممد ثابت نہیں ہو سکتی اس سے دوسرے ممالک کو تحریک ہو سکتی ہے کہ وہ بھی اپنی آبادی کو فرقہ واریت کی عینک سے دیکھنے لگیں۔ ایران میں اسلامی انقلاب آنے کے بعد امام خمینی نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص شیعہ سنی میں تفریق کرے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ حکومت ایران کو امام خمینی کے اس فتوے کی روشنی میں اپنے طرز عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ ویسے بھی ایران کا نعرہ تھا کہ "لا سنیہ لا شیعہ. اسلامیہ" یعنی ہم شیعہ سنی کی تفریق پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ہماری نظر میں تمام مسلمان برابر ہیں۔ لیکن افغانستان میں طالبان کی فتح کے بعد ایرانی حکومت کا نقطہ نظر یکسر تبدیل ہو گیا ہے اور وہ صرف شیعوں کے حقوق کی محافظ بن گئی ہے ہم حکومت ایران سے گزارش کریں گے کہ وہ اپنے طرز عمل پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ ("نوائے وقت" اسلام آباد ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

تہران یونیورسٹی کے طلبہ کی پاکستان کے خلاف نعرہ بازی کا منظر

جلد 40 جمعرات 25 جمادی الاول 1419ھ 17 ستمبر 1998ء 2 اسوج 2055ب نمبر 254



تہران یونیورسٹی کے طلبہ طالبان کے خلاف مظاہرے میں پاکستان کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں

"پاکستان" کو ایرانی دھمکیوں پر روزنامہ "اوصاف" نے مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کو درج ذیل اداریہ لکھا

پاکستان کے صبر و تحمل کو کمزوری نہ سمجھا جائے

افغانستان میں ہلاک ہونے والے پانچ ایرانی سفارتکاروں اور ایک صحافی کی تجہیز و تکفین کے موقع پر ایران کے دارالحکومت تہران میں ہزاروں ایرانیوں نے مظاہرہ کیا اور طالبان اور پاکستان کے خلاف نعرے لگائے مظاہرین نے شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے طالبان سے انتقام لینے کا مطالبہ بھی کیا۔

ایرانی قیادت اور ذرائع ابلاغ تسلسل کے ساتھ پاکستان پر الزام لگاتے آرہے ہیں کہ افغانستان میں طالبان کی مدد پاکستانی فوج کر رہی ہے اور طالبان کی فتوحات کی وجہ پاکستان آرمی ہے۔ جب کہ پاکستانی قیادت تواتر کے ساتھ ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے ایرانی حکومت کو یقین دلا رہی ہے کہ افغانستان کے معاملات میں پاکستان کسی بھی طور پر ملوث نہیں ہے۔ تہران سے واپسی پر پاکستانی وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے ایک بار پھر اس الزام کو غلط قرار دیا ہے کہ پاکستانی فوج طالبان کی مدد کر رہی ہے انہوں نے ایران کو پیشکش کی ہے کہ اگر اسے پاکستان کی یقین دہانیوں پر اعتبار نہیں تو پاکستان "پاک ایران" تحقیقاتی کمیشن بنانے کے لئے بھی تیار ہے جس کی تحقیقات کے نتائج سامنے آنے پر ایرانی الزامات کی قلعی کھل جائے گی۔

ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر ایران پاکستان کے حوالے سے منی بھارت کا کردار ادا کرنے پر کیوں تلا ہوا ہے اگر ایرانی الزامات میں ذرا بھر بھی صداقت ہوتی اور افغانستان میں پاکستانی فوج اور طیارے موجود ہوتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر پاکستانی حکومت افغانستان کے تمام معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کرتی تو گزشتہ سال ستمبر میں ہی پورے افغانستان پر طالبان کی حکومت قائم ہو چکی ہوتی عجیب مضحکہ خیز

صورت حال ہے کہ افغانستان میں مداخلت تو ایران کرے اور "چور مچائے شور" کے مصداق الزام پاکستان پر دھر دے۔ ہم ایران سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ طالبان کی حالیہ فتوحات کے دوران جو ایرانی فوجی افسر گرفتار ہوئے ہیں ان کے بارے میں ایران کو چپ کیوں لگی ہوئی ہے؟ پھر ایرانی قونصلیٹ سے اسلحے سے بھرے ہوئے جو ٹرک پکڑے گئے ہیں وہ کون سی سفارتی خدمات انجام دے رہے تھے؟ اور اگر ایران کے اس موقف کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ طالبان جاہل اور ان پڑھ ہیں تو اس صورت میں ایسی بھی کیا راز داری کہ قونصلیٹ کے دفتر کے باہر قونصلیٹ کا بورڈ تک آویزاں نہ کیا جائے۔

ایران جوش جذبات میں جس راستے پر چل نکلا ہے وہ تباہی کا راستہ ہے لیکن ایرانی قیادت کے عاقبت نااندیشانہ فیصلوں سے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ایرانی قیادت کو اس تباہی و بربادی کا ادراک ہے نہ شعور۔ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ریڈیو تہران جو حکومت ایران کے مکمل کنٹرول میں ہے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈے کے حوالے سے آل انڈیا ریڈیو کا کردار ادا کر رہا ہے لیکن ایرانی حکومت نے اس امر کا نوٹس نہیں لیا اس امر سے کیا یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ ایرانی حکومت کے اشارے پر ہی پاکستان کے خلاف زہریلا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے؟ اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ بھارت ایران کی نہ صرف سفارتی اور اخلاقی مدد کر رہا ہے بلکہ پاکستان کے حوالے سے اس کی پیٹھ بھی ٹھونک رہا ہے۔ ہم یہ بات کوشش کے باوجود نہیں سمجھ سکے کہ ایران طالبان اور پاکستان کو گالیاں دے کر اور تھانیدارانہ رویہ اختیار کر کے آخر ثابت کیا کرنا چاہتا ہے۔ اسے اگر اس خطے کا منی انڈیا بننے اور پاکستان کے ساتھ محاذ آرائی کا اتنا ہی شوق ہے تو کھل کر اپنی تکلیف کا اظہار کرے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر اور رائی کا پہاڑ بنا کر وہ جس قسم کا طرز عمل اختیار کئے ہوئے ہے اس کا تمام تر نقصان اسی کو ہو گا اور فائدہ بھارت کو۔ کتنی عجیب بات ہے کہ پاکستان کا وزیر خارجہ ایرانی قیادت سے ملاقات کے لئے ایران جائے تو ایرانی صدر ملک سے باہر چلے جائیں اور پاکستان میں مقیم ایرانی سفیر جب چاہیں وزیر اعظم پاکستان سے ملنے پہنچ جائیں اور انہیں نہ صرف ملاقات کا وقت دیا جائے بلکہ ایران کے تمام تر اشتعال انگیز رویے کے باوجود اسے ہر طرح کی ثالثی اور مصالحت کی یقین دہانیاں کرائی جائیں کیا اس عمل سے پاکستانی قیادت کی دور اندیشی و تدبر اور ایرانی حکومت کی ناعاقبت اندیشی ظاہر نہیں ہوتی؟

طالبان اور پاکستان کے مسئلے پر ایرانی کا بھارت کے ساتھ گٹھ جوڑ ثابت ہو چکا ہے لیکن ربانی اور حکمت یار کو پناہ اور صدارتی پروٹوکول دے کر کیا ایرانی حکومت یہ ثابت نہیں کر رہی کہ وہ خطے میں بھارتی مفادات کی ترجمانی ہی نہیں کر رہی بلکہ ان مفادات کے حصول کے لئے عملاً مددگار بن چکی ہے؟

ایرانی حکومت کو اب یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اس کی طرف سے پاکستان کو ڈکٹیشن دینے کی پالیسی اب نہیں چلے گی اور اس نے اگر اپنی پالیسی پر نظر ثانی نہ کی تو وہ ایرانی عوام ہی نہیں پاکستانی اہل تشیع کے ساتھ بھی دشمنی کی مرتکب ہو گی اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ایران میں جو کچھ پاکستان کے خلاف ہو رہا

ہے آخر پاکستانی عوام یہ سب کچھ کب تک ٹھنڈے پیٹوں برداشت کریں گے؟

("اوصاف" اتوار ۲۰ ستمبر ۱۹۹۸ء ۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ)

ایران پاکستان کا اقتصادی دشمن ہے

حکمت یار ہمیشہ سے ایران کا ایجنٹ رہا ہے۔ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کی بات کرنا مغربی سازشوں کو تقویت دینا ہے

طالبان کو چھوڑنا یا انہیں دھوکا دینا ہماری موت ہے

ایران ... [illegible] ... "اوصاف" سے گفتگو

اسلام آباد (خصوصی نامہ نگار) مسلم لیگی رہنما اور سابق ایم این اے پیر عباس شاہ نے کہا ہے .... کہ ربانی اور حکمت یار آپس میں لڑتے رہے اور ڈاکٹر نجیب اللہ نے احمد شاہ مسعود کے ساتھ تعلقات بنا لئے۔ اس خانہ جنگی سے تنگ آکر طالبان میدان میں آگئے۔ پیر عباس شاہ نے کہا کہ افغانستان میں خانہ جنگی کا فائدہ مغرب اور ایران کو ہوا مغرب اور ایران افغانستان کی تقسیم چاہتے ہیں تاکہ وسط ایشیا کو جانے والے راستوں پر ان کا قبضہ ہو جائے انہوں نے کہا کہ ایران کی فوجی مشقوں کے جواب میں پاکستان کو بھی فوجی مشقیں کرنی چاہئیں۔ پاکستان نے ایران کے ساتھ معذرت خواہانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے نواز شریف نے ابھی تک برہان الدین ربانی اور حکمت یار کے ساتھ رابطہ ختم نہیں کیا انہوں نے کہا کہ حکمت یار ایران کا ایجنٹ ہے وہ ہمیشہ سے اہم اطلاعات ایران کو پہنچا رہا ہے انہوں نے کہا کہ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کی حمایت کا مطلب مغربی سازشوں کی تکمیل ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا نواز شریف اور بے نظیر مل کر وسیع البنیاد حکومت بنا سکتے ہیں۔ پیر عباس شاہ نے کہا کہ پاکستان وسیع البنیاد حکومت کی بات کر کے افغان پالیسی بدل چکا ہے امریکہ کو خوش کرنے کے لئے افغانستان کے معاملات کا سودا کیا جا رہا ہے ہماری بقاء صرف اور صرف طالبان کے ساتھ کھڑے ہونے میں ہے اگر ہم طالبان کے ساتھ کھڑے ہو جائیں تو کوئی ہمیں ہاتھ نہیں لگا سکتا طالبان کو چھوڑنا یا ان کے ساتھ دھوکہ ہماری موت ہے انہوں نے کہا کہ سعودی عرب تو امریکہ کا ایجنٹ ہے ہمیں سعودی عرب کی دیکھا دیکھی طالبان کو دھوکہ نہیں دینا چاہئے اگر نواز شریف نے طالبان کو دھوکہ دیا تو اس ملک میں خانہ جنگی ہو گی .... پیر عباس شاہ نے کہا کہ نصیر اللہ بابر درست کہتے ہیں کہ ایران ہمارا "اقتصادی دشمن" ہے ایران نے وہ کیا ہے جو امریکہ اور بھارت چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھارت سے نہیں بلکہ ایران سے بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ پہلی دفعہ کابل میں ایک ایسی حکومت آئی ہے جو پاکستان کی دوست ہے ماضی کی افغان حکومتیں پاکستان کی مخالف رہی ہیں۔ ایران کو یہی تکلیف اور دکھ ہے کہ کابل میں پاکستان کی دوست حکومت کیوں آگئی ہے۔

روزنامہ اوصاف

(روزنامہ "اوصاف" ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء)

ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر "ناطق نوری" کی پاکستان دشمنی ملاحظہ فرمائیں

طالبان سے قبل پاکستان کے خلاف کارروائی کی جائے' ایرانی سپیکر

افغانستان ... [illegible] ... ناطق نوری تہران

تہران (اے پی) ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر علی ناطق نوری نے افغانستان میں طالبان سے قبل پاکستان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایرانی اخبار "سلام" کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان ہر محاذ پر ہمارے خلاف لڑ رہا ہے ....

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD
روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی / اسلام آباد

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

ایران اور افغانستان

"افغانستان" میں موجودہ خالص اسلامی اور مثالی امن قائم کرنے والی "طالبان" حکومت نے ایران کے ناپاک اور خطرناک عزائم کے باوجود ایرانی سرحدات کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی ایران کے اندر کسی قسم کی مداخلت کی ہے جبکہ ایران نے وہ کچھ کیا اور کر رہا ہے جو ننگ انسانیت ہے اور اسلام دشمنی کے علاوہ اس سے اسکی یہود، ہنود، امریکہ اور روس نوازی ظاہر ہے۔ "ایران" کی اس اسلام دشمنی پر اب تو ملکی اخبارات نے بھی کھل کر اداریے اور مضامین لکھنے شروع کر دیئے ہیں اسی سلسلے میں روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد نے درج ذیل اداریہ لکھا

ایران کی جنگی مشقیں

ایران نے پاکستان اور افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحدوں پر اپنی تاریخ کی سب سے بڑی جنگی مشقیں کرنے کا اعلان کیا ہے دریں اثنا تہران میں پاکستانی سفارتخانے پر مشتعل مظاہرین نے ہلہ بول دیا اور پتھراؤ کر کے کھڑکیاں اور شیشے توڑ دیئے اور سفارتخانے کا گھیراؤ کئے رکھا جس کی وجہ سے پاکستانی سفارتی عملہ عمارت میں محبوس ہو کر رہ گیا جبکہ ایرانی پولیس مشتعل مظاہرین کو روکنے میں ناکام ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق مشہد میں بھی پاکستانی قونصل خانے کو پتھراؤ کا نشانہ بنایا گیا ہے اور مزار شریف میں تعینات ایرانی سفارت کاروں کی ہلاکت کے خلاف تہران میں ہزاروں کی تعداد میں مظاہرین بڑی شاہراہوں پر گشت کرتے ہوئے پاکستان اور افغانستان کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ افغانستان کے اکثریتی علاقوں پر عملاً طالبان کی حکومت قائم ہو چکی ہے اور یہ بھی ایک کھلا راز ہے کہ ایران افغانستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کے جرم کا ارتکاب کرتا رہا ہے کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے والوں کو بہر حال کبھی نہ کبھی مداخلت کی قیمت ضرور ادا کرنا پڑتی ہے یہی کچھ ایران کے ساتھ بھی ہوا کہ جنگ میں کوئی بھی فریق لاڈ پیار سے کام نہیں لیا کرتا .... ایران اپنے سفارتکاروں کے قاتلوں کا مطالبہ کر رہا ہے جبکہ طالبان سینکڑوں افغانوں کے قاتل جنرل عبدالمالک سمیت بامیان سے گرفتار کئے جانے والے تین سو افغان قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں ایران کو معقولیت پر مبنی طرز عمل اختیار کرتے ہوئے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مزید مداخلت کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیے اور طالبان کے ساتھ تمام متنازعہ امور کو بات چیت کے ذریعے طے کرنا چاہیے۔ لیکن ایران کی طرف سے تاریخ کی سب سے بڑی مشقوں کا اعلان یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ ایران طالبان کے مطالبات پر غور کئے بغیر یکطرفہ طور پر اپنے مطالبات بزور قوت تسلیم کروانا چاہتا ہے ایران کا یہ طرز عمل انتہائی افسوس ناک اور حمقی ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ ایرانی عہدیداران حکومت کی جانب سے دانستہ طور پر ایسا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے جس

کے نتیجے میں ایران میں پاکستان کے خلاف نفرت کو ہوا دی جا رہی ہے اور یہ اسی بے بنیاد پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے کہ تہران اور مشہد میں پاکستانی سفارت خانے اور قونصل خانے کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا گیا جبکہ ایرانی پولیس خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی۔

ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کروڑوں پاکستانیوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس افسوس ناک واقعے کا فوری طور پر نوٹس لے اور اس مسئلے پر ایرانی حکومت سے باضابطہ احتجاج کیا جائے نیز ایران کی جنگی مشقوں پر گہری نظر رکھتے ہوئے دفاع وطن کے تقاضوں سے غافل نہ رہا جائے۔

ہم برادر ملک ایران کے عوام سے بھی یہ توقع کریں گے کہ وہ شاہراہوں پر پاکستان کے خلاف نعرے بازی سے گریز کرتے ہوئے اپنی حکومت کی جانب سے افغانستان میں مداخلت پر مبنی پالیسیوں کے خلاف آواز بلند کریں جن کے نتیجے میں انہیں ناکامی ہی وصول کرنا پڑ رہی ہے۔ (روزنامہ "صوبائی" ۱۴ ستمبر ۱۹۹۸ء)

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی نے بھی درج ذیل اداریہ لکھا

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی

ایران .... طالبان کے خلاف
روس سے مدد کی اپیل

ایران نے افغانستان میں طالبان کی پیش قدمی روکنے اور کابل میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کے لئے روس سے مدد طلب کی ہے ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر علی اکبر ناطق نوری نے گزشتہ روز روسی پارلیمنٹ کے صدر سے بات چیت کے دوران کہا کہ افغانستان کو جانے کا واحد راستہ یہاں رہ گیا ہے کہ وہاں بیرونی مداخلت کے بغیر ایسی وسیع البنیاد حکومت قائم ہو جس میں تمام افغان دھڑے شامل ہوں انہوں نے کہا کہ ایران اور روس کے تعاون سے اس اعلیٰ مقصد کا حصول ممکن ہے .... اس موقع پر روسی رہنما نے افغانستان کی امور صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہمیں بھی پریشان کر دیا ہے .... یہ امر سخت افسوسناک ہے کہ ایران نے مسلم امہ سے مدد کی اپیل کی جائے روس کو دوبارہ افغانستان میں مداخلت کی دعوت دی ہے حالانکہ مغربی معیار کے مطابق افغانستان اور ایران دونوں اسلامی ممالک جہاد پرست ہیں۔ ویسے بھی روس دس برس تک افغانستان میں مداخلت کا مزہ چکھ چکا ہے اس لئے وہ دوبارہ اس قضیے میں پڑنے سے پہلے سو مرتبہ سوچے گا ایران کو بھی یہ معاملہ مذاکرات کی مدد سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جنگ کی دھمکیاں نہیں دینی چاہئیں۔ .... طالبان اس وقت افغانستان کے ۹۰ فیصد علاقے پر قابض ہیں اور انہوں نے اپنے زیر حکومت علاقے میں امن و امان قائم کر دیا ہے اس لئے اپنے برادر مسلمان ملک کے خلاف ایک دہریے ملک کی مدد حاصل کر کے ایران کوئی اچھی روایت قائم نہیں کرے گا جس طرح ایران نے شہنشاہیت کے مظالم سے خلاصی حاصل کی ہے اسی طرح افغانستان نے بھی کنگ ظاہر شاہ اور اس کے بعد روسی مداخلت سے اپنے آپ کو نجات دلائی ہے انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ دونوں ملک آپس میں دوستانہ روابط قائم کرتے لیکن ایران کو افغانستان میں اپنے ہم مسلک شیعہ گروپ کی شکست سے تکلیف پہنچ رہی ہے حالانکہ طالبان نے صرف بامیان کے شیعہ علاقے ہی کو فتح نہیں کیا بلکہ انہوں نے سنی مسلک سے تعلق رکھنے والے طاقتوں کی بغاوت بھی فرو کی ہے اس لئے طالبان پر اینٹی شیعہ ہونے کا الزام حقیقت سے

دور ہے ہمیں ایران کی طرف سے روس جیسے بے خدا اور دہریہ ملک سے ایک اسلامی ملک کے خلاف مدد کی اپیل سے سخت افسوس ہوا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۳ ستمبر ۱۹۹۸ء)

روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد میں مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ کو "طالبان کے خلاف ایران کی منافقت بھری" کے عنوان سے محترم جناب حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب نے ایک اہم مضمون تحریر فرمایا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں

طالبان کے خلاف ایران کی منافقت بھری

(جناب حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب)

ایران کے سابق شاہ رضا شاہ پہلوی کی بادشاہت ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ خمینی کی زیر قیادت منظم جدوجہد اور بھرپور انقلاب کے ذریعہ ختم کر دی گئی اور اس کے ساتھ ہی تمام دنیا میں ایران کے نئے انقلابی حکمرانوں نے انتہائی زور و شور اور پرجوش انداز میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ ایران میں اسلامی انقلاب کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور اس کی ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہو گا۔ چنانچہ اصول انقلاب کے تحت ابتداء میں انقلابیوں نے انتہائی سخت گیر رویہ اختیار کیا اور سابقہ بادشاہت کے باقیات اور نشانات مٹا ڈالے۔ اس پر دنیا نے واویلا بھی برپا کر دیا تھا کیونکہ ان کی نظر میں یہ کارروائیاں انسانی حقوق اور احترام آدمیت کے منافی سرگرمیوں میں آتی رہیں۔ لیکن ایرانی انقلابیوں نے ان تمام خدشات اور اندیشوں کو پس پشت ڈال کر خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق تطہیر کا عمل شروع کیا ہمارا ایرانی انقلابیوں کے اس عمل سے کوئی سروکار نہیں۔ اسلئے کہ رموز مملکت خویش خسرواں دانند اور نہ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ انہوں نے کون سا کام اچھا کیا یا کون سا اقدام برا۔ لیکن ایران کے ہمسایہ ملک ہونے کے ناطے جب افغانستان میں تحریک طالبان نے اسلامی انقلاب کا آغاز کیا اور ظالموں لیٹروں غاصبوں اور ننگ انسانیت افراد کے خلاف منظم تحریک شروع کی تو ایران نے اسی دن سے اس پاکیزہ تحریک کے خلاف اپنی معاندانہ سرگرمیاں تیز کر دیں اور اس انقلاب کو آغاز ہی سے کچلنے کے لئے برملا اپنے مذموم عزائم کا اظہار کیا چاہئے تو یہ تھا کہ ایران کے پڑوس میں اسلامی انقلاب کے لئے جو جدوجہد جاری ہے اس کی کامیابی کے لئے ایرانی سرفروشوں کے ساتھ تعاون کرتا کیونکہ اس صورت میں ایرانی انقلاب بھی محفوظ ہو جاتا کیونکہ ایران کا بھی دعویٰ تھا اور ہے کہ ہمارا انقلاب اسلامی انقلاب ہے مگر انہوں نے اس کے برعکس اس اسلامی انقلاب کو ناکام بنانے اور اس کو ساحل مراد سے ہمکنار کرنے کے جائے کافروں غیر مسلموں اور مشرکین تک کے ساتھ تعاون و تفاہم کو ترجیح دی اور اس سلسلے میں شمالی اتحاد کے تمام سرکردہ رہنماؤں اور جرنیلوں معصوم افغان عوام کے قاتلوں کو نہ صرف تحفظ فراہم کیا بلکہ ان کو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس بھی کر دیا اور افغانستان میں کھلم کھلا ایسی مداخلت بھی شروع کر دی جس کی مثال موجودہ دور میں شاید مشکل سے مل سکے کروڑوں ڈالر کے ایرانی اسلحہ کی افغانستان میں موجودگی اور سینکڑوں ایرانی کمانڈوز اور فوجیوں کی طالبان کے ہاتھوں گرفتاری ایرانی مداخلت کا کھلم کھلا ثبوت ہے ایران کی وزارت خارجہ کے ارکان کا زیادہ تر وقت افغانستان میں گزرتا تھا کابل میں ایرانی سفارت خانہ تخریب کاروں ملک لٹیروں قومی غداروں اور افغان عوام کے قاتلوں کی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ تھا اور شیر خان دوست کے لئے وجیر جتن اور شمال کے دوسرے علاقوں میں جرنیلوں طالبان کے اجتماعی قتل کا طویل منصوبہ بھی یہیں پر تیار ہوا تھا چنانچہ اسی منصوبہ کے تحت غدار اسلام و ملت نام نہاد جنرل عبدالمالک پہلوان نے طالبان کو تسلیم ہونے کا بہانہ بنا کر طے شدہ طویل ارادے کے منصوبہ کی تکمیل کے لئے ان کو مزار شریف اور دیگر شمالی علاقہ جات میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ طالبان جنرل مالک کی پوشیدہ دغابازی و مکاری سے بے خبر بڑی تعداد میں وہاں پہنچ گئے اور ان کے پاس اسلحہ تھا اور نہ دیگر سامان

حرب لیکن وہاں پر چشم فلک نے ظلم و بربریت کے ایسے کریہہ اور خون آشام مناظر دیکھے جس کے سامنے ہلاکو چنگیز نازیوں اور ابھی دورِ جدید میں بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ سربوں کے مظالم ماند پڑ گئے۔

سابقہ نام نہاد مجاہد راہنماؤں نے جن کی بربریت ہی تحریک طالبان کا باعث بنی پروفیسر ربانی حکمت یار مسعود اور سیاف وغیرہ اور دیگر طالبان مخالف ملت فروش آج ایران کی گود اور بغل میں پل رہے ہیں اور ایران کے حسب منشاء اپنے ہی اہم وطنوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ ایرانی مداخلت اب تو تمام دنیا کی آنکھوں کے سامنے عریاں طور پر رقصاں ہے چاہئے تو یہ تھا کہ طالبان زعماء ایران کی اس ننگی بربریت پر احتجاج کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر یہ مسئلہ اٹھاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور نہ بین الاقوامی میڈیا کو ایرانی اسلحہ کے انبار دکھائے یہاں پر یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ ایران جو کہ اپنے آپ کو اسرائیل کا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اس کے چہیتوں پروفیسر ربانی اور احمد شاہ مسعود کے اسرائیل کے ساتھ گہرے مراسم ہیں جن کی مکمل روئیداد اخبارات میں آچکی ہے تو اب یہ عجیب بات ہے اور نرالی منطق ہے کہ ایک شخص دو دشمنوں کا دوست ہے جس کے بعد اہل نظر افراد کے اس دعویٰ کو تقویت پہنچتی ہے کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان خفیہ راہ رسم موجود ہیں بات ہو رہی تھی کہ طالبان کو چاہئے تھا کہ وہ ایران کے خلاف مداخلت کے بارے میں دنیا اور اقوام عالم کے سامنے شکایت کرتے کہ ایران کس طرح ابتدا ہی سے طالبان کے خلاف غیر اعلانیہ طور پر مصروف پیکار ہے مگر ایران نے روائیتی مکاری اور عیاری کا ثبوت دیتے ہوئے اور اقوام عالم میں اپنی خفت مٹانے کی خاطر ان طالبان پر اپنے گیارہ سفارتکاروں کے متعلق الزام تراشی شروع کی۔ اب یہاں پر سوال یہ ہے کہ ان ایرانی سفارتکاروں کی سرگرمیاں اور ان کا حمل و نقل سفارتی آداب کے مطابق تھا۔ ایران کے سابقہ طرز عمل کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس بات کا جواب نفی میں ملے گا یہاں پاکستان میں حکومت کی چشم پوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایرانی سفارت خانہ یا خانہ فرہنگ ایران طالبان کے دشمنوں کے ساتھ مکمل رابطوں پر ہیں۔ مگر ہمیں اپنے حکمرانوں کی پالیسی سمجھ میں نہیں آتی کہ ان کا یہ "فرار" کس مجبوری کی بنا پر ہے اس کے برعکس ایران میں پاکستانی سفارتخانہ اور اس کے ارکان کے نقل و حمل کو کتنا محدود کر دیا گیا ہے اور پھر گزشتہ دنوں پاکستانی سفارتخانہ پر تہران میں جو حملہ ہوا تھا اس کے تناظر میں ابھی اگر غور سے دیکھا جائے تو پاکستان کی چشم عبرت وا کرنے کے لئے بہت کچھ موجود ہے۔

اب حکومت ایران نے گیارہ سفارتکاروں کی آڑ میں افغانستان کی سرحد کے قریب فوجی مشقیں شروع کی ہیں اور تقریباً ستر ہزار فوجیوں کی صف بندی جس انداز میں کی ہے اس سے تو یہی انداز ہوتا ہے کہ ابھی تک ایران غیر اعلانیہ طور پر افغانستان کے طالبان کے ساتھ برسرپیکار تھا اور اب کھلم کھلا جنگ کے لئے پر تول رہا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ یہ اقدام پہلے طالبان کرتے اس لئے کہ ہزاروں طالبان کا قاتل جنرل مالک ایران کی پناہ میں تھا جبکہ وہ حکومت افغانستان کو مطلوب بھی تھا

اور اب تو ایک اور عظیم شہادت اور ثبوت سامنے آیا کہ افغانستان کا کچھ حصہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں کے بعض حصے ملا کر ایک آغا خانی ریاست کے منصوبے کی دستاویزات بھی طالبان کے ہاتھ لگی ہیں ان سے ان لوگوں کے مکروہ عزائم سے پردہ اٹھتا ہے تو گویا ایران کی یہ صف بندی ایک طرف اپنی جارحانہ پالیسی پر پردہ ڈالنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے دوسری طرف شیطان بزرگ (امریکہ) کی تحریک طالبان کے خلاف معاندانہ ارادوں کی تکمیل بھی۔ ہمارے بعض کرم فرما ہمیں یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ ایک بڑے اور اسلامی ملک کے خلاف کچھ نہ لکھیں۔ اس سے عالم اسلام کا نقصان ہو گا لیکن کیا دوسری جانب سے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے؟

نہ تم طعنے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد ۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء)

افغانستان میں ایرانی جارحیت اور دہشت گردی کے ناقابل تردید ثبوت

ایرانی "چور مچائے شور" کے مصداق "پاکستان" پر الزامات لگاتے ہیں کہ پاکستانی فوج طالبان کے ساتھ مل کر لڑ رہی ہے اور پاکستانی فضائیہ نے بامیان وغیرہ پر حملے کئے ہیں حالانکہ ابتک طالبان مخالف بشمول ایران ایک بھی پاکستانی فوجی پیش نہیں کر سکے جبکہ درجنوں ایرانی فوجی اب بھی طالبان کے پاس ہیں ایران کی "چوری کے ساتھ سینہ زوری" کے ٹھوس ثبوت ملاحظہ فرمائیں







اسلحے کی پیٹی پر "ساخت ایران" نمایاں ہے حزب وحدت نے ڈبوں سے ایران کو کھرچنے کی کوشش کی ہوئی
تھی تاکہ واضح ثبوت کو مٹا دیا جائے

مغربی افغانستان میں ایرانی کمانڈوز سے برآمد شدہ ایرانی ساخت آٹومیٹک اسلحہ جو ایرانی وزارت دفاع کے مخصوص دستے استعمال کرتے ہیں

مزار شریف کے ایک ڈپو سے برآمد ہونے والے ایرانی گولے جن پر "جمہوری اسلامی ایران" درج ہے
شائد ایران کی سفارت کاری کی تھی۔

اسلحہ کی پیٹی پر کندہ ایرانی وزارت دفاع کا "شہید حسن باقری" نامی اسلحہ بنانے کا کارخانہ جو افغانستان میں ایرانی مداخلت کا کھلا ثبوت ہے۔

35 ایرانی ٹرکوں میں سے ایک ٹرک جو اسلحہ سے بھرا ہوا ہے۔ ان ٹرکوں کے 35 ڈرائیور بھی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ نمائندہ ضرب مومن کے سامنے ایک انٹرویو میں ان ڈرائیوروں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ یہ ٹرک ایران سے لائے تھے

ایران میں اہل سنت کی حالت زار

خمینی کی انقلابی تحریک "اہل سنت والجماعت" کو نیست و نابود کرنے کی ایک خفیہ سازش تھی جو امریکہ اور اسرائیل گٹھ جوڑ سے وجود میں آئی۔ ایران میں اہل سنت کے حالات سے تو کوئی شخص لاعلم نہیں ہے ان پر ملازمتوں کے دروازے تک بند کر دیئے گئے ہیں۔ ایران میں ۴۰ فیصد سنی آبادی کے باوجود فوج میں ایک بھی سنی جنرل نہیں ایک بھی وزیر، گورنر، افواج کے کمانڈر والی کلیدی آسامیوں پر کوئی سنی نہیں یہی حال وہاں کی اسمبلیوں کا ہے بلکہ ایرانی دستور میں یہ لکھا گیا ہے کہ "کوئی بھی غیر شیعہ ایران کا صدر، وزیر اعظم، اسمبلیوں کا سپیکر، افواج کا کمانڈر اور صوبوں کا گورنر نہیں بن سکتا" بلکہ ایرانی دستور کے آرٹیکل ۱۲ میں تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ "ایران کا سرکاری مذہب اسلام شیعہ اثنا عشری ہو گا" تمام اداروں میں کلیدی آسامیوں پر ایک بھی سنی نہیں۔ اسمبلی کی اڑھائی صد نشستوں میں سے صرف بارہ نشستیں سنیوں کو دیں اور وہ بھی اپنے چمچے رکھے۔ تہران جہاں ستر لاکھ کی آبادی ہے اس میں عیسائیوں، یہودیوں، زرتشتیوں، ہندوؤں اور سکھوں تک کی عبادت گاہیں موجود ہیں، مگر وہاں اہل سنت کو جو وہاں تقریبا ۵ لاکھ ہیں ایک مسجد بنانے کی اجازت نہیں، سن ۱۹۸۰ء میں خمینی نے اہل سنت کو مسجد کے لئے زمین دینے کا وعدہ کیا جب کہ اہل سنت نے تین لاکھ ایرانی تومان بھی ایران کے قومی بینک میں جمع کرا دیئے لیکن خمینی کے حکم پر یہ رقم غصب کر لی گئی اور مسجد بھی تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی۔ سترہ سال سے نماز عید حکومت سے خصوصی اجازت لے کر اہل سنت تہران کے گراؤنڈ میں پڑھتے تھے جو سن ۱۹۸۰ء میں خمینی نے لاٹھی چارج کرا کر سنی نمازیوں کو میدان سے بھگا دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سنیوں پر سر عام نماز با جماعت کی پابندی لگا دی۔

مزید تفصیل جاننے کے لئے ممتاز سنی عالم سابق ممبر پارلیمنٹ مولانا عبدالعزیز زاہدانیؒ کے صاحبزادے مولانا حافظ علی اکبر کا انٹرویو "ایران میں اہل سنت کی حالت زار" میں ملاحظہ فرمائیں، جس میں وہ فرماتے ہیں۔

"ایران کے ۴۰ فیصد اہل سنت نے انقلاب ایران میں خمینی کا ساتھ اس لئے دیا تھا کہ شاہ کے مظالم سے نجات پا لیں گے لیکن اقتدار جب خمینی کے ہاتھ آیا تو اس نے اہل سنت کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کی خلاف ورزی کی اور اہل سنت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ ایران کے نئے آئین میں خمینی نے بہت سے ایسے دفعات شامل کروائے جو "سنی عقائد" اور بین الاقوامی اصولوں کے صریح خلاف تھے، اس لئے میرے والد صاحب اور دوسرے سنی لیڈروں نے احتجاجاً ایرانی آئین پر دستخط نہیں کئے۔

تعلیم کے شعبے میں سنیوں پر ظلم کا یہ حال ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں شیعہ نصاب تعلیم رائج

کیا گیا ہے اور پڑھانے والے بھی کٹر شیعہ ہیں "زاہدان" جو سنی اکثریتی علاقہ ہے وہاں کی یونیورسٹی میں بھی ۹۹ فیصد اساتذہ شیعہ ہیں' الغرض ایران میں اہل سنت کے ساتھ ایرانی گورنمنٹ انڈیا کے اچھوتوں سے بھی زیادہ برا سلوک کر رہی ہے جس پر عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں' ایرانی حکومت کسی صورت اختلاف رائے والوں کو برداشت نہیں کرتی اور نہ ہی انکو زندہ رہنے کی مہلت دیتی ہے ایرانی حکومت بظاہر یہ پراپیگنڈہ کرتی ہے کہ وہ منشیات کے خلاف ہے' مگر موجودہ حکومت ۱۸ ملین روپیہ سالانہ منشیات کے ذریعے کمارہی ہے' البتہ بلوچوں کو منشیات کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث کر کے انکو مار رہی ہے' اہل سنت پر کاروبار کے معاملے میں بھی اسقدر سختی ہے کہ اگر کوئی دوکان کھولتا ہے تو اسکو حکومت کا سیاسی اعتماد حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے' سپاہ پاسداران اور انٹیلی جنس اس سے طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں اس سے پوچھا جاتا ہے" تم تقیہ پر عقیدہ رکھتے ہو" تم ولایت فقیہ کے قائل ہو وغیرہ وغیرہ اگر کوئی ایمانی غیرت کے تحت ان کفریات کا صحیح جواب دے تو اسکو دوکان کھولنے کی اجازت نہیں دی جاتی' حکومت کی ان حرکات سے سنی علاقوں میں بیروزگاری کی شرح خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے' میرے بھائی اور اہل سنت کے کئی سرکردہ راہنما ایرانی دہشت گردوں کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں' اس لئے میں پاکستان سے دوبئی گیا مگر وہاں بھی میرا پیچھا کیا گیا اور اب امریکہ میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا ہوں.........

(انٹرویو مولانا حافظ علی اکبر' ماخوذ از انگریزی رسالہ "دی ایران بریف" واشنگٹن امریکہ)

حال ہی میں روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد میں ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ممتاز ایرانی عالم دین مولانا جلال الدین یزدی کا انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ایران میں اہل سنت پر ہونے والے مظالم کی داستان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایران کی ۴۵ فیصد آبادی سنی مسلک سے تعلق رکھنے والوں کی ہے مگر تمام کلیدی عہدوں پر شیعہ فائز ہیں' ایران میں عملاً اہل سنت کو دیگر اقلیتوں میں شمار کیا جاتا ہے' بے شمار سنی علماء شہید کر دیئے گئے ہیں سنی مساجد تک شہید کر دی گئی ہیں' انہوں نے او آئی سی اور یو این او سے مطالبہ کیا کہ وہ ایران میں اہل سنت پر مظالم بند کرائے اور اہل سنت کو ان کے حقوق دلائے مولانا جلال الدین یزدی نے یہ اعلان بھی کیا کہ اگر ایران نے افغانستان پر حملہ کیا تو ایران کی سنی آبادی افغانستان کا ساتھ دیگی۔ ہم طوالت کے خوف سے ان باتوں میں مزید جانے کی کوشش نہیں کریں گے البتہ اتنا ضرور کہیں گے کہ خمینی کا انقلاب اسلام سے بہت دور ہے اور وہاں کے سنی مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں' بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایران اہل سنت کے لئے قبرستان اور مجاہدین و احرار کے لئے جیل کی کوٹھری بن چکا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ خمینی جو بظاہر وحدت واتحاد کا داعی بنا ہوا تھا صرف سنی عوام کو دھوکہ دینے اور شیعہ مذہب کو سنی مذہب پر مسلط کرنے کی غرض سے تھا اسی طرح اسکا یہ کہنا کہ جو شیعہ سنی میں تفرقہ ڈالے وہ نہ سنی ہے نہ شیعہ بلکہ وہ امریکہ اور روس کا ایجنٹ ہے تو اس اصول کے تحت یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ خمینی خود بھی ان قوتوں کا ایجنٹ تھا' اور اسرائیل کے ذریعے امریکہ سے اسلحہ لیکر اس نے یہ بات ثابت بھی کر دی کہ وہ یہودی ایجنٹ تھا نیز فلسطین میں محصور مظلوم مسلمانوں پر بیروت کے شیعوں کے مظالم کی پشت پناہی کرنے سے بھی خمینی کا اصل روپ ظاہر ہو گیا اور اب تو افغانستان میں ہنود' یہود اور دھریوں کے ساتھ مل کر "طالبان" کے خلاف گھناؤنے کردار نے ایران کے مکروہ چہرے سے " تقیہ " کا خبیث نقاب بھی الٹ دیا ہے۔ فاعتبروا یااولی الابصار

ؔ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو!
تمھاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں !

شیعہ عقائد اور ایران میں اہل سنت پر مظالم وعالم اسلام کے ساتھ ایران کی غداری اور کفار کے ساتھ گٹھ جوڑ کو مد نظر رکھتے ہوئے اب انصاف فرمائیں کہ مودودی جماعت کے کیا عزائم ہیں اور اس کی کیا حقیقت ہے۔

ؔ ہیں یہ ستارے کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکہ دیتے ہیں یہ بازیگر کھلا



اہل سنت والجماعت ہوشیار

برادران اہل سنت والجماعت! ہم نے بفضلہ تعالیٰ "بغض فی اللہ" کے جذبہ سے "شیعیت" اور "مودودیت" کا پوسٹ مارٹم کیا ہے، نہ کہ ذاتیات کی بناء پر (اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے قبول فرمائے آمین)

اس لئے ہم ہر فتنے کے خلاف ہیں اور ہمیں ہر طرح چوکنا رہنا ہے، آپکو ہوشیار رکھنے کی خاطر ایک اور فتنہ کی نشاندھی بھی ضروری سمجھتے ہیں جسکو "خارجی فتنہ" کہتے ہیں، جس طرح شیعوں نے اپنے مذموم عزائم کے لئے "حب اہل بیت" کے نعرے بلند کئے ہیں، حالانکہ یہ اہل بیت مبارک کے محب نہیں بلکہ دشمن ہیں اسی طرح بعض لوگ صحابہ کرامؓ کی محبت کی آڑ میں نعوذباللہ اہل بیت عظام کی توہین کرتے ہیں اس گروہ کے پاکستان میں سرغنے "محمود احمد عباسی" اور حکیم فیض عالم" ہیں، یہ ٹولہ بھی مکاری اور عیاری کے ساتھ یزید کی تعریف میں مبالغہ آرائی کے ساتھ ساتھ چہارم خلیفہ راشد، داماد نبی، اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے سسر سیدنا حضرت علیؓ اور ان کے صاحبزادوں حسنین کریمینؓ کی توہین کرتے ہیں حالانکہ خلفاء ثلاثہ (حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ) کے غلام جب انکی تعریف کرتے ہیں تو یہ دلیل دیتے ہیں کہ جہاں یہ تینوں حضرات حضور انور ﷺ کے صحابی تھے وہاں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضور اکرم ﷺ کے سسر بھی تھے، اور حضرت عثمانؓ شرف صحابیت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے داماد بھی تھے اور سیدنا ابو سفیانؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ آپ ﷺ کے رشتہ دار اور صحابی تھے ...... تو اسی معیار پر ہم کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جہاں سیدنا علیؓ حضور انور ﷺ کے داماد تھے وہاں وہ انکے جلیل القدر صحابی اور انکے چہارم برحق خلیفہ راشد بھی تھے اور حسنین کریمینؓ جہاں حضور انور ﷺ کے نواسے تھے وہاں وہ آپ ﷺ کے صحابی بھی تھے یہی حال سیدہ فاطمہؓ اور جملہ اہل بیت کرام کا ہے، تو جو شخص صحابہ کرامؓ کے ساتھ محبت میں سچا ہوگا وہ خلفاء ثلاثہؓ وغیرھم کے ساتھ حضرت علیؓ سمیت باقی صحابہ کرامؓ سے بھی لازماً محبت کرے گا اور یہی اہل سنت و الجماعت کا سلفاً و خلفاً مذہب ہے "بغض اہل بیت" جس سینہ میں ہو وہ جب صحابہؓ کے دعوے میں جھوٹا ہے اور شیعوں کی طرح "حق مذہب" "اہل سنت والجماعت کا دشمن ہے، ان بدبختوں سے بچنا اور انکی تردید کرنا اور مسلمانوں کو ان سے اور انکے زہریلے لٹریچر سے بچانا بھی ہمارا فرض منصبی ہے۔

اللہ

محمد رسول

والذین معہ

اشدّاءعلی الکفار

رحماءبینھم

(القرآن)



مقام صحابہؓ
قرآن وسنت
کی روشنی میں

مقام صحابہؓ

قرآن و سنت کی روشنی میں

صحابہ کرامؓ یعنی رسول اللہ ﷺ کی جماعت، جس مقدس گروہ کا نام ہے، وہ امت کے عام افراد کی طرح نہیں ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی وجہ سے شرعاً ایک خاص جماعت ہیں یہ آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے کہ لاکھوں انسانوں کو اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قلوب کتنے مبارک اور قابل رشک ہیں کہ آپ ﷺ کے قلب اطہر سے براہ راست منور ہوئے ان کی آنکھیں کتنی مبارک ہیں کہ روئے انور کے جلوے دیکھے ان کے کان کتنے مبارک ہیں کہ زبان اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ سماعت کئے۔ وہ کتنے مبارک مقتدی ہیں جن کے امام خود رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ مرید کتنے مبارک ہیں جن کے مرشد رحمت کائنات ﷺ ہیں۔ وہ سپاہی کتنے قابل رشک ہیں جن کے سپہ سالار خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ اور وہ رعایا کس قدر بخت آور ہے جن کے حاکم حبیب کبریا ﷺ ہیں۔

یہ مبارک صحابہ کرامؓ حضور پر نور ﷺ کے سب کچھ ہیں، امتی ہیں، مقتدی ہیں، شاگرد ہیں، مشیر ہیں، ارکان حکومت ہیں، سپاہی ہیں، رشتہ دار ہیں، پہرے دار ہیں، رسالت کے گواہ ہیں۔ اور بلاواسطہ فیض پانے والے ہیں۔ غرضیکہ ان کو وہ جلوے نصیب ہوئے کہ جو کسی اور کے لئے نہ صرف یہ کہ محال ہیں بلکہ نا ممکن ہیں ان پر تنقید خطرناک گمراہی ہے کیونکہ وہ ہر لحاظ سے رحمۃ للعالمین ﷺ کے لاڈلے تھے۔

خود رب کائنات جل جلالہ جو بندوں کے ظاہر و باطن اور تمام حرکاتُ و سکناتُ سے واقف ہیں نے ان کی پیدائش سے کئی صدیوں قبل اپنی کتابوں میں ان کی صفات حمیدہ بیان فرمائیں اور اپنے آخری کلام قرآن مجید میں ان کی ایسی شیریں تعریف فرمائی کہ اس کے بیان کے لئے ایک علیحدہ ضخیم کتاب چاہئے

چونکہ ہم نے آپ کو آپ کے ایمان کی حفاظت اور خیر خواہی کی خاطر بادل ناخواستہ۔ دو بھائی "خمینی مودودی" کے خرافات و کفریات پڑھوائے تھے۔ اس لئے یہ ضروری خیال کیا کہ خالق کائنات جل جلالہ کے پاک کلام سے چند آیات اور رحمت کائنات ﷺ کی چند احادیث مبارکہ کا ترجمہ بھی پیش کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی عداوت سے بچ کر ان کی عزت و عظمت دلوں میں جم جائے اور خاتمہ ایمان پر نصیب ہو۔

آمین ! یارب العالمین بجاہ النبی الکریم ﷺ واصحابہ و بارك وسلم

صحابہ کرامؓ کے دشمن بے وقوف ہیں

☆ کفار و منافقین نے جب صحابہ کرامؓ کو بیو قوف کہا تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کو اپنے محبوبوں کی طرف سے یہ جواب دیا۔ 'اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ۔ جس طرح ایمان لائے سب لوگ (صحابہ کرامؓ) تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں۔ جس طرح ایمان لائے بیو قوف جان لو وہی ہیں بے وقوف (یعنی دشمنان صحابہؓ) لیکن وہ اس کا علم نہیں رکھتے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳)

صحابہ کرامؓ جیسا ہی ایمان قبول ہو گا

☆ "سو اگر وہ اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم (صحابہؓ) اور اگر وہ روگردانی کریں گے تو وہ لوگ بر سر مخالفت ہیں ہی تو (سمجھ لو کہ) تمہاری طرف سے عنقریب ہی نمٹ لیں گے اللہ تعالیٰ اور وہ سنتے اور جانتے ہیں"
(سورۃ البقرہ: آیت ۱۳۷)

اس آیت شریفہ میں اللہ پاک نے صحابہ کرامؓ کے ایمان کو قبولیت کا معیار قرار دیا ہے اگر نعوذباللہ وہ صحیح مومن نہیں تھے۔ جیسے کہ شیعہ بدبخت کہتے ہیں تو پھر اس فرمان الٰہی کا کیا مطلب ہو گا؟

صحابہ کرامؓ ہدایت پر اور پورے کامیاب ہیں

☆ "یہ لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں پورے کامیاب"
(سورۃ البقرہ آیت ۵)

صحابہ کرامؓ کے راستہ سے ہٹے ہوئے جہنمی ہیں

☆ "اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس پر امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں (صحابہ کرامؓ) کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ ہو لیا۔ تو ہم اسکو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے۔ اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی" (سورۃ نساء آیت ۱۱۵)

جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تھی اس وقت دنیا میں مسلمان صرف اور صرف صحابہ کرامؓ ہی تھے۔ جن کے راستے سے ہٹنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں داخل کرنیکا اعلان فرمایا ہے۔

صحابہ کرامؓ آپ کے رفیق و مددگار اور کامیاب ہیں

☆"سو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کی رفاقت کی اور آپ ﷺ کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو آپ ﷺ کے ساتھ اترا ہے وہی لوگ ہیں پورے کامیاب" (یعنی صحابہ کرامؓ)

(سورۃ اعراف آیت ۱۵۷)

صحابہ کرامؓ سچے ایمان والے ہیں

☆"وہی ہیں (صحابہ کرامؓ) سچے ایمان والے ان کے لئے درجے ہیں اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی عزت کی" (سورۃ الانفال آیت ۴)

صحابہ کرامؓ کے لئے بڑے درجے ہیں

☆"اور جو ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ ان کے لئے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ خوشخبری دیتا ہے انکو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضا مندی کی اور باغوں کی کہ جن میں آرام ہے ہمیشہ کا" (سورۃ توبہ ۲۰:۲۱)

جان ومال سے راہ خدا میں لڑنے والے

☆"لیکن رسول ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس کے وہ لڑے ہیں اپنے مال اور جان سے اور انہی کے لئے ہیں خوبیاں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (سورۃ توبہ آیت ۸۸)

صحابہ کرامؓ اور انکے پیروکاروں سے اللہ راضی ہے

☆"اور جو مہاجرین و انصار (ایمان لانے والوں میں سب سے) مقدم اور سابق (بقیہ امت میں) ہیں جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سے راضی ہو اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے"
(سورۃ التوبہ: آیت ۱۰۰)

اس فرمان خداوندی نے تو معاملہ ہی صاف کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ تمام صحابہ کرامؓ سے راضی ہے۔ بلکہ قیامت تک جو شخص بھی صحابہ کرامؓ کی مخلصانہ غلامی اور تابعداری اختیار کریگا اس سے بھی راضی ہے اور صحابہ کرامؓ اور انکے پیروکار سب جنتی ہیں۔

سبحان اللہ ' اللهم اجعلنا منهم آمین

حضور نبی کریم ﷺ سے بیعت ہونے والے اللہ سے بیعت ہیں

☆ "جو لوگ آپ سے بیعت کررہے ہیں۔ تو وہ (واقع) میں اللہ سے بیعت کررہے ہیں۔" (سورۃ فتح آیت ۱۰)

بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا

☆ "جبکہ یہ لوگ آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کررہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا۔ اللہ کو معلوم تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ نازل فرمایا اور ان کو ایک لگے ہاتھوں فتح دیدی" (سورۃ الفتح آیت ۸)

ان آیات میں جس بیعت کا ذکر ہے۔ وہ صحابہ کرامؓ کی بیعت ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے۔ اب جو بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوگا وہ اس کی خوشی پہ خوش ہی ہوگا بندگی کا تقاضا ہی یہی ہے اور اگر کوئی بدبخت اللہ جل شانہ کی خوشی پہ خوش نہیں ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ خود قرآن پاک میں اس طرح ہے:

"سو ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہونگے اور ان کے چہروں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے۔ یہ اس لئے کہ جو طریقہ خدا کی ناراضگی کا سبب تھا۔ یہ اسی پر چلے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال کالعدم کردیئے" (سورۃ آیت ۲۷۔۲۸)

صحابہ کرامؓ کی تعریف تورات اور انجیل میں

☆ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی صحابہ کرامؓ) آپ ﷺ کے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو ان کو دیکھتا ہے۔ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے' طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور خوشنودی ان کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے یہی ان کی صفت ہے تورات میں اور ان کی صفت انجیل میں ہے۔ "

اس آیت شریفہ میں مالک کائنات نے کس پیار و محبت سے اپنے حبیب ﷺ کی محبوب جماعت کی تعریفیں فرمائی ہیں۔ سبحان اللہ' صحابہ کرامؓ کتنے خوش نصیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی غلامی میں یہ صفات ہمیں بھی نصیب فرمائے آمین!

صحابہ کرامؓ کے دل نور ایمان سے منور تھے

☆ "جو لوگ (یعنی صحابہ کرامؓ) دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہی ہیں' جن کے دلوں کو جانچ لیا ہے اللہ نے ادب کے واسطے' ان کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا (سورۃ الحجرات: ۳)

سبحان اللہ اس آیت مبارکہ میں' تو صحابہ کرامؓ کے دلوں کی مبارک کیفیت کا بیان ہے۔

صحابہ کرامؓ اللہ کے فضل و احسان سے نیک چلن ہیں

☆"یہ کہ اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دلوں میں ایمان کی 'اور سجادیا اسکو تمہارے دلوں میں 'اور تمہاری نظروں میں برا لمادیا۔ کفر اور فسق اور نا فرمانی کو یہی لوگ ہیں (صحابہ کرامؓ) جو نیک چلن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے" (سورۃ الحجرات: آیت ۷)

صحابہ کرامؓ اللہ کا گروہ ہیں

☆"ان کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ہے ایمان اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا ان کو جنتوں میں۔ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں 'اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی وہ لوگ ہیں گروہ اللہ کا 'خوب سن لو جو گروہ ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے گا (سورۃ المجادلہ آیت ۲۲)

صحابہ کرامؓ صدیق ہیں

☆"واسطے ان مفلسوں 'وطن چھوڑنے والوں کے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے۔ (سورۃ الحشر آیت ۵۹)

صحابہ کرامؓ کا مقام بارگاہ رحمتہ للعالمین ﷺ میں

☆حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ تم سے اگر کوئی شخص (اللہ کے راستہ میں) احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابی کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے (خرچ کرنے) کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا (بخاری و مسلم)

صحابہ کرامؓ کا دفاع نہ کرنے والے علماء پر اللہ کی لعنت

☆فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہونے لگیں اور میرے صحابہؓ کو برا کہا جانے لگے تو ہر عالم پر لازم ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے جو عالم ایسا نہیں کرے گا۔ تو اس پر اللہ اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ایسے عالم کی کوئی فرض یا نفل عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے۔ (مرقات شریف ج ۱۱ص ۲۷۳)

☆تفسیر قرطبی سورۃ فتح میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو جو بھی برا کہے اس پر اللہ کی لعنت' فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت۔

دشمنان صحابہ سے بائیکاٹ کا حکم

☆پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں بروایت حضرت انسؓ نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا بعض کو ان میں سے میرا مددگار بنایا۔ بعض کو میرا رشتہ دار بنایا۔ (جیسے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت ابوسفیانؓ آپ ﷺ کے سسر تھے۔ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ آپ ﷺ کے داماد تھے) آخر زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا۔ جو صحابہ کرام کا رتبہ کم کرے گا۔ پس خبردار رہو۔ ان کے ساتھ کھانے پینے میں شامل نہ ہو اور آگاہ رہو کہ ان کے ساتھ نکاح نہ کرو

اور خبردار رہو کہ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو اور ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان پر خدا کی لعنت نازل ہوئی ہے اور وہ رحمت پروردگار سے محروم ہیں" (غنیۃ الطالبین ص ۱۴۱ مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)

صحابہ کرامؓ سے دوستی حضور ﷺ سے دوستی ہے اور ان سے دشمنی حضور ﷺ سے دشمنی ہے

☆رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: "میرے صحابہؓ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت کی تو مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی تو اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کی کوشش کی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عذاب میں پکڑ لے" (ترمذی شریف)

صحابہ کرامؓ بعد انبیاء علیہم السلام تمام جہانوں کے سردار ہیں

☆"بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کو تمام جہانوں میں چنا۔ سوائے انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے اور میرے صحابہ میں سے میرے لئے چار کو چنا یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، پس ان کو میرا اصحابی بنایا اور اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کے بارے میں فرمایا کہ سب کے سب میرے پسندیدہ ہیں۔ (مسند بزاز بروایت حضرت جابرؓ)

میرے صحابہؓ کے بارے میں میری رعایت کرو

☆ایک حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! میں ابوبکرؓ سے خوش ہوں تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو۔ میں عمرؓ سے عثمانؓ سے علیؓ سے طلحہؓ سے زبیرؓ سے سعدؓ سے عبدالرحمنؓ بن عوف سے۔ ابو عبیدہؓ سے خوش ہوں۔ تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو۔ لوگو! اللہ جل شانہ نے بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی اور حدیبیہ کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی مغفرت فرمادی۔ تم میرے صحابہؓ کے بارے میں میری رعایت کیا کرو اور ان لوگوں کے بارے میں جنکی بیٹیاں میرے نکاح میں ہیں یا میری بیٹیاں ان کے نکاح میں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قیامت میں تم سے کسی قسم کے ظلم کا مطالبہ کریں کہ وہ معاف نہیں کیا جائے گا۔

☆ ایک جگہ ارشاد ہے کہ میرے صحابہؓ اور میرے دامادوں میں میری رعایت کیا کرو جو شخص ان کے بارے میں میری رعایت کرے گا اللہ تعالیٰ شانہ دنیا اور آخرت میں اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اور جو ان کے بارے میں میری رعایت نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے بری ہیں اور جس سے اللہ تعالیٰ بری ہیں کیا بعید کہ وہ کسی گرفت میں آجائے۔

☆ حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص صحابہؓ کے بارے میں میری رعایت کرے گا۔ میں قیامت کے دن اس کا محافظ ہوں گا۔ سہلؒ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ کے صحابہؓ کی تعظیم نہ کرے وہ حضور ﷺ پر ایمان نہیں لایا (حکایات صحابہؓ ص ۹۷)

میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو

☆ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں جو شخص میرے بعد رہے تو بہت اختلافات دیکھے گا تو تم لوگوں پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدینؓ کی سنت کو اختیار کرو۔ اس کو دانتوں سے مضبوط تھامو اور نو ایجاد اعمال سے پرہیز کرو ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی ابو داؤد)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت کی طرح خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع اور فتنوں سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح دوسری متعدد احادیث اور متعدد صحابہ کرامؓ کے نام لے کر مسلمانوں کو ان کی اقتداء واتباع اور ان سے ہدایت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ان کو دعائیں دی ہیں۔ یہ روایات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

☆ ایک حدیث میں فرمایا کہ "میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم لوگ (قیامت تک آنے والے) جس (صحابیؓ) کی اقتداء کر لو گے ہدایت پا جاؤ گے" (غنیۃ الطالبین ص ۱۳۱ بروایت حضرت ابن عمرؓ)

☆ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی کاتب وحی اور اپنی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے بھائی امیر المومنین حضرت امیر معاویہؓ کے لئے یوں دعا فرمائی ہے:

"اے اللہ معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا (یعنی خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہوں")

(ترمذی شریف)

قرآن و سنت میں مقام صحابہؓ کا خلاصہ

مندرجہ بالا قرآنی آیات اور احادیث میں یہی نہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی مدح و ثناء اور ان کو رضائے الٰہی اور جنت کی بشارت دی گئی ہے بلکہ امت کو ان کے ادب و احترام اور ان کی اقتداء کا حکم بھی دیا گیا ہے ان میں سے کسی کو برا کہنے پر سخت وعید بھی فرمائی ہے۔ ان کی محبت کو رسول اللہ ﷺ کی محبت اور ان کے ساتھ بغض کو رسول اللہ ﷺ سے بغض قرار دیا ہے۔ اور یہی امت مسلمہ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے سینوں کو ان کے ساتھ بغض و عداوت سے پاک رکھے اور ان کی محبت ان کے ساتھ عشق اور ان کی کامل اتباع عطا فرما کر اپنی کامل رضا نصیب فرمائے اور جنت میں ان کے ساتھ رکھے آمین۔

برکتہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ صاحب (مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ) اپنی کتاب حکایات صحابہؓ کے آخر میں بطور نصیحت و وصیت تحریر فرماتے ہیں:

"آخر میں ایک ضروری امر پر تنبیہ بھی اشد ضروری ہے وہ یہ کہ اس آزادی کے زمانہ میں جہاں ہم مسلمانوں میں دین کے اور بہت سے امور میں کوتاہی اور آزادی کا رنگ ہے۔ وہاں حضرات صحابہ کرامؓ کی حق شناسی اور ان کے ادب و احترام میں بھی حد سے زیادہ کوتاہی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر بعض دین سے بے پرواہ لوگ تو ان کی شان میں گستاخی تک کرنے لگتے ہیں حالانکہ صحابہ کرامؓ دین کی بنیاد ہیں۔ وہ دین کے اول پھیلانے والے ہیں ان کے حقوق سے ہم لوگ مرتے دم تک بھی عہدہ برا نہیں ہو سکتے حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ان پاک نفوس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائیں کہ انھوں نے حضور اقدس ﷺ سے دین حاصل کیا اور ہم لوگوں تک پہنچایا حضور اقدس ﷺ ہی کے اعزاز و اکرام میں داخل ہے صحابہؓ کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان کے حق کو پہچاننا اور ان کا اتباع کرنا اور ان کی تعریف کرنا اور ان کے آپس کے اختلاف میں لب کشائی نہ کرنا اور مورخین اور شیعہ اور بدعتی اور جاہل راویوں کی ان خبروں سے اعراض کرنا جو ان حضرات کی شان میں بغض پیدا کرنے والی ہوں اور ان حضرات کو برائی سے یاد نہ کریں بلکہ ان کی خوبیاں اور ان کے فضائل بیان کیا کریں۔

.........اللہ جل شانہ اپنے لطف و فضل سے اپنی گرفت سے اور اپنے محبوب کے عتاب سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو میرے محسنوں کو اور ملنے والوں کو میرے مشائخ کو تلامذہ کو اور سب مومنین کو محفوظ رکھے اور ان حضرات صحابہ کرامؓ کی محبت سے ہمارے دلوں کو بھر دے۔ آمین

برحمتک یا ارحم الراحمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین وعلی الہ و اصحابہ الطیبین الطاھرین وعلی اتباعہ و اتباعھم حملۃ الدین المتین "

مدح صحابہ رضؓ

سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام
یعنی گردون نبوت کے ستاروں کو سلام

انبیاء کے بعد شہرہ ہے انہی کے نام کا
جن کی ہمت سے پھلا پھولا چمن اسلام کا

ان حجازی غازیوں کو شہسواروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

جن کی ہمت سے لرزتے کفر کے ایوان تھے
جن سے لرزاں شام وروم وفارس وایران تھے

ان خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

جن کا حملہ دشمنوں کو موت کا پیغام تھا
اس زمین پر کفر جن سے لرزہ براندام تھا

حق کی خوشنودی کے مخلص خواستگاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثارون کو سلام

جب کبھی باطل سے ٹکراتے تھے حق کے پاسبان
حق پرستوں کا تماشہ دیکھتا تھا آسمان

ان کی تیغوں کی چمکتی تیز دھاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ان کی کوشش سے ہمیں قرآن کی دولت ملی
ان کی ہمت سے رسول اللہ کی سنت ملی

ان خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ان میں صدیق وعمر کی امتیازی شان ہے
سوگئے اس گھر میں جس پر خلد بھی قربان ہے

گنبد خضرا کی رونق کی بہاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ہر قدم ان کا خدا کے حکم کی تعمیل تھی
ان کے ہر قول وعمل میں دین کی تکمیل تھی

ان رسول ہاشمی کے رازدروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

دین کی خاطر کی نہ کچھ فکر مال وجان کی
ان صحابہ کی محبت جزو ہے ایمان کی

ان رحمتہ للعالمین کے پاسداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام